نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا اسَمِعَ مَقَالَتِیْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا
(اللہ تعالیٰ اس بندے کو سرسبز و شاداب رکھے جو میرا کلام سنے اور اسے یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے)

فلکِ عظمت کا
درخشاں ماہتاب

سوانح حیات

فخر المدرسین زینت العلماء رئیس المناطقہ فقیہ العصر محقق العصر جامع المعقول و المنقول شیخ الحدیث و التفسیر

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ

محمد رضاء المصطفیٰ کیلانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

محمد عبد الصبور سیالوی

مدرس جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ

سعادتِ اشاعت

انجمن محبانِ نظام مصطفیٰ بزم جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ

Marfat.com

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

نَضَّرَ اللہُ عَبۡدًا سَمِعَ مَقَالَتِیۡ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا

(اللہ تعالیٰ اس بندے کو سرسبز و شاداب رکھے جو میرا کلام سنے اور اسے یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے)

فلکِ عظمت کا

درخشاں ماہتاب

سوانح حیات

فخرِ اہلسنت زینتِ اسلام رئیس الاساتذہ فخرِ الاصفیاء محقق ناصر جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ

محمد رضاء المصطفیٰ کیلانی

مرتب

محمد عبد الصبور سیالوی

مدرس جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ

سعادتِ اشاعت

انجمن محبانِ نظامِ مصطفیٰ بزمِ جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	درخشاں ماہتاب
مـــرتب	:	محمد عبدالصبور سیالوی
پروف ریڈنگ	:	صاحبزادہ محمد قدیس رضا صاحب
تاریخ اشاعت	:	دسمبر 2014ء
تعـداد	:	1100
تزئین وتصویب	:	حسرت اقبال (حسرت گرافکس ڈنگہ)
طـابع	:	اخلاق پرنٹرز لاہور

ملنے کا پتہ

انجمن محبان نظام مصطفیٰ ﷺ بزم جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ

برائے رابطہ: 053-7401480

Marfat.com

انتساب

میں اپنی اس ادنیٰ سی کاوش کو

اپنے والدین، تمام اساتذۂ کرام اور شیخِ کامل حضور پیر سیال لجپال

کی طرف منسوب کرتا ہوں، جنکی دعاؤں اور نظرِ کیمیا گر سے

میرا قلم قبلہ استادِ محترم کو ہدیہ تبریک پیش کرنے کے قابل ہوا۔

اساتذہ میں بالخصوص

استاذ الحفاظ والقراء والعلماء قبلہ قاری علی محمد جلالی صاحب مدظلہ

محلہ طارق آباد شاہدولہ روڈ گجرات

جامع معقول ومنقول رئیس المحدثین والمفسرین فقیہ العصر حضرت علامہ مولانا

پیر السید محمد یعقوب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ کیرانوالہ سیداں شریف

جنہوں نے زندگی کے ہر موڑ پر ناچیز کے لئے دعائیں فرمائیں، اور اپنے حقیقی بیٹوں کی طرح شفقتوں سے نوازا۔ اللہ ان کا فیض جاری وساری فرمائے اور ان کے مزار پر انوار پر رحمتوں کی بارشوں کا نزول ہوتا رہے۔

سوئے دریا تحفہ آوردم صدف   گر قبول افتد زہے عز و شرف

ناچیز

محمد عبد الصبور سیالوی

مدرس جامعہ رضویہ ضیاء القرآن دینگاہ

بسم الله الرحمن الرحیم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	مناجات	5
۲	نعت شریف	7
۳	انتساب	
۴	قطعہ تاریخ وصال (فارسی)	8
۵	قطعہ تاریخ وصال (اردو)	9
۶	ارشاد اقدس (قبلہ چمن جی سرکار)	10
۷	پیش لفظ	13
۸	تعارف	19
۹	ولادت باسعادت	23
۱۰	جائے ولادت	23
۱۱	بسم اللہ شریف	23
۱۲	ابتدائی تعلیم	23
۱۳	بیماری وعلاج	24
۱۴	اساتذہ کی خدمت	27
۱۵	چکوال میں تحصیل علم	30
۱۶	طالب علموں کی نظر میں	31
۱۷	فن عبارت میں مہارت تامہ	32
۱۸	اختتام دورہ پر شاہ صاحب کی نصیحت	32

Marfat.com

۱۹	سند فراغت و دستار بندی	33
۲۰	چکوال سے واپسی	33
۲۱	حاصلانوالہ شریف جانے کی تاکید	33
۲۲	بھکھی شریف کا اصرار	34
۲۳	حاصلانوالہ شریف میں تحصیل علم	35
۲۴	بندیال شریف میں تحصیل علم	36
۲۵	بندیال شریف سے واپسی	38
۲۶	حاصلانوالہ شریف والے استاد محترم کی جامعہ رضویہ میں آمد	38
۲۷	استاد محترم کی شفقت	39
۲۸	آغاز تدریس	40
۲۹	ذہانت وفطانت	40
۳۰	اہل نظر کی نظر میں	40
۳۱	مسلک ومشرب	41
۳۲	بیعت	41
۳۳	خطابت	41
۳۴	شعبہ طالبات کا آغاز	42
۳۵	استاد محترم کی شفقت	42
۳۶	دستار فضلیت اور سند لسانی	43
۳۷	نکاح مسنونہ	43
۳۸	قلبی سکون	44

٣٩	حمیت ایمانی	45
٤٠	وفات والد محترم	50
٤١	وفات بھائی محمد اکرم	50
٤٢	دست راست (قاری محمد شریف سیالوی صاحب)	51
٤٣	سفر حج	52
٤٤	بیماری	53
٤٥	عمارت شعبہ طالبات کا سنگ بنیاد	53
٤٦	بیماری رحمت ہے	54
٤٧	بارگاہ رسالت ﷺ میں مقبولیت	54
٤٨	جامعہ کے متعلق نبی پاک ﷺ کی راہنمائی	55
٤٩	اعلیحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک واسطہ کیساتھ اجازت حدیث	56
٥٠	محفل گیارہویں شریف	57
٥١	قبلہ استاد محترم کی کرم گستری	58
٥٢	رضا کی رضا ضروری ہے	59
٥٣	والد محترم کی طرف سے اپنے وصال کے بعد راہنمائی	60
٥٤	اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری	60
٥٥	مرتبہ غوثیت کی دعا	61
٥٦	مزارات پر حاضری کیلئے زندگی کا طویل سفر	62
٥٧	مہمان نوازی	64
٥٨	قبلہ چن جی سرکار کے تحریریہ کلمات	65

Marfat.com

۵۹	پروفیسر غلام نبی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے رفاقت	65
۶۰	صاحبزادگان پر قبلہ اباجی حضور کی شفقت	67
۶۱	دینی کتب سے لگاؤ	67
۶۲	روایات مولانا محمد افضل صاحب	69
۶۳	زندگی کی آخری زیارت	71
۶۴	زندگی کا آخری جلسہ	72
۶۵	زندگی کا آخری دن	73
۶۶	زندگی کی آخری رات	75
۶۷	آپ کے آخری الفاظ	76
۶۸	وفات حسرت آیات	76
۶۹	جنازے کے مناظر	78
۷۰	انداز تدریس	80
۷۱	راقم پر کرم نوازیاں	82
۷۲	حرف آخر	88
۷۳	تاثرات از علماء کرام ومشائخ عظام وہم اسباق وتلامذہ	89
۷۴	روحانی سیر	

Marfat.com

مناجات

اے خدا ! اے مہربان! مولائے من
اے انیس خلوتِ شبہائے من

اے کریم کارساز بے نیاز
دائم الاحسان شہ بندہ نواز

اے بیادت نالہء مرغ سحر
اے کہ ذکرت مرہم زخم جگر

اے کہ نامت راحت جان ودلم
اے کہ فضل تو کفیل مشکلم

ہر دو عالم بندۂ اکرام تو
صد چو جان من فدائے نام تو

ماخطا آریم و تو بخشش کنی
نعرۂ انی غفور می زنی

Marfat.com

اللہ ! اللہ ازیں طرف جرم و خطا
اللہ!اللہ!زان طرف رحم و عطا

از طفیل آن کتاب مستقیم
قوتے اسلام را دہ اے کریم

اے خدا بہر جناب مصطفیٰ
چار یار پاک و آل او صفا

پر کن از مقصد تہی دامان ما!
از تو پذیرفتن زما کردن دعا

کیست مولائے بہ از رب جلیل
حسبنا اللہ ربنا نعم الوکیل

از کلام

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

نعت شریف

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ ﷺ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ ﷺ کی

قبر میں لہرائینگے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ ﷺ کی

لا و رب العرش جسکو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ ﷺ کی

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ ﷺ کی

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہیں عترت رسول اللہ ﷺ کی

ٹوٹ جائینگے گنہگاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کھل جائیگی طاقت رسول اللہ ﷺ کی

یارب اک ساعت میں دھل جائیں سیاہکاروں کے جرم
جوش پر آجائے اب رحمت رسول اللہ ﷺ کی

اے رضا خود صاحب قرآن ہے مداح حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ ﷺ کی

از کلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

۲۰۱۳ء

قطعۂ تاریخِ رحلت

عزیزِ زماں علامہ محمد رضاء المصطفیٰ کیلانی

۲۰۱۳ء

وہ رضاء المصطفیٰ عزت مآب — فلکِ عظمت کا درخشاں ماہتاب
اِک محدِّث اور معلم ذی وقار — دہر میں تھا اسکو حاصل رُعب و داب
نقشبندی سلسلہ میں مرحبا — پیر کیلانی سے تھا وہ فیض یاب
بہرہ ور سلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ سے ہوا — تھے جو اعلامِ جہاں میں انتخاب
روزِ شنبہ بیس و دو اولیٰ ربیع — چل دیا وہ ڈال کر رُخ پر نقاب
موتُ العالِمِ موتُ العالَم ہے بجا — آج ہے ہر شے پہ لاحق اضطراب
اسکی فرقت میں ہوئے زار و حزین — سب عزیز و اقربا و شیخ و شاب
ہوں شفیع اس کے رسولِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم — پائے جنت میں وہ قربِ بوتراب رضی اللہ عنہ

سالِ رحلت یوں کہو فیض الامین
"آہ رضاء المصطفیٰ عالی جناب"

۱۴۳۴ھ

رقم
صاحبزادہ فیض الامین فاروقی سیالوی
آستانہ عالیہ بوریاں شریف (گجرات)

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

۲۰۱۳ء

"زبدۂ ارباب حق علامہ محمد رضاء المصطفیٰ مجددی کیلانی"

۲۰۱۳ء

شُد رضاء المصطفیٰ فرخ نہاد — فاضلِ دیں صاحبِ مجد و رشاد
بُود مردِ ذی وقار و خوش لقا — سیرتِ اُو لائقِ تحسین و داد
بست و دو اولیٰ ربیع دوشنبہ روز — در حریمِ خالقِ کونین باد
از وجودش لحد شد عنبر فشاں — وسطِ جنت روح اُو مسرور و شاد
بہر سالِ رحلتش فیض الامین — گو "رضاء المصطفیٰ عالی نژاد"

۱۴۳۴ھ

از
صاحبزادہ فیض الامین فاروقی سیالوی
آستانہ عالیہ مویاں شریف (گجرات)

Marfat.com

ارشادِ اقدس

پیر طریقت رہبر شریعت واقف اسرار حقیقت' پروردۂ آغوش ولایت

حضرت علامہ مولانا

پیر سید محمد عظمت علی شاہ صاحب

المعروف چن جی سرکار دامت برکاتہم القدسیہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم امابعد

بندۂ ناچیز محمد وسیم المصطفیٰ استاذی المکرم حضرت علامہ مولانا محمد افضل صاحب کیلانی صدر مدرس جامعہ رضویہ ضیاء القرآن کے ہمراہ درگاہ عالیہ نقشبندیہ حضرت کیلیانوالہ شریف حاضر ہوا اور الحمد للہ عالمی مبلغ اسلام، تاجدار ولایت، پروردۂ آغوش ولایت، جانشین وخلیفہ اکبر منظور و مقبول بارگاہ رسالت ﷺ حضور غوث العالم رحمۃ اللہ علیہ پیر سید محمد عظمت علی شاہ المعروف قبلہ چن جی سرکار دامت برکاتہم العالیہ وزید شرفہ کی زیارت سے مشرف ہوا اور عرض کیا کہ حضور، مولانا محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ ڈنگہ والوں کا سالانہ ختم شریف قریب ہے اور آپ نے وہاں تشریف لے جانا ہے اتنی عرض کرنے کے بعد آپ نے اپنی ڈائری سے دیکھ کر فرمایا ہاں 15 دسمبر 2014ء کو جانا ہے۔

اس کے بعد عرض کیا استاذی المکرم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی کے متعلق ایک

Marfat.com

کتاب لکھی جا رہی ہے جس میں آپکے اساتذہ کرام اور احباب ذی وقار کے کچھ تاثرات بھی جمع کیے گئے ہیں مہربانی فرما کر آپ بھی کچھ ارشاد فرمادیں آپ نے خصوصی شفقت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا

یہ بعینہ آپکے الفاظ نہیں بلکہ مفہوم ارشاد ہے کہ

شیخ کے مرید کے بارے میں تاثرات تعلق باللہ کے اعتبار سے ہوتے ہیں کہ مرید میں معرفت الٰہی کی استعداد کیسی ہے اور شوق کتنا ہے نیز دینی خدمات کیسی ہیں اور اس کا اظہار اس وقت ہوتا ہے جب مرید اپنے شیخ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے اور جس قدر استعداد اور شوق زیادہ ہوتا ہے اس قدر ہی مرید اپنے شیخ کامل کا خصوصی قرب پاتا ہے اور خادم خاص ہوتا ہے۔

مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ کامل کے خادم خاص ہونے کے ساتھ ساتھ آستانہ عالیہ کے خاص خدام میں سے بھی تھے اور ان کے خادم خاص ہونے کا منہ بولتا ثبوت انکی اپنے شیخ کامل کی بارگاہ میں حاضری ہے کہ وہ جب بھی حاضر ہوتے تو انہیں خصوصی وقت اور خصوصی توجہ کے ساتھ نوازا جاتا اور وہ بھی اس آستانہ شریف کے مروجہ طریقہ اور معمول کہ 'ایک ماہ میں اپنے شیخ کی بارگاہ میں کم از کم ایک حاضری' کے مطابق شوق اور پابندی سے حاضری دیتے۔ وللہ الحمد

بلکہ اپنی عمر کے آخری حصہ میں حاضری کا دورانیہ ایک ماہ سے بھی کم ہوتا گیا یہاں تک کہ کبھی 15 دن کے بعد کبھی ایک ہفتہ کے بعد بھی حاضری کا معمول ہو گیا تھا۔

اور مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دینی خدمات بھی الحمد للہ کافی ہیں اور اہلیان علاقہ ان کو خوب جانتے ہیں اور انہوں نے اپنے والد محترم مجاہد اہلسنت حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ محمد حنیف نقشبندی کیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد مدرسہ کے ذریعہ دین کی بہت خدمت کی اور والد محترم رحمۃ اللہ علیہ نے دین کی تعلیم کا کام جس جگہ چھوڑا ''الولد سر لابیہ'' کے مطابق مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسکو وہاں سے شروع کر کے عروج تک پہنچایا اور عقائد باطلہ کا واضح

Marfat.com

ردفرمایا اور عقائد حقہ کی خوب تشہیر کی نیز جامعہ کی تعمیر و ترقی میں بھی شاندار کردار ادا کئے اور اپنے والد محترم کے حقیقی جانشین ثابت ہوئے اور الحمدللہ شیخ کامل بھی ان سے راضی تھے

اللہ تعالی مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شیوخ کے صدقے ان پر رحمتیں نازل فرمائے اور ان کو اپنے صالحین بندوں میں داخل فرمائے آمین۔

وما توفیقی الا باللہ

محرر

محمد و میض المصطفیٰ

Marfat.com

پیش لفظ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے ہمیں اپنے محبوب رسول سیدنا محمد مصطفی ﷺ کے امتی ہونے کا اعزاز بخشا اور ہمیں اہل بیت اطہار کی محبت کی کشتی عطا فرمائی تا کہ ہم اس میں سوار ہو کر دنیا کی محبت اور آخرت سے غفلت کے سمندر میں ڈوبنے سے محفوظ رہیں، پھر ہماری راہبری کیلئے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو آسمان ہدایت کے ستارے بنا دیا تا کہ ہم معصیت و گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکنے کی بجائے ان ستاروں کی راہنمائی سے منزل مقصود پالیں

ان کے مولیٰ کے ان پر کروڑوں درود

ان کے اصحاب وعترت پہ لاکھوں سلام

سرکار دوعالم رحمۃ اللعالمین آقا ﷺ نے اپنی تیئس سالہ تبلیغی جدوجہد اور تربیتی کاوشوں کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی صورت میں ایک ایسی جماعت تیار فرمادی جو بعد میں آنے والی امت کیلئے راہنما اور ہادی بنے اور ان نفوس قدسیہ پر ہمیشہ اعتماد کیا جائے۔

تمام صحابہ کرام متقی، عادل اور جنتی ہیں تمام صحابہ کرام کی عزت وتعظیم وتوقیر واجب ہے، کسی ایک صحابی کے ساتھ بھی برا عقیدہ رکھنا بدمذہبی وگمراہی اور جہنم کا مستحق ہونا ہے اور فسق سے محفوظ ہونیکی گواہی بھی موجود ہے، اگر خدانخواستہ صحابہ کرام ہی لائق اعتماد نہ رہیں تو پھر دین کی کسی بھی چیز پر اعتماد ناممکن ہو جائے گا کیونکہ آقا ومولیٰ ﷺ کے لائے ہوئے دین کی ہر ہر بات ہم تک انہی نفوس قدسیہ کے ذریعہ پہنچی ہے اور صحابہ کرام پر اعتماد دراصل دین پر ہی اعتماد ہے اور ان پر عدم اعتماد گویا دین پر عدم اعتماد ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے بعد تابعین پھر تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اغواث اقطاب، ابدال، اولیاء اللہ، علماء کرام اس مشن کو آگے چلاتے رہے اور تبلیغ دین کا فریضہ نبھاتے رہے اور نبھا رہے ہیں۔

فضیلتِ علم:

خدائے بزرگ و برتر نے محض اپنے فضل خاص سے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو خلافت کی خلعت فاخرہ سے نوازا اور مسجود ملائکہ ٹھہرایا، اپنے مقربین بارگاہ فرشتوں پر آدم علیہ السلام کی فوقیت اور برتری ظاہر کرنے کیلئے جملہ صفات میں سے جس صفت کا انتخاب فرمایا وہ صفت علم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو شرف علم سے مشرف اور صفت خرد سے متصف فرمایا تو جب تک حضرت انسان اس خوبی کو اپنائے رکھے گا وہ شرف کمال حاصل کرتا رہے گا بصورت دیگر اگر اس کا دامن دولت علم سے وابستہ نہیں ہوگا تو وہ زوال کی زد میں آجائیگا حسن عمل کو علم کے متبادل ٹھہرانا نادانی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ علم و عمل کا چولی دامن کا ساتھ ہے، علم بغیر عمل کے اور عمل بغیر علم کے کچھ بھی نہیں بایں سبب کہا جاتا ہے کہ

قلت العمل مع العلم کثیر و کثرۃ العمل مع الجھل قلیل

نبی رحمت نور مجسم شفیع معظم ﷺ نے خلیفۃ اللہ کی اس فطرت ثانیہ اور خصوصیت اعلیٰ کو بایں الفاظ بڑے روح پرور اور دلنشین انداز مین کچھ یوں بیان فرمایا۔

"ان فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلۃ البدر علی سائر الکواکب"

عالم کو عبادت گزار پر اس طرح فوقیت اور برتری حاصل ہے جس طرح بدر کی شب ماہ تمام کو باقی ستاروں پر فضیلت اور مرکزیت حاصل ہوتی ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ایک عالم کو ایک عابد پر اس طرح فضیلت اور بزرگی حاصل ہے جس طرح مجھے تم میں سے ادنیٰ ترین پر فضیلت اور بزرگی حاصل ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

"ان العالم یستغفر له من فی السمٰوٰت و من فی الارض والحیتان فی جوف الماء"

عالم دین کیلئے آسمانوں اور زمینوں میں موجود ہر چیز اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتی ہے یہاں تک کہ پانی میں رہنے والی مچھلیاں بھی بخشش طلب کرتی ہیں،

ایک اور حدیث پاک میں سرور دو عالم ﷺ کا فرمان خوشبودار ہے کہ

"بهم یمطرون و بهم یرزقون"

یعنی علماء دین کی برکتوں سے بارش برستی ہے اور انہی کو بدولت مخلوق کو رزق کی فراوانی ارزانی کی جاتی ہے۔

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ اس بات پر شاہد و عادل ہیں کہ بقائے عالم سلامتیٔ عالم میں ہے اسلئے آفتاب و ماہتاب، ستارے و سیارے بلکہ اس خاکدان عالم کا ذرہ ذرہ عالم دین کیلئے دست بدعا ہے کیونکہ ان تمام اشیاء کی بقاء و دوام کا انحصار عالم دین کی بقاء سے وابستہ ہے یہ بھی ثابت ہوا کہ عالم دین کی برکت سے زمین والوں پر بارش برستی ہے اور رزق عطا کیا جاتا ہے۔

جس طرح سورج سے چاند نور حاصل کرنیکے بعد شب دیجور کی تاریکیوں اور ظلمتوں کو کافور کر دیتا ہے بالکل اسی طرح عالم دین نبوت اور رسالت کے آفتاب جہاں تاب سے اکتساب فیض کے بعد گم کردہ راہوں کو نشان منزل کی خبر دیتا ہے بلکہ راہ نوردِ شوق کو منزل آشنا بھی کر دیتا ہے۔

دولت علم اگر عمل کے نور سے محروم ہو تو اس کی مثال اس چراغ جیسی ہے جو چوراہے پر تمام رات خود جل کر راہ گیروں کو منزل مقصود کا پتہ دیتا ہے مگر اپنی منزل سے نا آشنا جل کر خاکستر ہو جاتا ہے ایسے ہی وہ عالم جو دوسروں کو راہ راست بتاتا ہے مگر شومیٔ قسمت سے خود اس پر عمل پیرا نہیں ہوتا اس کی ہدایت سے دوسرے لوگ مرادِ زیست پا لیتے ہیں مگر خود وہ مقصد حیات سے محروم رہتا ہے۔ جب بھی علم صحت عقائد، عمل صالح اور زہد و تقویٰ کی پونجی لیکر میدان کارزار میں اترتا ہے تو پھر اسکی مثال اس راہبر اور ہادی جیسی ہے جو ہاتھ میں چراغ لئے منزل پر کھڑا ہو

Marfat.com

اور بھٹکے ہوئے قافلے کو اپنی طرف بلا رہا ہو اب اس شخص کی آواز، اسکی سمت، اسکے نقوش قدم ہر گم گشتہ راہ کیلئے خضر راہ اور مشعل راہ ہدایت کی حیثیت رکھتے ہیں اسی لئے ترجمان حقیقت علامہ اقبال کہتے ہیں کہ

گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور چراغ راہ ہے منزل نہیں ہے

درون خانہ برپا ہنگاموں پر اطلاع صرف علم کی موشگافیوں اور عقدہ کشائیوں سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ اسکے ساتھ ساتھ توفیق الٰہی سے عمل صالح کی بھی اشد ضرورت ہوا کرتی ہے اور عمل صالح تب مقبول ہوتا ہے جب اس پر کسی مقبول بارگاہ کی مہر ثبت ہو اسی لئے علامہ قبال فرماتے ہیں۔

دیں مجو اندر کتب اے بے خبر علم وحکمت از کتب دین از نظر

کیونکہ

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم تا غلام شمس تبریز نہ شد

دور قدیم میں یہ تینوں خصلتیں اور خصوصیت (علم، صحت عقائد اور عمل صالح) ہمیشہ یکجا ہی ملتی تھیں جو شخص جتنا بڑا عالم ہوتا تھا اسی قدر وہ زہد و تقویٰ میں امام اور پیشوا بھی مانا جاتا تھا مگر رفتہ رفتہ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ انکی راہیں جدا جدا ہونے لگیں اور علماء عمل سے بیگانہ اور صوفیاء علم سے جداگانہ راہ پر گامزن ہوتے چلے گئے اور ان کے مابین وہ طبقہ پیدا ہو گیا جس نے غیر مسلموں کا وضع کردہ نصاب اور غیر معیاری نصاب تعلیم کو پڑھکر عقائد صحیحہ سے بیزاری اور اسلام سے لاتعلقی کا مظاہرہ کیا اور بزعم خویش تعلیم یافتہ اور تہذیب یافتہ طبقہ کے طور پر خود کو متعارف کروایا۔

بہرکیف اس پر آشوب دور میں اور پر فتن دور میں اس کامل مثلث کا ایک ذات میں مجتمع پایا جانا کسی کرامت سے خالی نہیں۔

الحمدللہ! مذہب حق اہلسنت وجماعت میں آج بھی ایسی ہستیاں جلوہ گر ہیں جو علم کا پیکر، عمل کے خوگر اور تقویٰ وپرہیزگاری کا مجسمہ ہیں انہی بلند اقبال شخصیات میں سے ایک

Marfat.com

سربرآوردہ ہستی کا ذکر خیر مقصود ہے، میری مراد فخر المدرسین، زینت العلماء سرتاج الفقہاء رئیس المناطقہ حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ستودہ صفات ہے جنہوں نے علم کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دینا شروع کردیا جو بھی طلب دین لےکر حاضر خدمت ہوا اس کے دامن کو علم کے جواہر سے بھرتے رہے۔

گو بظاہر آج وہ ہم میں تشریف فرما نہیں مگر ان کی حسین یادیں اور خوبصورت باتیں ہمارے لئے سرمایہ حیات ہیں، ترویج اسلام کیلئے ان کے کارہائے نمایاں، دینی، قومی، ملی اور تدریسی خدمات رہتی دنیا تک جاری رکھی جائینگی۔

لمحہ لمحہ تیری خوشبو سے معطر گزرا　　قطرہ قطرہ تیرے دیدار کی شبنم ٹپکی

مقبولان بارگاہ اقدس کی سیرت پاک کا تذکرہ اس لئے بھی ضروری ہوتا ہے کہ آنے والی نسلیں اس مشعل ہدایت سے کسب نور وضیاء کے بعد راہ صواب پر گامزن ہوسکیں اور اپنی زندگیوں کو ان انعام یافتہ لوگوں کی تعلیمات کے مطابق بسر کرسکیں اور ان کی بے پایاں برکتوں سے فیضیاب ہوسکیں، کیونکہ

الا بذکر الصالحین تنزل الرحمۃ

صالحین کا ذکر خیر رحمت خداوندی کے نزول کا سبب ہوتا ہے

اس کار عظیم میں جن احباب نے میری معاونت فرمائی میں ان کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کیونکہ آقائے نامدار سلطان دوجہاں ﷺ کا فرمان عالیشان ہے۔

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ

جو مخلوق کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہوتا ہے وہ خالق کا شکر ادا کرنے سے بھی قاصر رہتا ہے

خصوصاً میرے شکریہ کے مستحق حضرت علامہ مولانا قاری محمد آصف صدیقی صاحب امام وخطیب گجرات ہیں جنہوں نے اس کار نیک کی طرف میری توجہ دلائی اور دوسرے میرے برادر محترم حضرت علامہ مولانا محمد الیاس منہاس صاحب آف دین گاہ (مدرس جامعہ رضویہ ضیاء

Marfat.com

القرآن ڈنگہ) ہیں جنہوں نے وقت نکالا اور میرے ساتھ بیٹھ کر قبلہ استاذی المکرم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ پوچھ کر حالات وواقعات تحریر کروائے اور فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا محمد طاہر رضا سیالوی صاحب (جو کہ قبلہ استاذی المکرم رحمۃ اللہ علیہ کے برادر نسبتی بھی ہیں اور اس وقت جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ کہ منتظم اعلیٰ اور مرکزی جامعہ مسجد عیدگاہ کے خطیب بھی ہیں جنہوں نے اپنی گونا گوں مصروفیات کے باوجود اس کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں اہم کردار ادا فرمایا اور ناچیز کی راہنمائی فرمائی) کا بھی بے حد ممنون و مشکور ہوں اور حسرت اقبال صاحب کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے مسودہ کی کمپوزنگ، کتاب کی اشاعت اور اسے خوبصورت بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ خدائے لم یزل ہم سب کے علم وعمل میں مزید اضافہ فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

آخر میں خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں اپنے برادر مکرم، استاد محترم کے لخت جگر، نورِ نظر، حقیقی جانشین صاحبزادہ محمد قدیس رضا صاحب اور صاحبزادہ محمد میض المصطفیٰ صاحب اطال اللہ عمرھما کا جنہوں نے استاذ محترم کی ذاتی ڈائری سے کچھ اہم معلومات مجھے فراہم فرمائیں اور اس کار خیر میں میری معاونت فرما کر اسکو مزید مزین فرمایا اور اس کو چار چاند لگا دیئے۔

اللہ رب العزت اس خانوادے کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے تا قیام قیامت نوازتا رہے اور قبلہ صاحبزادہ صاحب کے دورِ طالب علمی میں آسانیاں پیدا فرمائے اور ان دونوں صاحبزادوں کو قبلہ استاذی المکرم کا صحیح معنوں میں جانشین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

ناچیز

محمد عبد الصبور

مدرس جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ

Marfat.com

تعارف

مجاہد اہلسنت حضرت مولانا حافظ ابو الضیاء محمد حنیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ 1924ء میں پیدا ہوئے۔ آپکی جائے پیدائش ''بیمبانوالہ'' گاؤں ہے، آپ کے والد محترم کا نام مولوی کرم الٰہی صاحب تھا وہ نہایت دیندار آدمی تھے۔

ابتدائی تعلیم کے بعد آستانہ عالیہ بھکھی شریف حاضر ہوئے اور قبلہ حافظ الحدیث حضرت علامہ مولانا پیر سید جلال الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لائق اور قابل تلامذہ میں شامل ہو گئے۔ قبلہ حافظ الحدیث سے علوم وفنون میں مہارت تامہ حاصل کی۔ درس نظامی مکمل کرنے کے بعد دورۂ حدیث کیلئے جامعہ مظہر الاسلام فیصل آباد میں داخلہ لیا اور محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا سردار احمد صاحب سے دورۂ حدیث شریف مکمل پڑھا۔ اس سے قبل قیام بھکھی شریف کے دوران کچھ عرصہ حاصلانوالہ شریف میں سرتاج السالکین سلطان الفقہا حضرت علامہ مولانا سلطان احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دامن سے بھی وابستہ رہے۔ اسی دوران بیعت کا شوق پیدا ہوا تو استخارہ کیا۔ استخارہ سے اشارہ پا کر آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف حاضر ہوئے اور زبدۃ السالکین حضرت علامہ مولانا پیر سید نور الحسن شاہ صاحب شرقپوری کیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پر بیعت کی۔

جب آپ زیور تعلیم سے آراستہ ہو چکے تو اس وقت دین گاہ کی مرکزی جامع مسجد عید گاہ کے چند افراد بھکھی شریف شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور امام و خطیب کیلئے درخواست کی۔

قبلہ حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تلامذہ پر نظر ڈالی تو مولانا حافظ محمد

Marfat.com

مجاہد اہلسنت استاذ العلماء حضرت
علامہ مولانا ابوالضیاء رحمۃ اللہ علیہ
الحاج الحافظ محمد حنیف کیلانی

فخر المدرسین زینت العلماء رئیس المناطقہ فقیہ العصر محقق العصر جامع المعقول و المنقول
حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ شیخ الحدیث و التفسیر
محمد رضاء المصطفیٰ کیلانی

Marfat.com

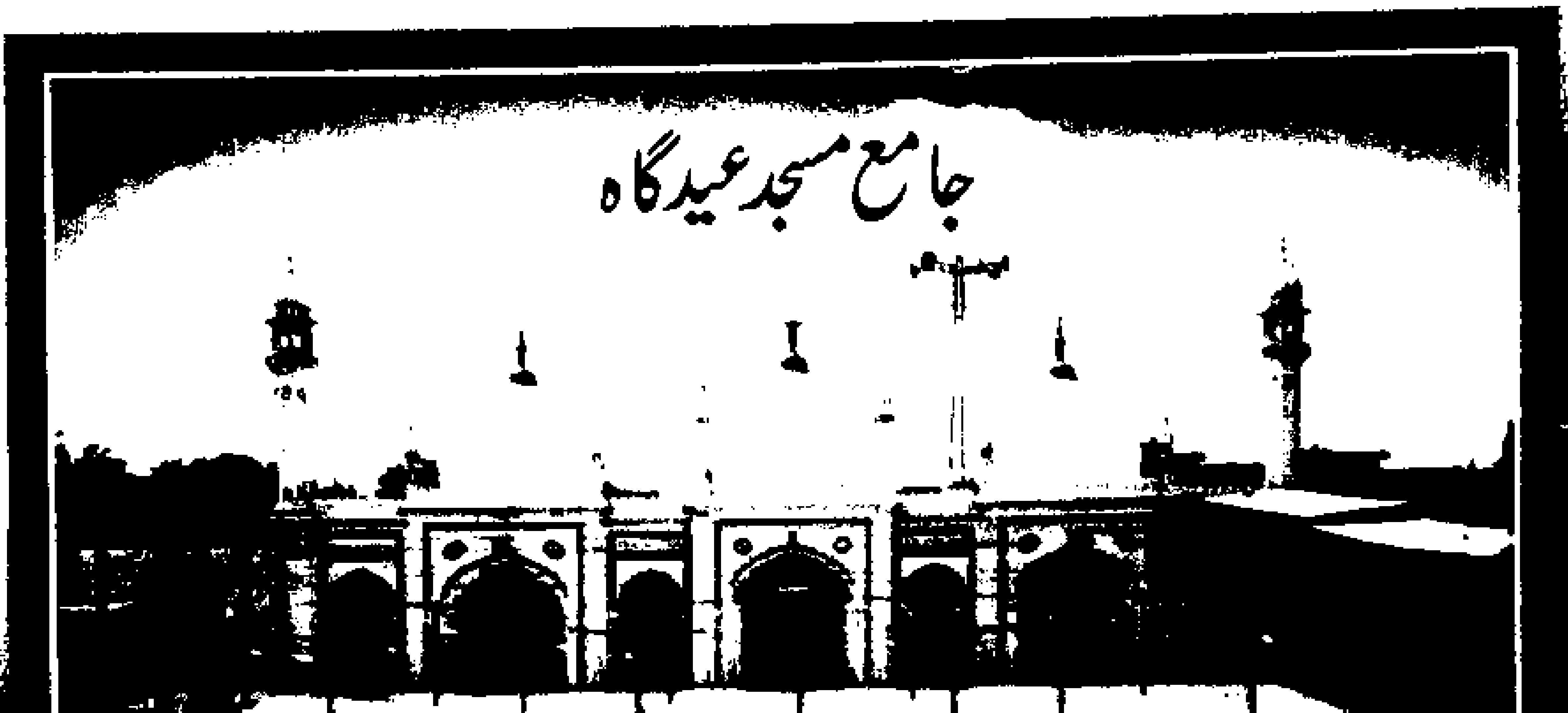
جامع مسجد عیدگاہ
اس میں بانیان جامعہ نے 60 سال دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا

Marfat.com

Marfat.com

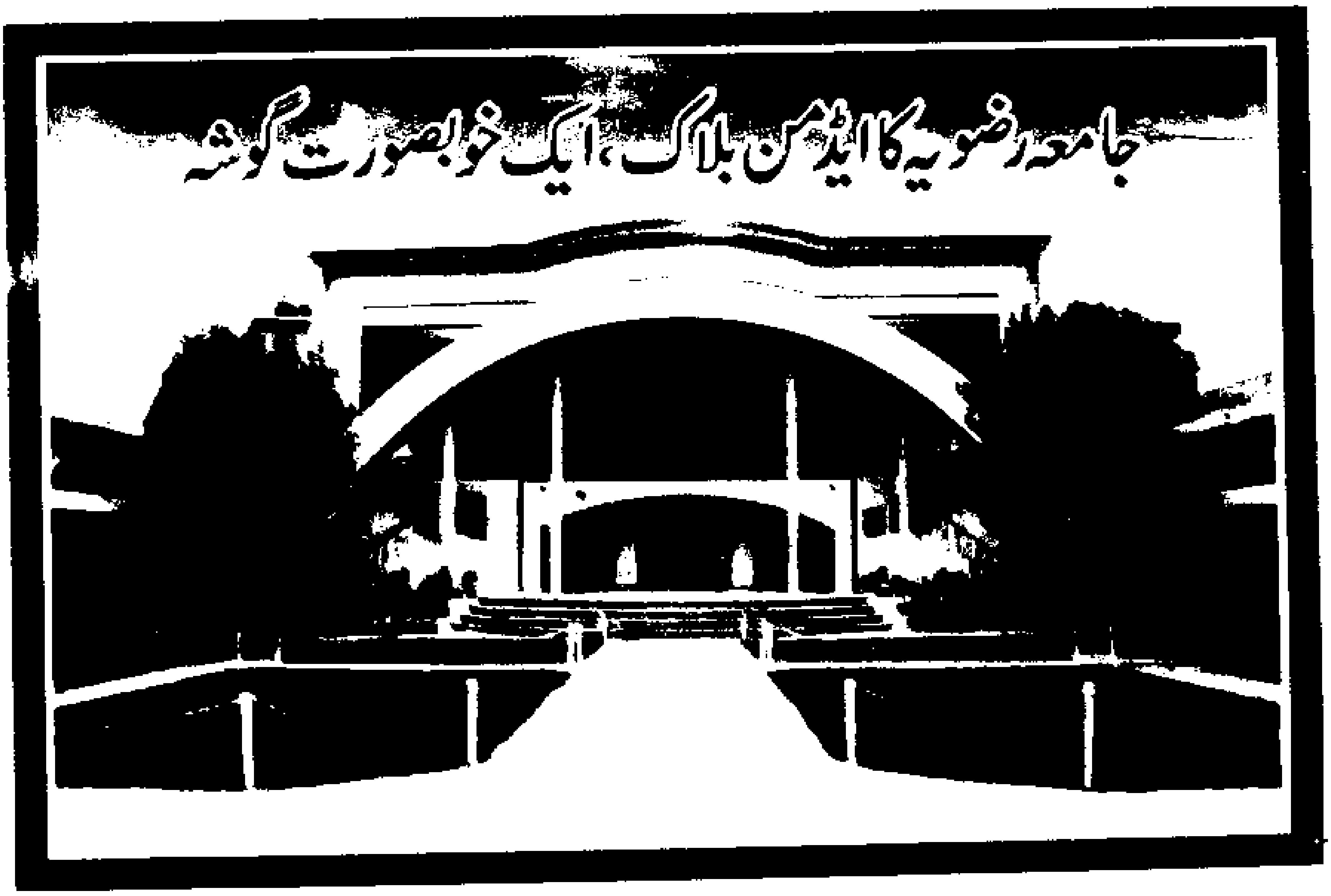

Marfat.com

جامعہ کا ایک حسین گوشہ ہے۔ جہاں فتویٰ نویسی، تحقیق اور معلوماتی اور قدیم و جدید لٹریچر دستیاب کیا گیا ہے۔ اس سے نہ صرف طلبہ بلکہ علماء اور محققین بھی استفادہ کرتے ہیں یوں صوبہ پنجاب کے قابل قدر کتابی ذخیروں میں اس کا شمار ہوتا ہے

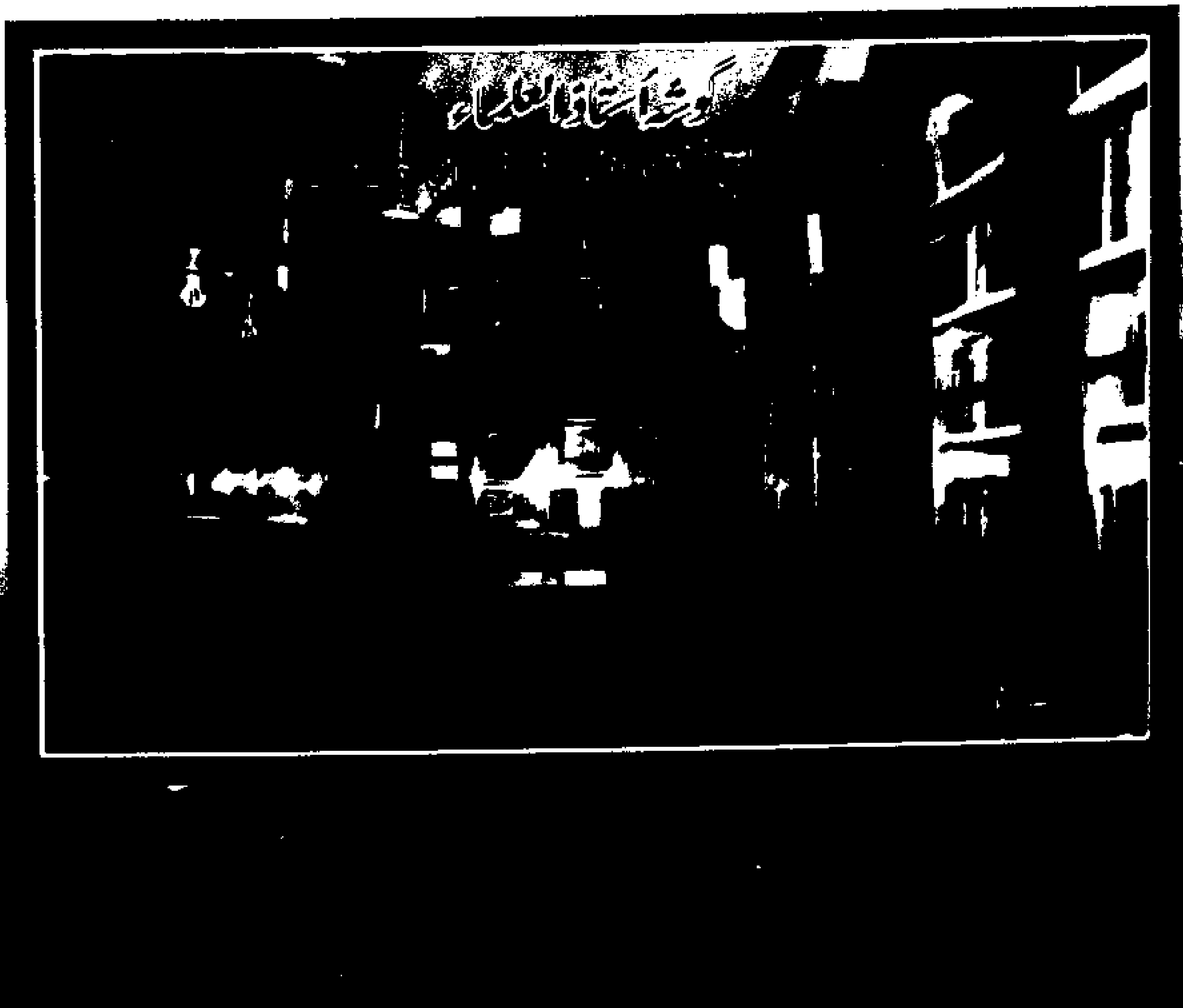

Marfat.com

1

Marfat.com

حنیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اس قابل پایا اور دینگاہ کی مرکزی جامع مسجد عیدگاہ کی امامت وخطابت کے لئے بھیجا اور فرمایا کہ اب تمہاری قبر بھی دینگاہ ہی بنی چاہیے۔

چنانچہ آپ 6 جنوری 1953ء کو دینگاہ تشریف لائے اور اپنے استاد محترم حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا وعدہ ایسا نبھایا کہ آنے والی تمام مشکلات کو برداشت کیا اور ساری زندگی اسی مسجد میں گزاری ہر وقت قال اللہ و قال الرسول کی صدائیں بلند فرماتے رہے، تمام باطل قوتوں اور بدعقیدگیوں کو مٹانے کی سرتوڑ کوشش فرماتے رہے، نمود ونمائش کے قائل نہ تھے، بہت سادہ اور عاجزی سے زندگی گزارتے، اپنی ذات کیلئے کوئی مکان اور کوٹھی وغیرہ کی فکر نہ کی بلکہ دین متین کی خدمت کے لئے جامعہ رضویہ ضیاء القرآن کے نام سے مدرسہ تعمیر فرمایا جس سے ملک کے نامور علماء اور قراء حضرات زیورِ تعلم سے آراستہ ہوئے۔

تین سال ''ڈنگہ چک'' میں خطابت فرمائی اور 13 اگست 1954ء کو مرکزی جامع مسجد عیدگاہ کے منتظمین کی باہمی مشاورت سے عیدگاہ میں مدرسہ قائم فرمایا اور دینی تعلیم کا سلسلہ شروع فرما دیا جبکہ مئی 1965ء میں باقاعدہ طور پر جامعہ رضویہ ضیاء القرآن کی عمارت کا سنگِ بنیاد بھی رکھ دیا، جولائی 1967ء میں ابتدائی درس نظامی کی ابتدا فرمائی اللہ تعالیٰ نے اس پودے کو اتنا عروج عطا فرمایا کہ دنوں ہی دنوں میں بڑھتا بڑھتا ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر گیا۔

آخر کار علم وعرفان کا یہ عظیم منبع 48 سالہ دینی خدمات سرانجام دینے کے بعد 15 دسمبر 2002ء بمطابق 10 شوال المکرم 1423ھ بروز شب پیر تقریباً رات 12 بجے اس دارِ فانی سے رحلت فرما کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔ آپ کا مزار پرانوار

عقب مرکزی جامع مسجد عیدگاہ دینگاہ میانی قبرستان میں مرجع خلائق ہے۔اللہ آپ کے مزار پرانوار پر کروڑوں رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔آمین

آپکی اولاد میں دوصاحبزادیاں اور چار صاحبزادے ہیں جن کے نام یہ ہیں

1- صاحبزادہ محمد ضیاء المصطفیٰ صاحب

2- استاذ العلماء حضرت مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب

3- صاحبزادہ پروفیسر محمد عطاء المصطفیٰ صاحب

4- صاحبزادہ قاری محمد فداء المصطفیٰ صاحب

ان چار صاحبزادوں میں آج مجھے جس ہستی کے بارے میں کچھ تحریر کرنے کا موقع مل رہا ہے، وہ جو صرف ایک ذات نہیں بلکہ ذاتِ واحد میں کائنات کی ان گنت خوبیوں کی حامل ہے

جسکی حیثیت صرف ایک فرد کی سی نہیں بلکہ انجمن کی سی ہے

جو شریعت و طریقت کا حسین امتزاج ہے۔

جو علم و عمل کی معراج پر فائز ہے۔

جسکے سرِ ناز پر حلم و بردباری کا تاج سجا ہے۔

جو حکمت و دانائی پیکر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ جو اخلاق کریمانہ کا مجسمہ ہے۔

جو سراپا شفقت و محبت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ جو عزم و ہمت کا کوہِ گراں ہے۔

جو مجسمہ صبر و رضا ہے۔

جو ساری زندگی صراط مستقیم پر ثابت قدم رہا۔

جس نے ساری زندگی قرآن و حدیث کی تعلیم دی۔

جس نے ساری زندگی دین کی نشرواشاعت میں بسر کردی۔

جوساری زندگی اسلام کی ترویج کے لئے کوشاں رہا۔

میری مراد عالم امور شریعت فخر المدرسین زینت العلماء رئیس المناطقہ حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

میں اپنے آپکو اس قابل تو نہیں سمجھتا کہ میں آپ کی شان میں کچھ تحریر کروں لیکن اس سخی آستانے سے پرامید ہوں کہ جس طرح اپنی زندگی میں مجھ نکمے ناکارے کو اپنے گلے سے لگائے رکھا آج بھی خالی نہ لوٹا ئینگے اور حقیری سی کاوش قبول فرمائیں گے۔

سوئے دریا تحفہ آوردم صدف
گر قبول افتدزہے عزوشرف

احقر الانام

محمد عبدالصبور

Marfat.com

ولادت باسعادت

فخر المدرسین، استاذ الاساتذہ رئیس المناطقہ زینت العلماء، فقیہ العصر حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ 13 اپریل 1957ء بمطابق 13 رمضان المبارک 1376ھ بروز ہفتہ اس عالمِ آب وگل میں جلوہ فرما ہوئے۔

جائے ولادت:

آپ کی جائے ولادت مرکزی جامع مسجد عیدگاہ والا رہائشی مکان ہے۔

بسم اللہ شریف:

خاندانی طریقہ ورواج کے مطابق 4 سال 4 ماہ 4 دن کی عمر میں آپکو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھائی گئی، آپ کو اور آپ کے دوسرے تینوں بھائیوں کو بھی حافظ الحدیث پیر سید جلال الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آف بھکھی شریف نے بسم اللہ شریف پڑھائی۔

ابتدائی تعلیم:

عربی قاعدہ (یسرنا القرآن) کا سبق استاذ الحفاظ والقراء مولانا قاری قطب دین صاحب مدظلہ العالی سے پڑھا۔ قاری قطب دین صاحب اس وقت جامعہ ہٰذا کے شعبہ حفظ کے استاد تھے۔ ناظرہ قرآن پاک استاذی المکرم استاذ الحفاظ والقراء حضرت علامہ مولانا قاری علی محمد صاحب جلالی رحمۃ اللہ علیہ آف گجرات اور حضرت علامہ مولانا قاری محمد علی صاحب (آف چھوکر) سے پڑھا حضرت علامہ مولانا قاری علی محمد صاحب

Marfat.com

جلالی گجرات والے تو ادھر ہی پڑھے اور ادھر ہی پڑھاتے رہے۔ بعد میں گجرات تشریف لے گئے اور وہاں پر جامعہ صدیقہ رضویہ انوار القرآن کے نام سے خوبصورت عمارت تعمیر فرمائی اور آخر دم تک اسی میں پڑھاتے رہے اور آپکا مزار اقدس بھی اسی جامعہ میں مرجع خلائق ہے، جبکہ قاری محمد علی صاحب چھوکر والوں کا مزار اقدس سیالکوٹ میں ہے۔

ناظرہ قرآن پاک کے دوران پرائمری سطح تک سکول کی تعلیم بھی حاصل کی جو کہ گورنمنٹ ایلمینٹری سکول محلہ شاہ تکیہ دینگاہ میں حاصل کی اور چہارم کلاس میں پہلی پوزیشن حاصل کی اس وقت لوگ علم اور علماء کی بڑی عزت اور قدر کرتے تھے اس لحاظ سے قبلہ والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے سکول کے اساتذہ اور سارا عملہ آپ کا بہت زیادہ احترام کرتے۔

بیماری وعلاج :

چہارم کلاس کے بعد موسم گرما کی چھٹیوں میں بیماری نے گھیر لیا اور یہ بیماری اتنی طویل ہوگئی کہ عرصہ دو سال تک اسی میں مبتلا رہے۔ ان دو سالوں میں چھ ماہ کا عرصہ بالکل بستر پر ہی گزرا از خود اٹھنے بیٹھنے سے بھی قاصر رہے، ہر ماہر طبیب اور ڈاکٹر سے وعلاج کروایا جن میں منڈی بہاؤالدین کے مشہور ڈاکٹر غلام حسین بھی شامل ہیں۔ لیکن خدا کی قدرت کہ کسی کی کوئی دوائی اپنا اثر نہ دکھاتی۔ آخر کار والد محترم نے فیصلہ کیا اپنے شیخ قبلہ عالم سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف کے پاس حاضری دی جائے پھر مرشد پاک جانے اور یہ جانے۔ جامعہ رضویہ ضیاء القرآن کا ایک طالب علم جس کا نام سکندر تھا اور یہ امام الصرف والنحو، استاذ الاساتذہ، عالم باعمل، صوفی باصفا، حضرت علامہ

Marfat.com

مولانا حافظ نذیر احمد صاحب منڈی بہاؤالدین والوں کا بھتیجا یا بھانجا تھا۔ اسکی ڈیوٹی لگائی گئی کہ آپکو اٹھا کر آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف لے چلے۔ سکندر نے آپ کو اٹھالیا اور والد محترم کے ہمراہ حضرت کیلیانوالہ شریف کیطرف روانہ ہو گئے، جس وقت سکندر نے آپ کو اٹھایا ہوا تھا تو شدید بیماری کے سبب آپ کی حالت یہ تھی کہ سر ایک طرف لٹکا ہوا تھا اور ٹانگیں دوسری طرف لٹکی ہوئیں تھیں۔

آپ کی بیماری کیوجہ سے والد محترم بہت زیادہ پریشان تھے جب علاج وغیرہ سے بلکل افاقہ نہ ہوا تو آخری علاج گاہ اپنے شیخ کی بارگاہ کو سمجھا اور یقین کے ساتھ حاضر ہوئے کہ میرے شیخ مقبول بارگاہِ رسالت ﷺ ہیں اللہ انکی دعا ضرور قبول فرمائے گا اور میرے بیٹے کو ضرور بیماری سے نجات دے گا۔ طالبعلم سکندر اور والد محترم آپکو لیکر جب دربارِ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف میں پہنچے رات کا وقت تھا رات دربار شریف پر ہی گزاری۔ اسوقت اعلیٰ حضرت کیلیانوالوی، مرادِ شیر ربانی حضرت پیر سید نور الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حجرہ مبارک موجود تھا۔

صبح کے وقت جب مقبول بارگاہِ رسالت ﷺ حضرت علامہ مولانا پیر سید باقر علی شاہ صاحب المعروف قبلہ اباجی حضور تشریف لائے تو اسی حجرہ مبارک میں تشریف فرما ہوئے جب آپ نے بلایا تو استاد محترم آپکو ہاتھوں پر اٹھائے ہوئے قبلہ اباجی حضور کے پاس لے گئے اور بے اختیار چیخ نکل گئی اور عرض کیا کہ یہ میرا بیٹا بیمار ہے، اسکے علاوہ کچھ نہ کہا۔ تھوڑی دیر قبلہ اباجی حضور رحمۃ اللہ علیہ خاموش رہے پھر فرمایا ٹھیک ہو جائے گا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں مزید فرمایا کہ یہاں پر ایک مائی صاحبہ ہیں ان کی دوائی بہت اچھی ہے ان کو بلواتے ہیں، ان مائی صاحبہ کو بلوایا تو انہوں نے آکر ایک کشتہ دیا جو

Marfat.com

کہ منقہ میں لپٹا ہوا تھا اور ساتھ کہا کہ شلجم کی کچریاں ابال کر اس پانی سے غسل کرنا اور سات دن کی دوائی بھی ساتھ دی۔ جب وہاں سے واپس گھر آگئے تو ایک خوارک کھائی تھی۔اس سے اتنا افاقہ ہوا کہ خود ہاتھ کے سہارے سے بیٹھ جاتے پھر دوسرے دن خوراک سے مزید بہتری ہوئی کہ بغیر سہارا لیے اٹھنے کے قابل ہو گئے تیسرے دن تیسری خوراک سے اچھی خاصی بہتری ہوئی کہ کھڑے ہو کر چلنے لگے البتہ سات خوراکوں سے بہت زیادہ افاقہ ہوا۔ڈاکٹروں کا علاج جاری رہا اور ڈاکٹروں نے ایک سال تک ہر کام سے روک دیا مکمل پابندی لگادی، کہ انکو کچھ نہ کہا جائے، نہیں پڑھتے تو نہ پڑھیں، نہیں کھیلتے تو نہ کھیلیں اپنی مرضی سے جو کرتے رہیں کرنے دو۔

آپ اس کھیل کود اور آزادی کے عرصے کے دوران کھیل کی بجائے جامعہ رضویہ ضیاء القرآن میں تشریف لے آتے اسوقت جامعہ میں استاذ العلماء حضرت مولانا محمد بشیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ تدریس کے فرائض سرانجام دیتے تھے وہ کریما سعدی پڑھاتے تھے اور بڑے سریلے انداز میں پڑھاتے تھے اور طالبعلم بھی بڑے سریلے انداز میں پڑھتے تھے، آپ بھی ان کے پاس آکر بیٹھ جاتے اور اسی آزادی اور کھیل کود کے زمانہ میں آپ نے کریما سعدی مکمل پڑھ لیا، (مولانا محمد بشیر صاحب آنکھوں سے نابینا تھے اور ان کا مزار اقدس والٹن روڈ لاہور میں ہے)۔

جب والد گرامی نے آپ کا ذوق دیکھا تو خوش ہوئے کہ الحمد للہ بچے کا رجحان خود ہی دینی تعلیم کی طرف ہو گیا ہے پھر والد محترم نے اسکے بعد اور کسی کام پر نہ لگایا اور سال کے بعد صحت بھی کافی بہتر ہو گئی، اور بدستور دین کی طرف رجحان رہنے کی وجہ سے آپ نے اسی جامعہ رضویہ ضیاء القرآن میں پڑھائی شروع فرمادی۔

Marfat.com

ابتدائی کتابیں فارسی، کریما سعدی، نام حق، بدائع منظوم، پند نامہ، گلستان سعدی اور بوستان سعدی کی ابتداء حضرت علامہ مولانا محمد بشیر صاحب سے ہی کی اسکے بعد مولانا محمد بشیر صاحب جامعہ سے تشریف لے گئے اور انکی جگہ شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد عبداللطیف جلالی صاحب دامت برکاتہم العالیہ جامعہ رضویہ کے مدرس منتخب ہوئے پھر آپ نے ان سے قانونچہ کھیوالی، گلستان سعدی، بوستان سعدی کا بقیہ حصہ، ترجمہ قرآن پاک، اور مصدر فیوض وغیرہ پڑھیں، اس وقت آپکے اسباق کے ساتھی آپ کے بھائی محمد ضیاء المصطفیٰ صاحب اور صفدر شاہ صاحب آف بجاڑ والا اور حافظ ارشد صاحب آف گجرات اور آپکے بہنوئی محمد اکرم صاحب مرحوم اور محمد یوسف صاحب ٹرنک میکر مولانا غلام عباس سیالوی صاحب آف مانگٹ اور شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا عبداللطیف جلالی صاحب کے دو بھائی محمد حنیف صاحب اور محمد اعظم صاحب اور قاضی سلیمان صاحب آف سیکریالی اور مولانا اکرم جلالی صاحب آف گجرات، اور حافظ الیاس صاحب آف شادیوال تھے جس وقت 1971ء کی جنگ ہوئی اسوقت آپ یہ اسباق پڑھتے تھے۔

اپنے اساتذہ کی خدمت

شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء حضرت مولانا عبداللطیف جلالی صاحب کے کھانے وغیرہ کا سارا انتظام آپ ہی کیا کرتے کھانا تیار کرتے اور پیش کرتے، آپ ہر وقت اپنے استادوں کی خدمت میں ہی لگے رہتے، نماز فجر کے بعد انڈہ ابال کر پیش کرنا ہوتا۔

آپ کے استاد صاحب کے کمرے میں بجلی کا ایک چھوٹا سا ہیٹر ہوتا تھا جس پر یہ سارا

Marfat.com

کام کرنا ہوتا تھا تو ایک گھنٹے سے زیادہ وقت صرف ہو جاتا اتنے میں کلاس کا وقت ہو جاتا اسباق شروع ہو جاتے اسباق سے فارغ ہونیکے بعد پھر کھانے وغیرہ کا انتظام کرتے کرتے گیارہ بج جاتے تھے، نماز ظہر کے بعد پھر چائے وغیرہ کا انتظام، نماز عصر کے بعد طالب علم کے کھیلنے کا وقت ہوتا ہے لیکن اگر کوئی مہمان آجاتا تو اسکی مہمان نوازی کرنے لگ جاتے اتنے میں مغرب ہو جاتی تو نماز مغرب کے بعد پھر کھانے وغیرہ کا انتظام اسکے بعد نماز عشاء کا وقت ہو جاتا، نماز عشاء کے بعد طالب علموں کے ساتھ آپ بھی استاد صاحب کو دبانے کیلئے بیٹھ جاتے اور غرض یہ ہوتی کہ کوئی مسائل استاد صاحب سے پوچھ لئے جائیں کیونکہ اسوقت بھی بدمذہبوں سے ٹکراؤ رہتا تھا یہاں تک کہ ہر وقت استاد صاحب کی خدمت میں ہی لگے رہتے، اسباق کے تکرار اور مطالعہ کے لئے کوئی وقت نہ بچتا۔

دوسرے سارے ساتھی باقی اوقات میں اپنے اسباق یاد کر لیتے لیکن آپ کو اسباق کیلئے کوئی وقت نہ ملتا، اسکے باوجود آپ پر اپنے استاد صاحب کی اتنی شفقت اور توجہ تھی کہ صبح کے وقت جب سبق سناتے تو دوسرے تمام طالب علموں سے زیادہ بہتر اور اچھا سبق سناتے، یہ سب آپ کے استاد محترم کی دعا کا نتیجہ ہے کیونکہ جب بھی آپ اپنے استاد محترم کو کھانا پیش کرتے تو برتن اٹھاتے وقت استاد صاحب اس دعا سے نوازتے کہ اللہ تجھے علم عطا فرمائے۔ اس دعا سے آپ اس مقام پر پہنچے کہ فخر العلماء اور زینت العلماء بنے اور رئیس المدرسین کی صفوں کے امام ہوئے۔ آپ کے استاد محترم مولانا علامہ عبداللطیف جلالی صاحب دو سال کا عرصہ اس جامعہ میں پڑھاتے رہے اسکے بعد ماہِ شعبان المعظم کی چھٹیوں میں استاد محترم یہاں سے تشریف لے گئے، پھر آپ کے

Marfat.com

والد محترم نے آپ سے مشورہ کیا کہ تدریس کے فرائض نبھانے کیلئے کس کو مدعو کیا جائے اور آپ سے پوچھا کہ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا غلام حیدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ آف لالہ موسیٰ کو بلوالیا جائے، آپ نے عرض کیا کہ میں ماہِ رمضان المبارک کی چھٹیوں میں ان کے پاس چلا جاتا ہوں پھر آپ غالباً 1972ء میں ماہ رمضان المبارک میں استاذ العلماء مولانا غلام حیدر صاحب کے پاس لالہ موسیٰ حاضر ہوئے اور انکے گھر میں رہ کر ان سے نحو میر پڑھی مولانا غلام حیدر صاحب ایک دوکان پر کاروبار کرتے تھے وہ دوکان کرایہ پر تھی اسی دوکان پر ساتھ ساتھ آپ کو پڑھاتے بھی اور کاروبار بھی کرتے۔ استاد محترم مولانا غلام حیدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذہانت کا یہ عالم تھا کہ ایک ماہ میں قانونچہ کھیوالی پڑھا۔

وہ جس وقت آپکو پڑھاتے تو ذہانت کا یہ عالم تھا کہ جو سبق پڑھاتے ساتھ ساتھ بتاتے کہ میں نے یہ سبق بھکھی شریف والے شاہ صاحب سے وزیر آباد کے اسٹیشن پر پڑھا اور یہ فلاں جگہ پڑھا اور یہ فلاں جگہ پڑھا قبلہ مولانا غلام حیدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ قبلہ موصوف کے والد محترم حضرت علامہ مولانا حافظ محمد حنیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اسباق کے ساتھی تھے آپکو جب تھکاوٹ اور اکتاہٹ محسوس ہوتی تو فرماتے کہ میں تین منٹ نیند پوری کرلوں تین منٹ آرام کرنے کے بعد پھر بغیر کسی بوجھ اور تھکاوٹ کے پڑھانے میں مصروف ہو جاتے آپ نے جب ایک ماہ ان سے نحو میر پڑھی تو ان کا طریقہ تدریس بہت پسند آیا پھر آپ نے انکو جامعہ رضویہ میں مدعو کیا انہوں نے آپکی دعوت قبول فرمائی اور تشریف لے آئے پھر پانچ چھ سال کا عرصہ وہ ادھر ہی رہے اور آپ نے شرح ملا جامی تک کے اسباق انہی سے مکمل کیے۔

چکوال میں تحصیل علم

غالباً 1974ء میں ایک دورہ تفسیر القرآن کا اشتہار جامعہ رضویہ میں آیا جو کہ چکوال کے جید اور نامور عالم دین پیر سید زبیر شاہ صاحب کے مدرسہ سے آیا۔

(پیر سید زبیر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے شاگرد تھے اور ان سے بہت فیض پایا)

والد محترم نے جب اشتہار دیکھا تو آپ کو فرمایا کہ رضا تو بھی یہ دورہ شریف کر لے۔ اس وقت آپ ھدایۃ النحو پڑھتے تھے اور یہ دورہ شریف پندرہ شعبان سے 25 رمضان المبارک (جمعۃ الوداع) تک تھا۔ آپ نے والد صاحب کے فرمان پر لبیک کہا تو آپ کو حافظ محمد الیاس صاحب آف شادیوال چکوال چھوڑنے کیلئے گئے جب آپ چکوال پہنچے تو اس وقت امرہ والے حاجی بشیر صاحب بھی ادھر موجود تھے اور چکوال کے رہائشی صوفی محمد نواز صاحب بھی ادھر موجود تھے، ان دونوں نے جب دیکھا تو والد محترم کے حوالے سے آپکا تعارف قبلہ پیر سید زبیر شاہ صاحب کو کروایا جب شاہ صاحب نے والد محترم کا نام سنا تو بہت زیادہ خوشی کا اظہار فرمایا کہ یہ تو میرا بھتیجا ہے۔ اس دورہ شریف میں حضرت علامہ مولانا محمد ریاض صاحب آف اٹک روزانہ ایک پارہ ترجمہ پڑھاتے پھر قبلہ پیر سید زبیر شاہ صاحب چند رکوع ترجمہ کروانے کے بعد آیات پر مضامین لکھواتے اور پھر صبح سات بجے تا بارہ بجے تک وہابی دیوبندیوں کے عقائد کے بارے میں معلومات لکھواتے۔ کبھی کبھی ایسے بھی ہوتا کہ شہر کی مختلف مساجد میں جا کر دورہ شریف پڑھاتے اور کبھی کبھی اندرون شہر میں ہی پڑھاتے۔ (یہ شاہ صاحب وہ ہستی ہیں جنھوں نے شیخ القرآن مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کے بعد پہلا دورہ تفسیر شروع کروایا)

مولانا نور حسین صاحب نارنگ منڈی والے بھی ادھر پڑھتے تھے جب قبلہ شاہ صاحب ایک پارہ کا ترجمہ کروا کر فارغ ہوتے تو مولوی نور حسین صاحب زبردستی آپ سے اسکا تکرار کرواتے۔ آپکے علاوہ کوئی طالب علم بھی تکرار نہیں کرتا تھا لیکن مولوی نور حسین صاحب زبردستی وہ پورا خود بھی سناتے اور تکرار بھی کرواتے۔ حضرت موصوف فرمایا کرتے تھے کہ میں نے کسی مدرسہ میں جا کر بھی اپنا صاحبزادہ ہونا ظاہر نہیں کیا اسکے باوجود جہاں بھی گیا طالب علم دوسرے طالبعلموں سے بڑھکر اور اساتذہ بھی دوسرے شاگردوں سے زیادہ قدر کرتے اور توقع سے زیادہ عزت کی نگاہ سے دیکھتے۔

آپ کی قدر و عزت طالب علموں کی نظر میں

چکوال والے مدرسہ کے سرپرست اعلیٰ پیر سید زبیر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے سید فیض الحسن شاہ صاحب بھی اس مدرسہ میں پڑھتے تھے۔ ایک دفعہ وہ کسی طالب علم سے کشتی کرنے لگے تو وہ طالب علم ایک کمرہ میں چلا گیا اور دروازہ بند کر لیا۔ شاہ صاحب نے دروازہ کھلوانا چاہا لیکن اس نے دروازہ نہ کھولا۔ اتفاقاً حضرت موصوف ادھر بیٹھ کر کپڑے دھو رہے تھے صاحبزادہ صاحب حضرت موصوف کو فرمانے لگے کہ اس طالب علم کو کہو اور دروازہ کھلوا دو۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ اس طالب علم نے استاد صاحب کے صاحبزادہ صاحب کے کہنے پر دروازہ نہیں کھولا تو وہ میری بات کیسے مانے گا۔ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ وہ تمہاری بات مان جائے گا، آپ فرماتے ہیں کہ میں صاحبزادہ صاحب کے کہنے پر اٹھا اور دروازہ کھٹکھٹایا اس نے پوچھا کون ہے میں نے اپنا نام بتایا تو اس طالب علم نے دروازہ کھول

Marfat.com

دیا، اسی طرح تمام طالب علم ہر مدرسہ میں بہت عزت کرتے تھے۔

فن عبارت میں مہارت تامہ:

حضرت موصوف فرمایا کرتے کہ اسی دورہ تفسیر القرآن میں بہت زیادہ خطباء اور علماء بھی پڑھنے کیلئے آئے تھے۔ ایک بڑے علامہ صاحب حوالہ جات نوٹ کرتے اور دوسروں سے کہتے کہ مجھے لکھواؤ لیکن کوئی طالب علم انہیں لکھوانے کیلئے تیار نہ ہوتا ایک دفعہ انہوں نے تفسیر مظہری کا کوئی حوالہ نوٹ کرنا تھا تو دوسرے ساتھیوں نے تعاون کرنے سے انکار کر دیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں کہا کہ میں آپ کو لکھواتا ہوں۔ میں عبارت پڑھتا جاتا وہ لکھتے جاتے، میری عبارت سنکر وہ فرمانے لگے کہ آپ کونسی کتابیں پڑھتے ہیں میں نے کہا کہ میں ابھی ھدایۃ النحو پڑھتا ہوں وہ کہنے لگے کہ آپ ھدایۃ النحو نہیں پڑھتے کیونکہ جس طرح آپ نے بلکل درست عبارت پڑھی ہے، اسطرح تو کوئی شرح ملا جامی پڑھا ہوا طالب علم بھی نہیں پڑھ سکتا۔

دورہ شریف کے اختتام پر شاہ صاحب کی نصیحت

جب آپ نے دورہ تفسیر القرآن مکمل کر لیا تو شاہ صاحب نے فرمایا کہ آج میں جو بات تم لوگوں کو بتانے لگا ہوں یہی وہ بات ہے جو شیخ الحدیث محدث اعظم لائل پوری نے ہمیں دورہ کے اختتام پر فرمائی تھی فرمایا کہ میرا ہاتھ دیکھ رہے ہو دیکھنے والوں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا یہ ہاتھ آج تک کسی گستاخ رسول کے ہاتھوں میں نہیں گیا اور یہ میری نصیحت یاد رکھنا کہ تم بھی اپنا ہاتھ کبھی کسی گستاخ کے ہاتھ میں نہ دینا اور فرمایا کہ یہ سبق ہمیں محدث اعظم نے دیا ہے۔

Marfat.com

حضرت موصوف فرماتے تھے کہ میرے خیال کے مطابق اس سے پہلے کبھی زبیر شاہ صاحب کا ہاتھ بھی کسی گستاخ کے ہاتھوں میں نہیں گیا

سند فراغت اور دستار بندی

دورہ سے فراغت پر کچھ طالب علموں نے سند کا شوق ظاہر کیا تو قبلہ شاہ صاحب نے فرمایا کہ کاغذ کی سند کو کیا کرو گے اس کا کیا فائدہ ہوگا سب سے بڑی سند یہی ہے کہ پڑھے ہوئے میں سے جو کچھ تمہیں یاد رہ جائے وہ یاد رہ جانا ہی سند ہے فارغ ہونے پر قبلہ شاہ صاحب نے دستار بندی بھی فرمائی اس وقت استاذ العلماء مولانا عطا محمد بندیالوی صاحب بھی ادھر ہی رہتے تھے اور قبلہ زبیر شاہ صاحب بھی کسی دوسرے مدرسہ میں پڑھاتے تھے اپنا ذاتی مدرسہ آپ نے بعد میں تعمیر فرمایا

چکوال سے واپسی

دورہ تفسیر القرآن کے بعد واپس جامعہ رضویہ ضیاء القرآن دینگاہ میں آکر استاذی المکرم نے قبلہ مولانا غلام حیدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہدایۃ النحو اور کافیہ شروع فرمایا جب آپ نے شرح ملا جامی تک اسباق مکمل کر لیے تو قبلہ مولانا غلام حیدر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب اسباق بڑی کتابوں والے آگئے ہیں اور مجھ سے تیاری نہیں ہوتی لہذا اب حاصلانوالہ شریف چلے جاؤ اور سلطان العلماء رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھو۔

حاصلانوالہ شریف جانے کی تاکید

اس سے قبل بھی جب کبھی قبلہ مولانا غلام حیدر صاحب فرماتے تو یہی فرماتے

Marfat.com

کہ اگر یہاں سے چھوڑ کر کہیں گئے تو حاسلانوالہ ہی جانا اور اس بات کی تاکید فرماتے رہتے۔

والد محترم کا بھکھی شریف جانے کا اصرار

شرح ملا جامی کے بعد والد محترم نے فرمایا کہ بھکھی شریف چلے جاؤ اور تعلیم مکمل کرو لیکن آپ بھکھی شریف جانے کیلئے تیار نہ تھے کچھ اپنا رجحان بھی حاسلانوالہ شریف کی طرف ہی تھا اور قبلہ مولانا غلام حیدر صاحب نے بھی تاکید فرمایا ہوا تھا جب والد محترم کا اصرار حد سے بڑھ گیا تو پھر آپ نے ایک شرط پیش کی کہ اگر یہ شرط منظور کر لی جائے تو میں بھکھی شریف چلا جاؤں گا وہ شرط یہ تھی کہ میرے اسباق یا تو قبلہ حافظ الحدیث پیر سید جلال الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہوں یا پھر بڑے استاذ جامع معقول و منقول حضرت علامہ مولانا محمد نواز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہوں آپکو یہ بھی علم تھا کہ میرے والے اسباق یہ دونوں ہستیاں نہیں پڑھاتیں لیکن آپ کا خیال یہ تھا کہ بھکھی شریف کے جو دوسرے مدرس ہیں وہ امام الصرف والنحو حضرت علامہ مولانا حافظ نذیر احمد صاحب آف منڈی بہاؤالدین اور امام الفقہ حضرت علامہ مولانا حافظ کریم بخش صاحب ہیں اور یہ دونوں تو خود استاذ الاساتذہ قبلہ مولانا غلام حیدر صاحب کے شاگردوں میں شمار ہوتے ہیں۔ آپکا یہ خیال تھا کہ میں استادوں کے ہوتے ہوئے براہ راست انہی سے ہی فیض حاصل کروں تو اچھا ہے۔

جب شرط پیش کی والد محترم فرمانے لگے آپکے اسباق قبلہ حافظ الحدیث اور قبلہ مولانا محمد نواز صاحب کے پاس تو نہیں ہونگے وہ تو ان کے علاوہ دوسرے اسباق پڑھاتے ہیں آپ نے عرض کی کہ اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو پھر حاسلانوالہ شریف کے

Marfat.com

اجازت فرما دو آخر کار والد محترم حاصلانوالہ شریف کیلئے رضامند ہو گئے

حاصلانوالہ شریف میں تحصیل علم

غالباً 1976ء میں مولانا قاری رفیق انجم جلالی صاحب آف جھنگ کے ہمراہ سائیکل پر سوار ہو کر حاصلانوالہ شریف روانہ ہوئے جب آپ سلطان الفقہا سلطان المدرسین، سلطان المناطقہ، سلطان العلماء و الفضلا، حضرت علامہ مولانا سلطان احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو عرض کی کہ پڑھنے کیلئے حاضر ہوئے ہیں آپ نے فوراً قبول فرمالیا اور اسباق شروع کروادیئے وہاں پر اسباق کے ساتھی مولانا محمد ریاض صاحب آف باگڑیانوالہ اور مولانا قاری محمد اسماعیل ملتانی صاحب اور مولانا رحیم بخش صاحب بہاولپوری اور مولانا عبدالرحمن قریشی ملتانی صاحب تھے۔

اتفاقاً اس وقت جو اسباق سلطان العلماء پڑھا رہے تھے وہ آپ نے پہلے ہی پڑھے ہوئے تھے البتہ پھر بھی آپ انکی سماعت کرتے رہے ان اسباق کی دوبارہ سماعت کرنے سے اور وہ بھی حاصلانوالہ والے استادوں سے بہت زیادہ فائدہ حاصل ہوا، پہلے سے نامعلوم نکات اور پیچیدگیوں کا علم ہو گیا۔

بہر حال اس سال زیادہ محنت نہ کرنا پڑی کیونکہ یہ کتابیں پہلے پڑھی ہوئی تھیں صرف سماعت ہی کرنا تھی استاد محترم بھی اتنی گہری توجہ نہ فرماتے کیونکہ انہیں علم تھا کہ آپ نے کتابیں پڑھی ہوئی ہیں آپ فرماتے ہیں کہ اگلے سال جب نئی کتب شروع ہوئیں تو میں نے دل لگا کر محنت کی اور اپنے استادوں سے فیض حاصل کیا اسی سال حاصلانوالہ شریف والے استاد محترم نے آنکھوں کا آپریشن کروالیا اور فرمایا کہ تم

Marfat.com

لوگ یہ سال کسی دوسرے مدرسہ میں گزار آؤ۔

بندیال شریف میں تحصیل علم

آپ چار ساتھی تھے۔

ایک استاد محترم حضرت مولانا صاحبزادہ رضاء المصطفیٰ صاحب

دوسرے مولانا محمد ریاض صاحب آف باگڑیانوالہ

تیسرے مولانا قاضی اسماعیل ملتانی صاحب

چوتھے مولانا حافظ رحیم بخش بہاولپوری صاحب

ان چاروں نے مشورہ کیا اور بندیال شریف جانے کیلئے تیار ہو گئے اور قبلہ سلطان العلماء کی خدمت میں عرض کی کہ ہمیں ایک رقعہ بنادیں جو ہم بندیال شریف والے استاد صاحب کی خدمت میں پیش کردیں آپ نے کچھ تحریر فرمادیا چاروں ساتھی بندیال شریف چلے گئے استاد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ رقعہ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر دیا انہوں نے یہ رقعہ پڑھ کر فرمایا کہ جو اسباق دوسرے طالبعلم پڑھ رہے ہیں انہی کے ساتھ شامل ہو جاؤ میں نئے اسباق شروع نہیں کرواسکتا ان چاروں میں سے ایک ساتھی کہنے لگا کہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید آپ نے پہچانا نہ ہو یہ رقعہ آپ کے ہم جماعت سلطان العلماء حضرت علامہ مولانا سلطان احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ حاصلانوالہ والوں نے بھیجا ہے اس سے پہلے ان کو یہی علم تھا کہ یہ والے استاد اور وہ والے استاد دونوں کلاس فیلو ہیں

لیکن جب یہ عرض کی تو آپ فرمانے لگے کہ یہ رقعہ میں نے پہچان لیا ہے اور وہ میرے

Marfat.com

لئے بہت ہی قابل احترام ہیں اور وہ میرے ہم جماعت نہیں بلکہ میں اچھرہ لاہور استاذ العلماء حضرت علامہ حافظ مہر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں جب پڑھنے کیلئے گیا تھا اس وقت حضرت سلطان العلماء وہاں پر تدریس فرماتے تھے اسلئے وہ میرے لئے قابل احترام ہیں البتہ میری صحت کمزور ہے ان کے علاوہ مزید سبق شروع نہیں کرواسکتا جب آپ نے یہ فرمایا تو ان چاروں ساتھیوں نے مشورہ کیا کہ اگر استاد صاحب خود نہیں پڑھائینگے تو ہم واپس چلتے ہیں کیونکہ ہم نے تو استاد صاحب کا نام سنا ہوا تھا اور انہی کے پاس ہم آئے تھے اور بندیال شریف والا مدرسہ انہی کے نام سے مشہور تھا جب واپسی کا رخ کیا تو ایک طالب علم نے روک لیا اور کہا کہ تم لوگ واپس نہ جاؤ یہاں جو دوسرے استاد ہیں وہ بھی لائق اور قابل ہیں وہ حضرت علامہ یار محمد بندیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں اگر پڑھنا نہیں تو کم از کم ان سے ملاقات تو کرلو جب ان سے ملاقات کیلئے حاضر ہوئے تو انہوں نے استاد محترم قبلہ سلطان العلماء رحمۃ اللہ علیہ کا رقعہ پڑھا پھر ان چاروں ساتھیوں کو اپنی شاگردی میں قبول فرمالیا اور انہیں حسامی، مختصر المعانی، سلم العلوم کے اسباق شروع کروادیئے ان کے ساتھ ساتھ ملاحسن بھی پڑھی۔ان استاد محترم کا نام استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحق بندیالوی مدظلہ العالی ہے جو حضرت علامہ مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں اور حضرت مولانا عطا محمد بندیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق اس طرح کا ہے کہ حضرت علامہ یار محمد بندیالوی صاحب کے وہ شاگرد اور حضرت علامہ مولانا عبدالحق بندیالوی صاحب مدظلہ العالی کے استاذ محترم ہیں

Marfat.com

بندیال شریف سے واپسی

2 جولائی 1978ء کو بندیال شریف سے واپسی ہوئی اور جب واپسی کا رخ کیا اسوقت معراج کی رات تھی واپسی کے وقت آپ اپنے دورۂ بندیال شریف کو اپنے الفاظ میں اسطرح بیان کرتے ہیں کہ بندیال شریف میں داخل ہوتے وقت اور فارغ ہوتے وقت قبلہ استاذی المکرم کی شفقت اور ساتھی طلباء کا حسن اخلاق اتنے گہرے نقوش چھوڑ گیا کہ ان سے دل تا حشر محظوظ رہے گا پھر اپنے والد محترم کے قائم کردہ مدرسہ جامعہ رضویہ ضیاء القرآن دینگاہ میں ہی سلسلہ تعلیم کو جاری رکھا

استاذ العلماء حضرت مولانا سلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ کی جامعہ رضویہ میں آمد

1979ء میں عید الفطر کے موقع پر حاصلانوالہ شریف میں کچھ ایسے مسائل وارد ہوئے کہ آپ نے دلبرداشتہ ہوکر گاؤں چھوڑنے کا فیصلہ فرمالیا وہ وہی گاؤں تھا کہ جس میں قبلہ استاذی المکرم نے 1938ء سے 1979ء تک تقریبا 40 سال تک مسلسل تدریس کر کے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے بغیر کسی معاوضہ کے دین مبین کی خدمت فرمائی تھی جس وقت ہمارے استاد محترم (موصوف) کو اس بات کا علم ہوا تو آپ عید کے دوسرے روز حاصلانوالہ میں آپکی خدمت میں حاضر ہوگئے آپ نے فرمایا کہ کیا میرا پیغام سن کر پہنچے ہو۔ آپ (موصوف) نے عرض کیا نہیں بلکہ ازخود حاضر ہوا ہوں فرمایا میں نے تمہیں پیغام بھی بھیجا تھا بہر حال میں نے یہ گاؤں چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا ہے مجھے لالہ موسیٰ سے مدرسہ عربیہ غوثیہ والوں نے اور لاہور جامعہ نعیمیہ

Marfat.com

سے مولانا مفتی محمد حسین نعیمی صاحب نے پیشکش کی ہے لیکن چونکہ تمہارا مدرسہ قریب ہے اسلئے اگر آپ لوگوں کا خیال ہو تو میں اسے ترجیح دونگا

این سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنے استاذی المکرم سے یہ سنا تو فرماتے ہیں کہ مجھے اتنی خوشی ہوئی جسے احاطہ تحریر میں لانا کم از کم میرے بس سے باہر ہے موصوف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چند روز بعد میرے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ باضابطہ طور پر استاذ گرامی کو لینے کیلئے گئے تو قبلہ استاذی المکرم نے والد گرامی کی درخواست قبول فرماتے ہوئے جامعہ رضویہ ضیاء القرآن کی مسند تدریس کو رونق بخشی حضرت سلطان العلماء رحمۃ اللہ علیہ 1979ء سے 1983ء تک اسی مدرسہ میں قیام پذیر رہے اور حضرت موصوف نے انہی سے اسی مدرسہ میں درس نظامی کی تکمیل فرمائی

استاد محترم کی حضرت موصوف پر شفقت

اس تمام عرصے میں پر لطف بات یہ ہے کہ تنظیم المدارس کے امتحانات اور اسناد سے قبل ہی آپکی ذہنی تعلیمی قابلیت دیکھتے ہوئے 11 جون 1982ء جمعہ کے دن استاد محترم حضرت سلطان العلماء نے ان الفاظ کے ساتھ ''سند لسانی'' عطا فرمائی کہ ''میرا عزیز محمد رضا المصطفیٰ علماء دی صف وچہ بہن دے قابل ہوگیا اے'' اور دعائے خیر سے بھی نوازا حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ اپنی ساری زندگی ان کلمات کو فخر سے بیان کرتے رہتے کہ میرے لئے استاد محترم کہ یہ الفاظ ہی سند سے زیادہ درجہ رکھتے ہیں۔

Marfat.com

آغاز تدریس

حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے تدریس کا آغاز جامعہ رضویہ ضیاء القرآن دینگاہ سے ہی فرمایا پھر کچھ عرصہ کے بعد ہری پور تشریف لے گئے وہاں پر تدریس کا عہدہ سنبھالا اور پھر کچھ عرصہ کیلئے جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی میں تشریف لے گئے اور وہاں علم دین کی شمع روشن فرمائی اور طلباء کی تشنگی بجھاتے رہے اسکے بعد واپس دینگاہ جامعہ رضویہ ضیاء القرآن تشریف لے آئے اور طلباء وطالبات کیلئے درس نظامی کا آغاز فرمایا۔

ذہانت وفطانت

آپکی ذہانت وفطانت کا یہ عالم تھا کہ تمام ذہین طلباء میں ہمیشہ سرفہرست رہے آپ کی ذھانت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ جیسے پہلے تحریر ہو چکا ہے کہ ہر وقت اپنے استاذی المکرم حضرت علامہ مولانا محمد عبداللطیف جلالی صاحب کی خدمت میں لگے رہتے صبح کا ناشتہ، دوپہر کا کھانا، مہمان نوازی، رات کا کھانا، اسباق کے تکرار ومطالعہ کا کوئی وقت نہ ملتا اسکے باوجود اگلے دن جب سبق سنانے کی باری ہوتی تو تمام طالب علموں سے زیادہ اچھا سبق سناتے اور استاد محترم کی دعاؤں سے مستفیض ومستفید ہوتے۔

اہل نظر کی نظر میں

پہلے تحریر ہو چکا ہے کہ 8 سال کی عمر میں آپ بہت بیمار ہو گئے آپ کے والد محترم آپ کو ساتھ لیکر حضرت کیلیانوالہ شریف حاضر ہوئے اور عرض کی مرشد تک

Marfat.com

آ سکتا تھا آ گیا ہوں اب وہ جانیں اور یہ!

چنانچہ مرشد پاک نے دعا فرمائی اور فرمایا کہ مولوی صاحب آپکا بیٹا صحیح معنوں میں آپ کا جانشین ہوگا۔

مسلک و مشرب

قبلہ استاذ گرامی القدر راسخ العقیدہ سنی اور مشربا حنفی تھے آپ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور امام اہلسنت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکار تھے۔

بیعت

جس وقت آٹھ سال کی عمر میں آپ بیمار ہوئے تھے (جس کا ذکر پیچھے ہو چکا ہے) اور والد محترم آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف حاضر ہوئے تو اسی وقت ہی پیر طریقت رہبر شریعت واقف رموز حقیقت مقبول بارگاہ رسالت حضرت علامہ مولانا پیر سید باقر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ المعروف قبلہ اباجی حضور نے دعا سے بھی نوازا اور یہ بھی فرمایا کہ یہ بیٹا تمہارا صحیح معنوں میں جانشین بنے گا اور اسی وقت بیعت فرما کر اپنی غلامی میں بھی قبول فرما لیا۔

خطابت

کچھ عرصہ گجرات جامع مسجد میاں جلال دین محلہ خواجگان میں خطابت فرمائی اور کچھ عرصہ گجرات جیل چوک میں واقع جامع مسجد اکبری میں بھی خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے جسوقت دینگاہ میں خطابت شروع فرمائی تو سب سے پہلے منگووال

اڈہ کے قریب واقع مسجد علی المرتضیٰ میں جمعۃ المبارک پڑھانا شروع فرمایا آخر کار 25 جون 1999ء بمطابق 10 ربیع الاول مرکزی جامع مسجد عیدگاہ دینگاہ میں خطابت کا عہدہ سنبھالا اور تادم آخر عیدہ گاہ میں ہی خطابت فرمائی۔

شعبہ طالبات کا آغاز

طالبات کیلئے شعبہ درس نظامی کا آغاز عیدگاہ والے رہائشی مکان میں 1995 میں فرمایا جبکہ 21 فروری 2001 بروز بدھ ۱۴۲۱ھ کو اپنے ذاتی مکان میں طالبات کو پڑھانا شروع فرمایا 2011 میں طالبات کیلئے علیحدہ رہائشی عمارت کی تعمیر کا آغاز فرمایا یہ عمارت اپنے آخری مراحل کو پہنچی ہوئی تھی جسوقت آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔

استاذی المکرم پر پیر سید زبیر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شفقت

2010ء میں چکوال کے صوفی محمد نواز صاحب کا وصال ہوا آپ فاتحہ خوانی کیلئے حاضر ہوئے تو بعد از فاتحہ اپنے استاذ محترم پیر سید زبیر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں حاضر ہوئے تو شاہ صاحب کے صاحبزادہ صاحب سے ملاقات کی انہوں نے بڑی شفقت اور خدمت اور مہمان نوازی فرمائی یہاں تک کہ واپسی پر تحائف سے نوازا۔ آپ انکو ہدیہ پیش کرتے رہے لیکن انہوں نے فرمایا کہ آپ ہمارے مہمان ہیں اور ہدیہ نہ لیا بلکہ اپنے پاس سے تحائف دیئے اور بڑی عزت افزائی فرمائی اس سے قبل ان سے اتنا خاص تعارف بھی نہیں تھا اور نہ ہی اتنی مہمان

Marfat.com

نوازی ہوتی لیکن اس دفعہ بڑی محبت کا اظہار فرمایا قبلہ استاد محترم جب راقم الحروف کو اپنے سارے حالات بتا رہے ہوتے اسوقت آپ کے چہرہ مبارک پر بہت تبسم ہوتا اور اپنے اساتذہ کرام کا بڑی خوشی سے اور عزت سے ذکر فرماتے۔

دستار فضیلت اور سند لسانی

22 مئی 1982ء کو بندیال شریف سے آپ کو دستار فضیلت عطا ہوئی اسکے علاوہ فیصل آباد سے بھی دستار بندی ہوئی حالانکہ آپ فیصل آباد میں تحصیل علم کیلئے نہیں گئے لیکن پھر بھی جب انہوں نے آپکی ذہانت، فطانت، فقاہت، علمی و روحانی استعداد دیکھی تو اعزازی طور پر 25 مئی 1982ء کو آپکو دستار فضیلت عطا فرمائی حاصلانوالہ شریف والے استادوں سے سند لسانی عطا ہوئی کہ

''میرا عزیز محمد رضاء المصطفیٰ علماء دی صف وچ بہن دے قابل ہو گیا اے''

آپ کو بڑے استاد صاحب آف حاصلانوالہ شریف کے ان الفاظ پر بڑا فخر تھا اور بڑی خوشی سے یہ بیان کرتے۔

نکاح مسنونہ

آپکی ولادت کا سن 1957ء ہے 1988 تک آپکی عمر مبارک تقریبا 31 سال ہو چکی تھی تو اس وقت آپ نے گھریلو معاملات کی باحسن بجا آوری کیلئے کراچی کے معزز اور مذہبی گھرانے میں استاذ الحفاظ والقراء قاری محمد اسماعیل سیالوی صاحب کی دختر نیک اختر سے نکاح فرمایا آپکا نکاح 19 دسمبر 1988ء بمطابق 9 جمادی الاول بروز سوموار چھ بجکر ستاون منٹ بعد از نماز مغرب ہوا آپکا نکاح مولانا غلام محمد

Marfat.com

سیالوی صاحب آف کراچی نے پڑھایا۔

آپ کی رفیقہ حیات نے گھریلو معاملات ایسے احسن انداز سے سنبھالے کہ آپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف اور بوجھ محسوس نہ ہوا یہ بھی قدرت کا خاص عطیہ ہوتا ہے کہ وہ انسان کو اچھا جیون ساتھی عطا فرمادے کیونکہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونیکے بعد انسانی زندگی ایک نئی نہج پر چلتی ہے جس میں شریک سفر کا اہم کردار ہوا کرتا ہے قدرت نے قبلہ استاد گرامی کو شریک سفر بھی بڑا احمدہ عطا فرمایا تھا۔ یہ دونوں میاں بیوی ہونے کے ساتھ ساتھ "ھن لباس لکم وانتم لباس لھن"

ترجمہ: وہ تمہارے لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو

کے مظہر کامل تھے اللہ تعالیٰ آپ کی "رفیقہ حیات" کو عمر خضری بصحت عطا فرمائے اور آپ کی تمام اولاد پر ان کا سایہ تا ابد قائم رکھے۔

قلبی سکون

علامہ مولانا محمد آصف صدیقی صاحب آف گجرات اور راقم الحروف (محمد عبدا لصبور) سے دوران گفتگو ایک مرتبہ قبلہ استاذی المکرم نے فرمایا کہ مجھے تین نشستوں میں قلبی سکون حاصل ہوتا ہے۔

ایک جس وقت میں اپنے شیخ طریقت سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف (قبلہ اباجی حضور) کے پاس بیٹھتا ہوں تو مجھے قلبی سکون حاصل ہوتا ہے۔

دوسرے جس وقت میں اپنے استاد محترم آستانہ عالیہ حاصلانوالہ شریف والوں کے پاس بیٹھتا ہوں تو مجھے سکون قلبی حاصل ہوتا ہے۔

Marfat.com

تیسرے جس وقت میں اپنے گھر میں زوجہ کے پاس بیٹھتا ہوں تو مجھے قلبی سکون حاصل ہوتا ہے۔

کیونکہ جیسے میں نے پہلے تحریر کر دیا ہے کہ آپ کی رفیقہء حیات بھی ایک دینی اور مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں ان کے والد محترم استاذ القراء حضرت مولانا قاری محمد اسماعیل صاحب آف کراچی بڑے روحانی پیشوا ہیں راقم الحروف کی بھی اُن سے کئی بار ملاقات ہوئی تو جب بھی ان سے ملاقات کا شرف اور کچھ نشست حاصل ہوئی اور کچھ نشست کی تو قلبی سکون حاصل ہوا اور ان کی زیارت سے خدا یاد آجاتا ہے بلکہ آپ یہاں تک بھی فرماتے تھے کہ جس طرح مجھے شیخ اور استاد کامل ملا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے مجھے بیوی بھی کامل ہی ملی ہے۔ ہم طالب علم آپکو باجی کے نام سے پکارتے ہیں کیونکہ بڑے استاد محترم حضرت علامہ مولانا ابوالضیاء محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ کی رفیقہء حیات کو سب طالبعلم اماں جی کے نام سے پکارتے تھے اسی لحاظ سے قبلہ استاذی المکرم رحمۃ اللہ علیہ کو بھائی جان اور آپ کی رفیقہء حیات کو باجی جی کے نام سے پکارتے ہیں۔

بارگاہ خداوندی میں دامن طلب پھیلا کر عرض پرداز ہوں کہ

؎ الٰہی تا ابد آستان یار رہے یہ آسرا ہے غریبوں کا برقرار رہے

حمیت ایمانی

آپ کی غیرت ایمانی کا یہ عالم تھا کہ جب بھی کوئی بدعقیدہ لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا اور شہر کے ماحول کی فضا کو آلودہ کرتا تو فوراً آپ اس محلے اور گاؤں کے لوگوں کو اپنے پاس بلا کر انہیں دین حق کی تبلیغ کرتے اور فرماتے کہ اپنے

Marfat.com

محلے یا گاؤں میں میرے تین چار درس قرآن وحدیث وقفہ وقفہ کے ساتھ کروانے کا اہتمام کرو اور ساتھ یہ بھی فرماتے کہ زیادہ خرچہ کرنے کی ضرورت نہیں صرف درس ہی کرواؤ لنگر وغیرہ نہ بھی ہو تو کوئی حرج نہیں جب ایک درس قرآن وحدیث ہوتا تو اس ایک سے ہی وہ بدعقیدہ بھاگ جاتے اور لوگ راہ راست پر آجاتے۔ غالباً 2012ء میں ایک شیخ مجدی جس کا نام ایوب قادری تھا جھنگ کا رہنے والا تھا دینگاہ سے متصل گاؤں یقین پور میں آیا اور اس نے جلسہ کیا جس میں مسلک اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی کو بدنام کرنیکی ناکام کوشش کی اور اکابرین اہلسنت و جماعت کی کتابوں کے غلط حوالے دے کر ثابت کرنا چاہا کہ اہلسنت و جماعت اور ان کے تمام اکابرین خصوصاً امام اہلسنت مجدد دین وملت حضرت علامہ مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ امام اہلسنت الشاہ امام احمد نورانی الصدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اور بڑے بڑے اکابرین کے بارے میں ایسے ایسے الفاظ جو کہ بڑے ہی نازیبا تھے استعمال کئے اسکے علاوہ اس مسلک اہلسنت و جماعت پر بہت زیادہ لعن و طعن وتشنیع کرنے کی ناپاک کوشش کی بعد میں جب قبلہ استاذی المکرم حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ کو علم ہوا تو آپ نے یقین پور والے نوجوانان اہلسنت کو بلوایا اور فرمایا کہ یقین پور میں میرا پروگرام رکھا جائے ان سب نے بڑی خوشی سے پروگرام کی تاریخ لی اور اسکا انتظام کیا اس وقت قبلہ استاذی المکرم بہت علیل تھے یہاں تک کہ آکسیجن والی مشین گھر میں رکھی ہوئی تھی ڈاکٹر صاحب نے کہا ہوا تھا کہ اس کا استعمال بہت ضروری ہے ہر وقت وہ لگا کر رکھتے تھے لیکن جب مسلک کے تحفظ کا وقت آیا تو پھر اپنی صحت اور بیماری کی طرف نہ دیکھا آکسیجن کو چھوڑ

کر کتب خانہ میں جلوہ گر ہو گئے اور اس شیخ نجدی کے دیئے ہوئے تمام حوالے کتابوں سے تلاش کیے اس کا ایک حوالہ بھی درست نہ پایا۔ جب درس قرآن وحدیث کا دن آیا تو بڑے جوش وجذبہ کے ساتھ کتابوں کو اٹھائے ہوئے تشریف لے گئے عام طور پر آپ جب خطاب فرماتے تو 25 یا 30 منٹ فرماتے لیکن اس دن جب مسلک کے تحفظ کیلئے میدان میں نکلے نہ صحت کی پرواہ کی نہ جان کی پرواہ کی بلکہ صدائیں بلند ہوتی رہیں کہ آقا تیرے نام پر جان بھی قربان ہے ۔

اور تقریبا 3 گھنٹے اس شان سے اسکا رد کیا کہ ایک ایک حوالہ غلط ثابت کر کے صحیح لوگوں کو بتا کر ثابت کر دیا کہ اہلسنت وجماعت ہی حق پر ہیں اور صحیح سچے حوالے بیان کرتے ہیں کوئی چیز چھپاتے نہیں اسکے بعد کسی کو ادھر آنے کی ہمت نہ ہوئی۔

اسکے علاوہ گزشتہ پانچ سال سے جب آپ نے دیکھا کہ نوجوان اہلسنت اپنی لاعلمی اور جہالت کی بناء پر بدعقیدہ لوگوں (خصوصا اہل تشیع) کی طرف مائل ہو رہے ہیں تو آپ نے اپنے ساتھیوں اور دوستوں اور جامعہ کے عملہ سے مشورہ کیا اور یکم محرم الحرام کو تمام نوجوانان اہلسنت کو جامعہ رضویہ میں دعوت دی اور ان اہل تشیع حضرات کے عقائد سے آگاہ فرمایا جب لوگوں نے ان کے عقائد سنے تو توبہ واستغفار کرنے لگے اور قبلہ استاذی المکرم کا شکریہ ادا کرنے لگے کہ آج سے پہلے ہمیں کسی نے یہ بتایا ہی نہیں اور آپکی صحت اور درازی عمر کیلئے دعائیں کرنے لگے اسکے بعد ہر سال یہ سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ ہر سال یکم محرم الحرام کو اجلاس ہوتا ہے اور شہر اور قرب وجوار گاؤں کے نواجوانان اہلسنت کو دعوت دی جاتی ہے کہ ان سب کو عقائد اہلسنت اور عقائد رافضیت کے بارے میں معلومات دی جائیں۔

Marfat.com

آپکے یہ پروگرام اور اسکے علاوہ بھی بہت پروگرام کی آڈیو کیسٹ اور ویڈیو DVD موجود ہیں جو کہ مدرسہ کی بزم انجمن محبان نظام مصطفی ﷺ کے پاس ہیں

یکم محرم الحرام کے پروگرام کا اتنا فائدہ ہوا کہ شہر کے بڑے بڑے لوگ خصوصا محلہ چوہدریاں کے رہائشی لوگ اہل تشیع حضرات کے جلوس کا استقبال بھی کرتے تھے اور ان کیلئے شیرینی وغیرہ کا بندوبست بھی کرتے تھے لیکن جب سے استاد محترم نے یہ پروگرام شروع کیا تمام نوجوان اہلسنت و جماعت اپنے ایمان کو بچانے کیلئے ان سے پیچھے ہٹ گئے اور کسی قسم کوئی لنگر شیرینی اور سبیل نہ لگائی اس کا اہل تشیع حضرات کو دکھ تو بہت تھا لیکن وہ بے چارے کیا کر سکتے تھے جب ان کی کتابیں ہی ان کا جھوٹا، غلط اور باطل ثابت کر دیں۔

اسکے علاوہ جب ربیع الاول شریف کی آمد آمد ہوتی تو اس موقع پر بھی یکم ربیع الاول شریف کو نوجوان اہلسنت کا اجلاس فرماتے اور خوشیاں منانے میلاد منانے چراغاں کرنے، سجاوٹ کرنے کا ثبوت ان کے سامنے رکھتے جس کا فائدہ یہ ہوتا کہ دینگاہ کے ہر گلی، محلے گھروں اور مساجد میں میلاد پاک کی محافل کا انعقاد ہوتا اور ہر چھوٹی سے چھوٹی گلی بھی جہاں سے جلوس کا گزر ہوتا یا نہ ہوتا اسکی سجاوٹ میں لوگ کمی نہ کرتے یہ شوق اور جذبہ اب بھی عوام اہلسنت اس طرح ہے۔

عید میلاد النبی ﷺ سے قبل ایک رات قبلہ استاد محترم گاڑی پر سوار ہوتے اور تقریبا ہر گلی میں تشریف لے جاتے اور لوگوں کا ذوق وجذبہ دیکھ کر بہت زیادہ خوشی کا اظہار فرماتے آپ کے تشریف لے جانے سے لوگوں میں خوشی کی ایک نئی لہر دوڑتی اور ذوق وجذبہ میں مزید اضافہ ہوتا دینگاہ میں میلاد شریف کا مرکزی جلوس بھی ایک نمایاں

Marfat.com

مقام رکھتا ہے شہر کے تمام علماء اور تمام عوام اہلسنت قبلہ استاذی المکرم کی قیادت میں چلتے کوئی بڑے سے بڑا سیاسی لیڈر، سماجی شخصیت یا مذہبی راہنما ہوتا وہ قبلہ استاذی المکرم کی قیادت کو باعث فخر محسوس کرتا اندرون بازار، محلہ چوہدریاں والے ہر سال سجاوٹ کے لحاظ سے سارے شہر سے بازی لیجاتے اور استاد محترم ان کا جذبہ دیکھ کر بہت زیادہ خوشی کا اظہار فرماتے۔

امسال راقم الحروف جلوس میلاد میں حاضر نہیں تھا بعد میں جب حاضری ہوئی تو فرمانے لگے کہ تم کونسے جلوس میں تھے میں نے عرض کیا کہ گجرات والا جلوس بھی دیکھا ہے اور گاؤں والا بھی اسکے علاوہ اور بھی جلوس دیکھے ہیں لیکن جو سکون دینگاہ میں میسر ہوتا ہے وہ اور کہیں نہیں ہوتا فرمانے لگے کہ دعا کرو کہ یہ سکون برقرار رہے۔

Marfat.com

آزمائشیں

والدمحترم کی وفات

راہ حق میں اللہ کریم اپنے بندوں کی آزمائش ضرور کرتا ہے فقط طریقہ کار کا فرق ہوتا ہے آپ کو بھی کڑی آزمائشوں میں ڈالا گیا جن میں ایک آزمائش والد گرامی کے سایہ عاطفت سے محروم ہونا بھی ہے لہذا قانون فطرت کے مطابق آپکے والد گرامی 78 برس اس دنیا فانی میں گزار کر 15 دسمبر 2002ء بمطابق 10 شوال المکرم 1423 یکم پوہ بروز اتوار شبِ پیر 12 بجے کو آپکو تنہا چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے مگر اس پیکر استقامت کے پاؤں میں ذرا سی لغزش نہ آئی انتہائی صبر اور حوصلے کیساتھ تمام ذمہ داریوں کو سنبھالا اور پہلے سے مزید بہتریاں پیدا کرنے کی کوشش فرمائی۔

بھائی محمد اکرم کی وفات

اسکے بعد آپ پر ایک اور بہت بڑی آزمائش بھی آئی وہ یہ کہ آپ کے بہنوئی محمد اکرم صاحب نے جامعہ رضویہ ضیاء القرآن کا دفتری نظام مکمل طور پر سنبھالا ہوا تھا ان کے ہوتے ہوئے قبلہ استاذی المکرم کو کسی قسم کی کوئی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑا اور والد گرامی کے وصال کے بعد جامعہ میں جس چیز کی کمی محسوس ہو رہی تھی بھائی اکرم صاحب نے استاذی المکرم کو اسکا احساس تک نہ ہونے دیا لیکن قدرت کے فیصلے اٹل ہوتے ہیں والد صاحب کی وفات کے تقریباً اڑھائی ماہ بعد ہی 3 مارچ 2003ء بمطابق 29 ذوالحجہ 1423ء 19 پھاگن بروز سوموار صبح تقریبا 5.30 بجے اس دار

فانی کو چھوڑ کر دار باقی میں چلے گئے۔اب یہ والی آزمائش والد صاحب کی آزمائش سے بہت ہی بڑی تھی لیکن اس مرد درویش کے پاؤں میں کسی قسم کی کوئی لغزش پیدا نہ ہوئی بڑے عظیم صبر اور حوصلہ کے ساتھ اپنے اوپر پڑنے والی ذمہ داریوں کو سنبھالا اور اللہ اور اسکے پیارے حبیب ﷺ کی غیبی مدد کے ساتھ ان ذمہ داریوں کو نبھایا۔

دست راست (مدرس قاری محمد شریف سیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

اسکے بعد جامعہ رضویہ ضیاء القرآن کے صدر مدرس استاذ الحفاظ والقراء مولانا قاری محمد شریف سیالوی رحمۃ اللہ علیہ آف جھنگ جو تقریبا 35 سال کا عرصہ جامعہ کے مدرس رہے انہوں نے بہت زیادہ ذمہ داریوں کو سنبھالا اور قبلہ استاذی المکرم کے دست راست بنے قبلہ استاذی المکرم بھی ان پر بہت زیادہ شفقتیں فرماتے اپنے ہر کام میں ان سے مشاورت کرتے یہاں تک کہ گھریلو معاملات میں بھی قاری محمد شریف سیالوی صاحب کی مشاورت شامل ہوتی۔قاری صاحب کی خدمات جو کہ جامعہ کے حوالے سے یا استاذی المکرم کے گھر کے حوالے سے یا شہر کے حوالے سے یا مذہب و مسلک کے حوالے سے ہیں وہ رہتی دنیا تک یاد رکھی جائینگی ان سب خدمات کو احاطہ تحریر میں نہیں لایا جا سکتا۔

مختصر طور پر یہی لکھا جا سکتا ہے کہ انہوں نے گھر بار، بیوی بچوں اور اپنے ذاتی معاملات سے کہیں درجے بڑھ کر جامعہ کے معاملات اور استاد محترم کی خدمات کی طرف توجہ دی کمزوری کے باوجود بھی زکوٰۃ کے موقع پر اور عید قربان کے موقع پر خود ہی لوگوں کے پاس تشریف لے جاتے صرف شہر کی حد تک ہی نہیں بلکہ بیرون شہر اور شہر کے ساتھ ساتھ جتنے گاؤں اور بستیاں ہیں ان میں بھی تشریف لے جاتے اور جامعہ کے

Marfat.com

انتظامات وانصرامات بڑے اچھے انداز اور احسن طریقے سے نمٹاتے آخر کار یہ مرد درویش بھی قدرت کے فیصلے پر لبیک کہتے ہوئے 29 نومبر 2011ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ہم ان سب کی عظمتوں کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں جنہوں نے آخری دم تک استاد محترم اور جامعہ کی خدمات کیں لیکن مزے کی بات یہ ہے کہ ان سب بڑی بڑی آزمائشوں کے باوجود قبلہ استاذی المکرم ڈگمگائے نہیں بلکہ اپنے پاؤں پہلے سے مزید پختہ فرماتے رہے اور درس کے معاملات کو مزید سنوارنے کی کوشش فرماتے رہے

سفر حج

والد محترم کی وفات کے بعد آپکو سرکار دو عالم رحمۃ العلمین آقا ﷺ کے در اقدس سے بلاوا آ گیا چنانچہ 16 جنوری 2003ء، 12 ذیقعد 1424ء، 3 ماگھ بروز جمعرات زیارت حرمین شریفین کیلئے دینگاہ سے تشریف لے گئے اس حج کے دوران آپ نے 6 عمرے ادا فرمائے اور 27 فروری 2003ء بمطابق 25 ذوالحجہ 1424ء بروز جمعرات واپس تشریف لائے اسکے بعد بھی دو حج فرمائے (ان کی تاریخ یاد نہیں) لہٰذا آپ نے کل تین حج فرمائے لیکن آخری دم تک پھر بھی تشنگی باقی تھی یہاں تک کہ وفات سے ایک ماہ قبل بھی حج کا ارادہ رکھتے ہوئے پاسپورٹ نیا بنوایا تھا۔

جب بھی کوئی عمرہ یا حج کیلئے ملاقات کرنے کیلئے آتا تو بے تاب ہو جاتے اور وصال سے 4 دن قبل جامعہ رضویہ ضیاء القرآن کے شعبہ کتب کے صدر مدرس حضرت علامہ مولانا محمد افضل صاحب مدظلہ العالی عمرہ شریف کیلئے روانہ ہوئے تو اس وقت بھی آپ نے اپنی خواہش کا اظہا فرماتے ہوئے انہیں الوداع کیا اور فرمایا کہ وہاں جا کر میری صحت کیلئے دعا نہ کرنا بلکہ میرے ایمان کیلئے دعا کرنا ان کے جانے کے تین دن

Marfat.com

بعد ہی یہ ارادہ ساتھ لئے ہوئے دارِ فنا سے دارِ بقا کی طرف تشریف لے گئے۔

بیماری

بچپن کے بعد 2007ء میں ایک مرتبہ پھر بیماری نے گھیر لیا علاج معالجہ میں کوئی کمی نہ چھوڑی راولپنڈی شفاء ہسپتال میں بھی کچھ عرصہ داخل رہے لاہور کے مستند ڈاکٹروں کے پاس جاتے رہے لیکن اس بیماری سے مکمل طور پر خلاصی نہ ہوئی اس سخت بیماری کے باوجود اپنے گھریلو اور جامعہ کے انتظامات وانصرامات ومعاملات اور اپنی عبادت وریاضت اور درس وتدریس اور مرکزی جامع مسجد عیدگاہ کی خطابت میں کوئی ذرہ برابر بھی فرق نہ آنے دیا اس بیماری میں ہی طالبات کے جامعہ کا سنگ بنیاد بھی رکھا اور تین منزلہ شاندار عمارت کھڑی کردی۔

شعبہ طالبات کی عمارت کا سنگ بنیاد

اس سے قبل طالبات استاد صاحب کے گھر میں پڑھتی تھیں اور ان کی رہائش کا کوئی انتظام نہیں تھا اسلئے استاد محترم نے اپنی رہائش کے متصل ہی جنوری 2009ء میں طالبات کیلئے رہائشی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اس میں تہہ خانہ سمیت تین منزلہ عمارت بنائی اب یہ عمارت اپنے آخری مراحل میں ہے پہلی منزل تیار ہونے پر اس کا افتتاح سجادہ نشین آستانہ عالیہ کیلیا نوالہ شریف پیر طریقت رہبر شریعت پیر سید عظمت علی شاہ المعروف چن جی سرکار سے 2011ء میں بڑے استاد محترم (والد محترم رحمۃ اللہ علیہ) کے سالانہ ختم شریف کے موقع پر فرمایا اسکے بعد جلد ہی نیچے والی منزل تیار کروائی جس میں طالبات کے رہائشی کمرے بنائے اب وہ بلکل تیار ہو چکے ہیں آپ

Marfat.com

اس کا افتتاح فرمانے کیلئے کوئی پروگرام تشکیل دے ہی رہے تھے کہ وقت اجل آ گیا۔

بیماری رحمت ہے

راقم الحروف اور قاری محمد آصف صدیقی صاحب امام وخطیب گجرات اور خطیب اہلسنت علامہ قاری محمد عبدالرشید اویسی صاحب خطیب جامع مسجد یارسول اللہ گجرات ایک مرتبہ استاد محترم کے ساتھ گجرات سے سیالکوٹ کی طرف روانہ ہوئے سیالکوٹ میں شیخ الحدیث مفتی محمد عبدالقیوم خان اوکاڑوی صاحب مدظلہ العالی تدریس کے فرائض انجام دیتے ہیں اور دم تعویذ بھی کرتے ہیں اگر کسی کو جادو وغیرہ کی شکایت ہو تو اسکی کاٹ بھی کرتے ہیں قاری آصف صاحب نے استاد صاحب سے عرض کی کہ انکے پاس چلتے ہیں اور بیماری کیلئے کوئی دم تعویذ لیتے ہیں استاد محترم آمادہ ہو گئے اور چل دیئے دوران سفر استاد محترم نے فرمایا کہ صحت تو اللہ کی بڑی رحمت ہے لیکن میرے لیے بیماری اللہ کی اس سے بڑی رحمت ہے کیونکہ میں جب بیمار ہوتا ہوں تو اس بیماری میں مجھے ضرور اللہ کریم کے محبوب کریم رحمۃ اللعالمین آقا ﷺ کا دیدار ہوتا ہے۔

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں مقبولیت

ایک دفعہ قاری محمد آصف صدیقی اور راقم الحروف کے ہمراہ ملک پورہ چاہڑہ میں فاضل حزب الاحناف لاہور حضرت علامہ مولانا محمد ایوب چشتی سیالوی صاحب کے پاس تشریف لے گئے (ملک پورہ چاہڑہ گجرات دیونہ منڈی کے قریب واقع ہے) وہ بھی دم تعویذ اور جادو کی کاٹ وغیرہ کرتے ہیں۔قاری محمد آصف صدیقی صاحب کے اصرار پر تشریف لے گئے وہاں پر بیٹھے بیٹھے مسائل پر گفتگو شروع ہو گئی

Marfat.com

کیونکہ علامہ ایوب صاحب سفید عمامہ باندھتے تھے اور بائیں سے دائیں طرف لے جاتے تھے۔ قاری محمد آصف صاحب اور انکا آپس میں اس بات پر تکرار رہتا قاری آصف صاحب کہتے کہ دائیں سے بائیں طرف باندھنا چاہیے جبکہ علامہ ایوب صاحب دوسری طرف کے قائل تھے اور اسی پر زور دیتے۔ مسئلہ استاد محترم کی خدمت میں پیش کیا تو فرمانے لگے کہ میں نے بات کرنی تو نہیں تھی لیکن اب بتا دیتا ہوں کہ میں نے خود اللہ کے پیارے محبوب رحمۃ اللعالمین آقا ﷺ کی زیارت مسجد نبوی ﷺ میں (جو پہلی چھوٹی مسجد تھی) کی ہے۔ اور میں نے دیکھا ہے کہ آپ ﷺ عمامہ شریف باندھ رہے ہیں اور دائیں سے بائیں طرف باندھ رہے ہیں۔ اسکے علاوہ یہ بھی فرمایا کہ خانہ کعبہ کے طواف کے چکر بھی اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ دائیں سے بائیں طرف والی سمت ہی درست سمت ہے۔ اس کے بعد پھر ایک مرتبہ قاری محمد آصف صاحب صدیقی سے ملاقات ہوئی تو پھر استاد محترم نے ان سے پوچھا کہ علامہ ایوب صاحب کا عمامہ سیدھا ہوا ہے کہ نہیں! قاری صاحب نے بتایا کہ ہو گیا ہے فرمانے لگے کہ ہمیں ان کے تعویذوں سے فائدہ ہوا ہے یا نہیں ہوا لیکن اللہ کا شکر ہے کہ انہیں تو کوئی فائدہ ہو گیا ہے۔

جامعہ رضویہ کے متعلق نبی پاک ﷺ کی راہنمائی

گجرات جامعہ قمر العلوم کے مہتمم مولانا صاحبزادہ بشیر الدین معظمی صاحب کے بیٹے صاحبزادہ ظہیر الدین معظمی صاحب جامعہ رضویہ میں استاد محترم سے پڑھتے تھے اور انکے ساتھ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا قاضی عبدالرحمن صاحب آف سیکریالی کے بیٹے قاضی فضل عثمان صاحب پڑھتے تھے دوران تعلیم ایک دفعہ یہ

Marfat.com

دونوں جامعہ کا لنگر (دال) چھوڑ کر باہر ہوٹل پر گوشت کھانے کیلئے چلے گئے رات کو ہوٹل کا کھانا کھا کر واپس درس آ گئے۔

استاد محترم نے یہ بات بھی ایک نشست میں قاری محمد آصف صدیقی صاحب کو سنائی کہ اُس رات جب میں سویا تو حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے جامعہ کا ایک طالب علم ظہیر الدین ہے وہ درس کا لنگر چھوڑ کر ہوٹل سے گوشت کھاتا ہے اسے بتا دو کہ گوشت اس کیلئے اچھا نہیں ہے۔

اس کے علاوہ بھی جامعہ کے معاملات میں نبی پاک ﷺ آپ کی راہنمائی فرماتے رہے۔ اکثر طالب علم کوئی غلط حرکت کرتے تو یہی سمجھتے کہ استاد محترم کو اس کا علم نہیں ہے لیکن استاد محترم کو خواب کے ذریعے یا کشف کے ذریعے علم ہو جاتا تو آپ طالب علم کی راہنمائی فرماتے۔

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے صرف ایک واسطہ سے حدیث کی اجازت

امام اہلسنت مجدد دین وملت مترجم ومفسر قرآن امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے استاد محترم کو ایک واسطہ سے علمی نسبت حاصل ہے وہ اس طرح کہ ایک دفعہ استاد محترم شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا غلام یحییٰ کوہاٹی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ مولانا غلام یحییٰ صاحب وہ شخصیت ہیں جنہوں نے قبلہ امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے دورہ حدیث کیا۔

Marfat.com

جس وقت قبلہ استاذی المکرم کی ان سے ملاقات ہوئی اس وقت انکی عمر مبارک 101 سال تھی دوران ملاقات جب انہوں نے قبلہ استاذی المکرم کی روحانی استعداد اور علمی وسعت، ذہانت، فطانت وفقاہت پر عبور ملاحظہ فرمایا تو انہوں نے آپکو حدیث پاک پڑھانے کی اجازت سے سرفراز فرمایا اس لحاظ سے قبلہ موصوف کو اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک واسطہ کیساتھ حدیث شریف پڑھانے کی اجازت ہے۔

محفل گیارہویں شریف

غالباً 2000ء یا 2001ء میں جامعہ رضویہ ضیاء القرآن میں ماہانہ محفل گیارہویں کا آغاز فرمایا اور اس محفل میں لوگوں کی اصلاح کیلئے مختصر مگر جامع خطاب کے بعد سوال وجواب کی نشست قائم کی اس نشست میں سوال کرنے کی ہر عام وخاص کو عام اجازت ہوتی۔ جس نے سوال دریافت کرنا ہوتا وہ ایک کاغذ پر لکھ کر پیش کر دیتا استاد محترم کا یہ خاصہ تھا کہ جو سوال بھی ہوتا موضوع کے مطابق ہوتا یا موضوع کے مطابق نہ ہوتا فوراً بغیر سوچے کے اس کا جواب ارشاد فرمادیتے بعض اوقات تو سوال ایسا ہوتا کہ ہم لوگ سوچ میں پڑ جاتے کہ شاید استاد صاحب جواب نہ دے سکیں گے لیکن فوراً ایسا تسلی بخش جواب دیتے کہ پوچھنے والے کی تشنگی مکمل طور پر بجھ جاتی بعض اوقات ہماری توقع سے بڑھ کر کتب فقہ سے یا کتب احادیث سے زبانی عربی عبارت بھی پڑھکر جواب ارشاد فرمادیتے اور اس انداز سے سمجھاتے کہ ہر سننے والا جاہل وعالم عام وخاص بچہ، بوڑھا، جوان آسانی کے ساتھ اسکو سمجھ جاتا۔

قبلہ استاد محترم آف حاصلانوالہ شریف کی کرم گستری

پہلے ذکر ہوا ہے کہ استاذ گرامی آف حاصلانوالہ شریف سے عید الفطر کے موقع پر کچھ ایسے مسائل ومصائب وارد ہوئے کہ آپ نے گاؤں کے چھوڑنے کا فیصلہ فرمالیا اور جامعہ نعیمیہ لاہور اور مدرسہ عربیہ غوثیہ لالہ موسیٰ سے جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ کو ترجیح دیتے ہوئے تشریف فرمائے ہوئے اور اسکی مسند تدریس کو رونق بخشی حاصلانوالہ شریف سے روانگی کے وقت اگرچہ گاؤں والوں کو یہ احساس ہو گیا تھا کہ ہم سے سخت غلطی ہوئی ہے مگر اب آپ نے نہ صرف ارادہ فرمالیا بلکہ وعدہ بھی فرمالیا تھا آپ اگرچہ خود ڈینگاہ میں تشریف لے آئے تھے مگر اہل وعیال اب بھی حاصلانوالہ میں ہی قیام پذیر تھے اسلئے آپ ہر جمعرات وجمعہ گھر گزار کر آتے۔

حاصلانوالہ کو چھوڑ کر آنے کے معابعد ہی اہالیان حاصلانوالہ نے منت سماجت کرنی شروع کردی کہ آپ واپس حاصلانوالہ تشریف لے آئیں مگر آپ بطریق احسن ٹالتے رہے جب گاؤں والوں کا اصرار حد سے بڑھ گیا تو استاد محترم سراپا شفقت نے ارشاد فرمایا کہ رضاء المصطفیٰ کے اسباق کی تکمیل تک یہیں رہوں گا (آپ فرماتے ہیں کہ میرے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ آپ جیسی عظیم شخصیت مجھ ناچیز کیلئے اسقدر ہمدردانہ جذبات رکھتی ہے) یہاں تک کہ آپ نے دورہ شریف مکمل کرلیا تب استاد محترم آف حاصلانوالہ شریف نے جامعہ رضویہ کے مہتمم (مولانا حافظ محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ) کے سامنے واپس حاصلانوالہ شریف جانے کی خواہش کا اظہار فرمایا تو مہتمم صاحب نے جواباً عرض کیا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنی باقی ماندہ زندگی بھی آپ کے سایہ عاطفت میں ہی گزار دیں تو آپ نے فرمایا کہ میں اپنی جگہ محمد رضاء المصطفیٰ کو

Marfat.com

چھوڑے جارہا ہوں وہ میری جگہ کام کرے گا اسطرح استاد محترم کو اپنے لائق شاگرد پر فخر تھا۔ دینگاہ سے روانگی کے بعد حاصلانوالہ شریف میں بھکھی شریف سے حضرت پیر سید محمد محفوظ شاہ مشہدی صاحب اور حضرت پیر سید مظہر قیوم شاہ صاحب مشہدی رحمۃ اللہ علیہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں قبلہ والد صاحب نے بھیجا ہے ہمیں معلوم ہوا تھا کہ آپ نے دینگاہ سے چھوڑ دیا ہے آپ ذرہ نوازی فرمائیں اور بھکھی شریف کی مسند شیخ الحدیث کو اعزاز بخشیں جواباً آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنی کچھ نجی مجبوریوں کے تحت جامعہ رضویہ کو چھوڑا ہے اگر مجھے باہر ہی پڑھانا ہوتا تو میں جامعہ رضویہ ضیاء القرآن کو ہی ترجیح دیتا۔

رضا کی رضا ضروری ہے

جب استاذی المکرم مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب کی والدہ صاحبہ کا انتقال پر ملال ہوا تو موسم برسات کے باعث طوفان بادوباراں کا بہت زور تھا ہر طرف پانی کی فروانی اور کیچڑ کی بہتات تھی ایسے حالات میں ایک معمر اور ضعیف آدمی تو کجا ایک جوان اور صحتمند آدمی بھی باہر قدم رکھنے سے گریزاں ہوتا ہے مگر آپ کے استاد محترم آف حاصلانوالہ شریف نے کمال شفقت ومحبت کا اظہار کرتے ہوئے قاری محمد اعظم صاحب کو ہمراہ لیا اور عازم دینگاہ ہوئے چونکہ راہ چلنا خاصا دشوار تھا اس صورتحال کے پیش نظر قاری محمد اعظم صاحب نے مشورہ عرض کیا کہ حضور راستے کی صعوبتیں برداشت کرنے سے تو بہتر ہے کہ ہم گھر واپس چلے جائیں اور جب مطلع صاف ہوگا تو پھر حاضری دے لیں گے جواباً آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں وہاں مجھے ضرور جانا ہے کیونکہ رضا کی رضا ضروری ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اپنے

Marfat.com

استاذ گرامی القدر کی بے پایاں شفقتیں اور بے لوث و پُر خلوص محبتیں ہمیشہ یاد رہیں گی۔

والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اپنے وصال کے بعد راہنمائی

مجاہد اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو الضیاء محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصال کے بعد اپنے لخت جگر نور نظر مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء القرآن حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جامعہ کے معاملات میں راہنمائی فرماتے رہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے جامعہ کے ایک طالبعلم جس کا نام خالد ہے (آنکھوں سے نابینا ہے) کے بارے میں خیال آیا کہ یہ بے چارہ نہ تو پڑھنے کے قابل ہے اور نہ ہی کسی امامت کے قابل ہے اسلئے اسکو گھر واپس بھیج دیا جائے آپ نے اپنی اس بات کا اظہار کسی سے نہ کیا۔ فرماتے ہیں کہ رات کو سویا تو ابا جان خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ حافظ خالد صاحب کو درس میں ہی رہنے دیں گھر نہ بھجیں پھر آپ نے راقم الحروف اور عملۂ جامعہ کو بتایا کہ ابا جان نے خواب میں یہ فرمایا ہے۔ اسکے علاوہ بھی کئی معاملات کی خواب میں اطلاع پا لیتے۔

اولیاء اللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات پر حاضری

اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری دینا آپکا معمول رہا جس بزرگ کے بارے میں علم پاتے اسکی زیارت کیلئے بے تاب ہو جاتے اور ضرور حاضری کا سبب تلاش کرتے اکثر لاہور جاتے تو دینی کتب خانوں پر بھی ضرور جاتے اور داتا صاحب کے مزار پر بھی ضرور حاضری دیتے اکثر کوشش فرماتے کہ تہجد کے وقت دربار پر حاضری

Marfat.com

دی جائے سال کے آغاز میں بھی پڑھائی شروع فرمانے سے پہلے داتا صاحب کے مزارِ پُرانوار پر ضرور حاضری دیتے اور قبلہ استاد محترم آف حاصلانوالہ شریف کے مزار پر مع طالبعلموں کے حاضری دیتے اور بسم اللہ بھی وہیں پر پڑھاتے۔

آپ کے ڈرائیور محمد عامر کا بیان ہے کہ جمعۃ المبارک کے دن نماز جمعہ کے بعد ضرور والد صاحب کے مزار پر حاضری دیتے اگر طبیعت اچھی ہوتی تو ہر جمعہ کو خواہش فرماتے کہ ضرور کسی اللہ کے ولی کے مزار پر حاضری دی جائے۔

مرتبۂ غوثیت

چکوال میں جب دورۂ تفسیر القرآن کیلئے حاضر ہوئے تو آپ کو علم ہوا یہاں پر ایک بزرگ ہیں جو مستجاب الدعوات ہیں۔ان کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے آپکو دو دعاؤں نوازا آپ فرماتے ہیں کہ ان کی وہ دعائیں تیر بہدف پوری ہوئیں۔

ایک دعا یہ ہے کہ ''تیرا پیر تیرے تے راضی ہووے'' آپ فرماتے ہیں اس کے بعد حضرت صاحب قبلہ اباجی حضور پہلے کی نسبت زیادہ شفقت فرماتے تھے۔

دوسری دعا یہ تھی ''اللہ تینوں حج کراوے، حج کراوے، حج کراوے'' آپ فرماتے ہیں ان کی دعا کی برکت سے تین حج نصیب ہوئے۔

اِسی طرح ایک مرتبہ اٹک میں ایک بزرگوں کے متعلق سنا تو اسم ذات کی اجازت کیلئے ان کے پاس حاضر ہوئے۔اس وقت آپ کی رفیقۂ حیات اور مولانا طاہر رضا صاحب اور ان کی زوجہ محترمہ اور مولانا قاری تسلیم صاحب آف اسلام

Marfat.com

آباد آپ کے ہمراہ تھے۔

مولانا طاہر صاحب کی زبانی علم ہوا کہ انہوں نے اسم ذات کی اجازت تو نہ دی لیکن قاری تسلیم صاحب اور مولانا طاہر صاحب کو دعا دی کہ اللہ تجھے کامیاب کرے جبکہ قبلہ استاذی المکرم رحمۃ اللہ علیہ کو اس دعا سے نوازا کہ "اللہ تجھے غوثوں اور قطبوں کا مرتبہ عطا فرمائے"

مزارات پر حاضری کیلئے زندگی کا طویل سفر

اپریل 2012ء میں ارادہ فرمایا کہ ضلع لیہ کے اولیاء کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے مزارات پر حاضری دی جائے اپنے ساتھ جامعہ کے دورہ حدیث کے طالب علم محمد رضوان یوسف آف ہیلاں کو تیار فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ تقریباً ایک ہفتہ کا دورہ ہے اپنے کپڑے وغیرہ ساتھ لے لینا اپنے ساتھی مولانا قاری رفیق انجم جلالی صاحب آف جھنگ کو فون کیا کہ پیر سہاگ شریف ضلع لیہ جانے کا ارادہ کیا ہے تم بھی تیار رہنا اور راستہ کی معلومات رکھنا اپنی بیماری کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سفر شروع فرمایا جھنگ قاری رفیق انجم جلالی صاحب کے پاس تشریف لے گئے۔ اگلی صبح حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہونے کے بعد پیر سہاگ شریف ضلع لیہ کا رخ فرمایا اور مولانا قاری رفیق انجم صاحب، محمد رضوان یوسف اور اپنے ڈرائیور محمد عامر سے مخاطب ہو کر سختی سے فرمایا کہ یہاں پر نہ کوئی استاد ہے اور نہ کوئی شاگرد ہے لہذا کسی خاص و عام شخص کو بھی میرا تعارف نہ کروانا لیکن جب پیر سہاگ شریف پہنچے اور حاضری دی تو وہاں کے سجادہ نشین خواجہ احمد حسن نقشبندی صاحب اور دیگر احباب کی آپ کی طرف توجہ اور آپکی عزت افزائی ناقابل بیان تھی جب آپ نے ان لوگوں

Marfat.com

کی اتنی توجہ اور عزت افزائی دیکھی تو اپنے ہم سفر قاری رفیق انجم صاحب سے غصہ کا اظہار کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ کہیں آپ نے حسب عادت میرا تعارف تو نہیں کروادیا انہوں نے عرض کیا کہ نہیں فرمانے لگے کہ

''ایہہ میرے سائیاں دا کرم اے''

یعنی حضرت کیلیانوالہ شریف والوں کی خصوصی توجہ ہے کہ لوگ اتنا احترام کرتے ہیں دوران سفر معلوم ہوا کہ اس علاقہ میں دربار پیر بارُو شریف والوں کے بہت سے مدرسے اور مسجدیں قائم ہیں۔ چوک اعظم کی اعظم مسجد میں علاقہ کا سب سے بڑا مدرسہ قائم ہے اور طلباء کی تعداد 500 کے قریب ہے۔ آپ خود مسجد میں تشریف فرما رہے اور اپنے تینوں ساتھیوں کو فرمایا کہ اوپر والی منزل پر جاؤ اور مدرسہ کی زیارت کرآؤ رات کے وقت دربار پیر بارُو شریف پہنچے اور وہاں پر خواجہ فقیر محمد باروی مدظلہ العالی تشریف فرما تھے جو بہت سادہ لباس میں اور سادہ سے حجرہ میں اور عام سی چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے ان کی زیارت سے دل بہت خوش ہوا کیونکہ اسلاف کی یادگار اور حقیقی بزرگ معلوم ہو رہے تھے آپ کی طرف انکی توجہ اور عزت افزائی بھی ناقابل بیان تھی انہوں نے اپنے پاس بٹھا کر کھانا کھلایا خود علالت کے باوجود اپنی بیماری اور کمزوری کی طرف توجہ نہ دی بلکہ استاد محترم اور ان کے ساتھیوں کے آرام کا بہت خیال فرمایا۔

صبح کے وقت خصوصی توجہ اور خصوصی دعاؤں سے انہیں رخصت کیا تو استاد محترم نے فرمایا کہ ''ایہہ سائیاں دی کرم نوازی اے'' یہی آپکی زندگی کا آخری طویل سفر تھا آپ کے ڈرائیور محمد عامر کا بیان ہے کہ استاد محترم جہاں کہیں بھی تشریف لے جاتے تو بہت زیادہ لوگ مجھ سے پوچھتے کہ یہ کونسے پیر صاحب ہیں کہاں کے سجادہ

Marfat.com

نشین ہیں اور بڑی عقیدت ومحبت کا اظہار کرتے آپ بھی لوگوں سے بڑی شفقت سے پیش آتے کسی کا دل ہرگز نہ دکھاتے۔ (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعۃً اللہ تعالیٰ نے آپ کو مرتبہ غوثیت عطا فرمایا ہوا تھا)

مہمان نوازی

آپ کی مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ آپکو ملنے والا ہر خاص وعام خالی واپس نہ جاتا اتنی مہمان نوازی فرماتے کہ آنے والا ہر شخص دیکھ کر حیران رہ جاتا یہاں تک کہ راقم الحروف (محمد عبدا لصبور سیالوی) ایک مرتبہ جامعہ میں موجود تھا غالباً نماز مغرب یا نماز عشاء کے بعد کا وقت تھا کہ ایک آدمی آیا اور جوڈھول اٹھائے ہوئے تھا آکر کہنے لگا کہ میرا نام صلابت ہے اور میں بُرج سے آیا ہوں مولوی صاحب سے ملنا ہے۔ میں اور دوسرے طالب علم اسکو دیکھ کر یہی سمجھے کہ ویسے رات گزارنا چاہتا ہوگا۔ ہم نے ٹال مٹول کی بہت کوشش کی۔

جب اس نے بہت زیادہ خواہش کا اظہار کیا تو میں نے قبلہ استاذی المکرم کو فون کیا کہ اس شکل وصورت کا آدمی آیا ہے صلابت اسکا نام ہے ڈھول اٹھائے ہوئے ہے تو آپ فرمانے لگے کہ یہ ہمارے گاؤں کا مراثی ہے اسکو اچھا بستر دو اور اچھا کھانا دو چائے وغیرہ کا اہتمام بھی کرو اسکو کسی شکایت کا موقع نہ ملے رات گزرنے کے بعد جب صبح ہوئی تو خود استاد محترم نے مجھے فون کیا اور فرمایا کہ مہمان کی رات کیسی گزری میں نے عرض کیا کہ بہت اچھی گزری ہے کھانا چائے بستر وغیرہ دیا ہے اور وہ بہت خوش ہے آپ نے فرمایا ابھی اس کا ناشتہ گھر سے آئے گا اور ساتھ کچھ رقم ہوگی وہ اسے دے دینا۔ گھر سے سپیشل ناشتہ تیار ہوکر آیا اور ساتھ دو یا تین سو روپے تھے جب اس نے ناشتہ کرلیا تو میں نے وہ رقم دی تو وہ بہت زیادہ خوش ہوا، جب آپ درس میں

Marfat.com

تشریف لائے تو پھر اسکے متعلق پوچھا کہ وہ مہمان خوش گیا ہے ناں؟ اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ایک گاؤں کے مراثی کی مہمان نوازی کا یہ عالم ہے تو دوسرے مہمانوں اور پھر علماء کرام اور مشائخ عظام اور پیران عظام کی مہمان نوازی کا عالم کیا ہو گا۔ یہاں تک کہ آپ کے تلامذہ سے معلوم ہوا کہ ابتداءً ایک مخصوص پریڈ ہوتا تھا جسمیں طلباء کو مہمان نوازی کے طریقے اور آداب سکھائے جاتے تھے.

قبلہ چن جی سرکار مدظلہ العالی کے فخریہ کلمات

ایک مرتبہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف پیر طریقت رہبر شریعت پیر سید عظمت علی شاہ صاحب دینگاہ تشریف لائے ،ویسے تو والد محترم کے سالانہ ختم پاک پر ہر سال تشریف لاتے ہیں۔ایک سال عرس کے موقع پر خطاب فرماتے ہوئے راقم الحروف نے خود آپکے یہ کلمات سنے کہ آپ نے فرمایا کہ صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب موجود ہیں اور علم میں یہ مجھ سے بہت زیادہ آگے ہیں، یعنی ان کا علم مجھ سے زیادہ ہے۔یہ آپ کے بعینہ الفاظ تو نہیں لیکن آپکے الفاظ کا مفہوم یہی ہے۔اس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ مرشد پاک کو اپنے مرید صادق پر کتنا فخر تھا۔

پروفیسر غلام نبی صاحب کیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے رفاقت

غالباً جنوری 2013ء میں پروفیسر غلام نبی صاحب کیلانی نقشبندی آف پھالیہ کا وصال ہوا تو اس موقعہ پر آپ بہت پر ملال ہوئے اور بہت زیادہ روتے ہوئے اظہار افسوس کیا۔راقم الحروف (محمد عبدا لصبور) نے خود دیکھا کہ

پروفیسر غلام نبی صاحب کے جنازہ پر آپ بہت زیادہ اظہارِ افسوس کر رہے ہیں۔اور چہرہ مبارک کی زیارت کے لئے بے تاب ہیں، بہت زیادہ بھیڑ اور ہجوم کیوجہ سے علامہ مولانا محمد الیاس منہاس صاحب نقشبندی کے ساتھ موٹر سائیکل پر بیٹھ کر چار پائی تک پہنچے اور رو رو کر چہرہ مبارک کی زیارت کی، بعد میں بھی کافی دیر تک روتے رہے اور ساتھ ساتھ فرمار ہے تھے کہ میرا سنگ ٹوٹ گیا ہے۔ پروفیسر غلام نبی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ پیر طریقت واقف رموز حقیقت مقبول بارگاہ رسالت حضرت علامہ مولانا پیر سید باقر علی شاہ صاحب المعروف اباجی حضور سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف کے منظور نظر تھے اور وفات سے کچھ ماہ قبل خرقہء خلافت سے بھی نوازے گئے تھے۔استاد محترم نے ان کے وصال کے بعد فرمایا کہ عرصہ بارہ سال سے پروفیسر صاحب سے میری رفاقت رہی اس 12 سالہ عرصہ میں جب بھی آستانہ عالیہ شریف پر حاضری دی ہے پروفیسر صاحب کی معیت میں ہی دی ہے، آج میری سنگت ٹوٹ گئی ہے۔ان کے جنازہ پر علامہ سلیم اللہ تابانی صاحب سے ملاقات پر بھی یہی الفاظ دہرائے کہ میری سنگت ٹوٹ گئی ہے۔پروفیسر صاحب کے بعد استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا قاری خالد محمود نقشبندی صاحب آف گوجرانوالہ کے ساتھ غالباً تین دفعہ آستانہ عالیہ شریف پر حاضری دی لیکن ایک دفعہ ملاقات ہوئی۔باقی دو دفعہ بغیر ملاقات کے ہی واپس لوٹے۔اس سنگ ٹوٹنے کا اتنا غم تھا کہ پروفیسر صاحب کے چالیسویں کے ختم سے پہلے ہی غم کی تاب نہ لاتے ہوئے اس دار فانی سے کوچ فرما کر اپنے سنگ سے جا ملے۔

پروفیسر صاحب سے آپ اپنا تعلق اس طرح بیان کرتے تھے کہ جتنے بھی پیران عظام سے

میرا تعلق ہے سب سے میں خود گفتگو کر لیتا ہوں لیکن ایک واحد ہستی قبلہ اباجی حضور کی ہے جن سے بات کرنے کیلئے مجھے کسی وسیلہ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ وسیلہ پروفیسر صاحب کی ذات ہے۔ پروفیسر غلام نبی صاحب راقم الحروف پر بھی بڑی شفقت فرماتے تھے جب بھی دینگاہ تشریف لاتے تو مجھے پوچھتے کہ کونسے اسباق پڑھ رہے ہو اور پھر تاکیدی حکم فرماتے کہ دورہ حدیث شریف صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب سے ہی کرنا کیونکہ دوسرے مدارس والے دورہ میں صرف کتاب سے گزارتے ہی ہیں خاص فائدہ نہیں ہوتا۔ لہذا دورۂ حدیث انہی استادوں سے کرنا اور احادیث کی کتابیں سبقاً سبقاً پڑھنا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات مزید بلند فرمائے۔ آمین

صاحبزادگان پر قبلہ اباجی حضور کی شفقت

صاحبزادہ محمد قدیس رضا صاحب اور صاحبزادہ محمد ومیض المصطفیٰ صاحب کو بیعت کے وقت قبلہ پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ آج تک کسی آدمی کو اس طرح بیعت ہوتے میں نے نہیں دیکھا جس طرح قبلہ اباجی حضور نے ان شہزادوں کو بیعت فرمایا اور آغوشِ شفقت میں لیا یہاں تک کہ دس وظائف خود ارشاد فرمائے (جبکہ دوسرے بیعت ہونے والوں کو اس طرح خود وظائف ارشاد نہیں فرماتے تھے بلکہ خادمین یہ فریضہ سرانجام دیتے ہیں) اور آئندہ مسجد میں نماز پنجگانہ کی تلقین بھی فرمائی۔

دینی کتب سے لگاؤ

جامعہ رضویہ ضیاء القرآن کی لائبریری آپکا کتابوں سے محبت ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جو بھی نایاب کتاب دیکھتے اسے ضرور حاصل کرنے کی کوشش فرماتے

Marfat.com

یہانتک کہ جب بھی لاہور تشریف لے جاتے خواہ کسی اور کام کیلئے ہی جاتے تو کتابوں کی مارکیٹ میں جانے کی ضرور خواہش فرماتے۔ جب بھی کراچی تشریف لے جاتے تو واپسی پر آپکی گاڑی کتابوں سے بھری ہوتی۔ صرف کتابیں اکٹھی کرنے کا شوق نہیں تھا بلکہ تمام کتابیں زیر مطالعہ تھیں اور کتابوں پر بڑے مخصوص انداز میں نوٹس لگاتے جس سے مسئلہ ڈھونڈنے میں بڑی آسانی ہوتی ہر کتاب کے شروع میں دولائنوں والے صفحات چسپاں کرواتے اوران پر نوٹس لکھتے۔

کتابوں کی حفاظت بھی آپ ہی کا خاصہ ہے لائبریری کے لئے بہت خوبصورت شاندار اور وسیع عمارت تعمیر کروائی۔ اور لکڑی کے کام کے لئے اچھے کاریگر کی تلاش فرمائی۔ راقم الحروف کو بھی حکم دیا کہ گجرات سے کسی اچھے کارپینٹر کا انتظام کرو۔ راقم گجرات سے بہت نامور کارپینٹر محمد صادق صاحب کو لے کر آیا تو اس کے ساتھ آپ خود اور خالد صاحب تشریف لے گئے اور اعلیٰ قسم کی لکڑی خریدی پھر جب مستری محمد صادق صاحب نے لائبریری کی الماریاں تیار کیں تو بہت ہی زیادہ خوش ہوئے اور اسکے فن کی تعریف کی اور اس سے گھر کا کام بھی کروایا۔

علماء کرام و مشائخ عظام و پیران عظام اور ہر خاص و عام مہمان جب لائبریری کی زیارت کرتے تو ہر ایک کی زبان سے بے ساختہ سبحان اللہ نکل جاتا۔ اور راقم الحروف نے خود علماء کی زبانی سنا ہے کہ کتابیں خرید تو ہر کوئی سکتا ہے لیکن کتابوں کی حفاظت صاحبزادہ صاحب کا ہی خاصہ ہے۔

پھر لائبریری میں کتابوں کی تزئین و ترتیب بھی آپ کا ہی خاصہ ہے ہر فن کی اور ہر مذہب کی کتابیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اگر کسی کتاب کی ضرورت ہوتی تو مجھے فرماتے یا

Marfat.com

کسی اور طالب علم کو فرماتے اگر ہمیں نہ ملتی تو فرماتے کہ فلاں الماری کے فلاں خانہ میں دیکھو جب ہم دیکھتے تو فوراً مل جاتی۔ بیماری کے باوجود آپکو ہر کتاب کا علم ہوتا کہ کہاں کہاں پڑی ہوئی ہے۔

جب کوئی مسئلہ پوچھتا تو فورا بغیر سوچے کے بتا دیتے اور ایک دفعہ طالب علموں سے دورانِ گفتگو فرمایا کہ جب میں مسئلہ کسی کو بتاتا ہوں تو ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے لائبریری کی کتابیں میرے آگے کھلی پڑی ہوئی ہیں اور میں اوپر سے دیکھ کر مسئلہ بیان کر رہا ہوں۔

ایک مرتبہ آستانہ عالیہ بندیال شریف سے جگر گوشہ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ ظفر الحق بندیالوی صاحب تشریف لائے انہوں نے جب لائبریری کا نظارہ کیا تو خواہش کا اظہار فرمایا کہ جس کارپینٹر نے الماریاں بنائی ہیں اسکو بندیال شریف بھیجو۔ میں (راقم) نے کارپینٹر صاحب سے بات کی پروگرام طے ہوا ہم لوگ طے شدہ پروگرام کے مطابق بندیال شریف حاضر ہو گئے۔ جب آپ کے استاد محترم استاذ المدرسین حضرت علامہ مولانا عبدالحق بندیالوی صاحب کو علم ہوا کہ ہم دینگاہ سے حاضر ہوئے ہیں۔ تو آپ نے ہماری بہت عزت افزائی فرمائی۔ اور ہمیں اپنے خاص حجرہ مبارکہ میں بٹھایا اور اپنے گھر سے خاص مہمان نوازی فرمائی یہ سب استاد محترم کا کرم ہے۔ اس سفر کا سارا خرچہ ہمیں استاد محترم نے اپنے پاس سے دیا اور اپنے استاد خانے کا کوئی خرچہ نہ ہونے دیا۔

استاد محترم مولانا محمد افضل صاحب کی زبانی علم ہوا کہ

☆ ایک دفعہ حضرت موصوف علیہ الرحمہ نے عیدگاہ میں بیٹھے ہوئے کسی آدمی

سے محو گفتگو خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے استاد محترم بھی اللہ کے ولی تھے اور میرے ساتھ جو سبق پڑھتے تھے ان میں بھی اکثر اللہ کے ولی ہوئے اور مجھ سے تعلیم حاصل کرنے والے شاگردوں میں سے بھی کئی شاگرد اللہ کے ولی ہیں، میں اس بات پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ مجھے اللہ نے ولیوں کا شاگرد، ولیوں کا ہم سبق اور ولیوں کا استاد بنایا ہے۔

☆ استاد محترم مولانا محمد افضل صاحب جامعہ رضویہ کے سابقہ منشی محمد افضال صاحب کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک اجنبی آدمی جامعہ رضویہ ضیاء القرآن میں آیا اور بڑی بے تابی سے قبلہ استاذی المکرم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق دریافت کرنے لگا کہ آپ کہاں ہیں جب اس سے اسکا تعارف پوچھا گیا تو اسنے بتایا کہ مجھے سرکار دوعالم رحمۃ اللعالمین آقا ﷺ کی زیارت ہوئی ہے اور آپ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ ڈنگہ میں رضاء المصطفیٰ صاحب کے پاس حاضری دو اور ان کی قدم بوسی کرو بس میں صرف اس حکم کی تعمیل کیلئے حاضر ہوا ہوں۔ چنانچہ جب اسکی قبلہ استاذی المکرم سے ملاقات ہوئی تو اس نے حاضری دے کر صرف قدم بوسی کی اور واپس چل دیا۔ کوئی پانی، چائے وغیرہ نہ پی اور کہا میں صرف آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کیلئے حاضر ہوا ہوں۔

؎ نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

☆ قبلہ استاذی المکرم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ فرمایا کہ میں بیت اللہ شریف میں حاضر تھا کہ خانہ کعبہ کے سامنے بیٹھے ہوئے مجھے خیال آیا کہ خانہ کعبہ ایک پتھروں

Marfat.com

کا گھر ہے آخر کیا وجہ ہے کہ ہر وقت لوگ دنیا کے ہر گوشے سے اس پتھروں کے گھر کی زیارت کیلئے آتے رہتے ہیں، اور ہر وقت یہاں پر زائرین کا ہجوم لگا رہتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اس خیال میں مجھے اونگھ آئی تو میں اس اونگھ میں اللہ کے پیارے محبوب ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا اور دیکھتا ہوں کہ نبی پاک ﷺ خانہ کعبہ کے اندر جلوہ گر ہیں اس سے میرا وہ خیال دور ہو گیا اور اللہ کے پیارے محبوب ﷺ نے اپنی زیارت سے مشرف کر کے واضح فرما دیا کہ لوگ اس گھر کی زیارت کے لئے کیوں آتے ہیں۔ اور میں سمجھ گیا کہ وہ صرف پتھروں کا گھر ہی نہیں بلکہ اسمیں تو اللہ کے پیارے محبوب ﷺ جلوہ فرما ہوتے ہیں۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو
غور سے سن تو رضا کعبے سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

آخری زیارت

جیسا کہ پہلے تحریر ہو چکا ہے کہ آپ کو مزارات اولیاء اللہ رضوان اللہ عنھم اجمعین پر حاضری کا انتہائی شوق تھا خصوصی طور پر جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد ضرور اس کا اہتمام فرماتے۔ وصال مبارک سے دس دن قبل جو جمعۃ المبارک تھا اس دن آپ نماز جمعہ پڑھنے کے بعد "مرزا طاہر" گاؤں میں ایک سید زادے پیر سید الف شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر تشریف لے گئے اور حاضری پیش کی بس یہی آپکی آخری حاضری تھی۔

Marfat.com

آخری جلسہ

17ربیع الاول کو جشن عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلہ میں جامعہ رضویہ ضیاء القرآن دینگاہ میں جلسہ تھا، جس میں استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا خادم حسین رضوی صاحب آف جامعہ نظامیہ لاہور کو خطاب کیلئے مدعو کیا ہوا تھا۔ وہ تشریف لائے اور آپ بھی علالت کے باوجود اس جلسہ میں تشریف فرما ہوئے۔ مولانا خادم حسین صاحب نے ناموسِ رسالت کے حوالے سے بڑا پُر مغز اور جامع خطاب فرمایا آپ سنکر بہت زیادہ خوش ہوئے جلسہ سے فارغ ہونیکے بعد ہم (مولانا محمد الیاس صاحب، محمد عبدالصبور اور جامعہ کے کچھ طالب علم) نے پوچھا کہ جلسہ کیسا ہوا ہے فرمانے لگے کہ بہت شاندار ہوا ہے اور بہت خوش تھے۔ اسکے علاوہ محرم الحرام ربیع الاول اور رجب المرجب میں طالبات کے جلسے کا بھی جامعہ میں اہتمام ہوتا ہے۔ اس سال بھی غالباً ربیع الاول کے پہلے اتوار کو طالبات کا جلسہ ہوا اور اس جلسہ میں وہ طالبات جو جامعہ سے اسناد حاصل کر چکی تھیں ان کی چادر پوشی بھی ہوئی ان طالبات میں آپکی بڑی صاحبزادی بھی شامل تھیں جنھوں نے دورۂ حدیث شریف کا امتحان دیا تھا اور ماشاء اللہ پہلی پوزیشن لیکر کامیاب ہوئی تھیں انکی بھی چادر پوشی فرمائی اور بہت زیادہ خوش نظر آرہے تھے۔ اور اللہ کا شکر ادا فرما رہے تھے کہ میری بیٹی بہت ذہین ہے، اور طالبات کے جامعہ کا سارا نظام اس نے سنبھالا ہوا ہے بڑے احسن انداز سے وہ اسکے معاملات سرانجام دے رہی ہے۔ آپ ان دنوں خوشی سے پھولے نہیں سمارہے تھے اللہ تعالیٰ آپکی اولاد کو صحیح معنوں میں آپ کا جانشین بنائے۔ آمین۔

جسوقت آپ اپنے شیخ طریقت کے در اقدس پر حاضر ہوتے تو آپ سراپا

Marfat.com

عجز و نیاز ہوتے ،اس سرزمین اقدس کا اس قدر احترام فرماتے کہ سر اٹھا کر اوپر دیکھتے بھی نہیں تھے قاری محمد یوسف صاحب نقشبندی کیلانی آف لوراں شریف گجرات کا کہنا ہے کہ میری ملاقات آپ سے حضرت کیلیانوالہ شریف میں اکثر ہوتی تو میں خاص طور پر آپکی جس ادا سے متاثر ہوتا تھا وہ آپکے چلنے کا انداز تھا ایسا دلکش انداز ہوتا کہ میرا جی چاہتا کہ آپ چلتے رہیں اور میں دیکھتا رہوں اس سے بڑھ کر میں نے آپکو اباجی حضور قبلہ پیر سید باقر علی شاہ صاحب کے حجرہ مبارک میں دیکھا تو میں دیکھتا ہی رہ گیا کہ آپ اس قدر سراپا عجز و نیاز تھے کہ اپنے شیخ طریقت کی بارگاہ میں آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری تھیں، زبان بالکل خاموش تھی۔

آستانہ عالیہ کیلیانوالہ شریف کے عرس مبارک پر جامعہ کے طلباء کو دو دن پہلے ہی بھیج دیتے کہ جا کر عرس مبارک کے انتظامات میں شامل ہوں۔اور جب طلباء روانہ ہوتے تو پہلے انہیں بھی یہی نصیحت فرماتے کہ اس بارگاہ کے ادب واحترام کو جان سے بڑھ کر ملحوظ خاطر رکھنا ہے۔

آپ کی زندگی کا آخری دن

3 فروری 2013ء بروز اتوار راقم الحروف حسب معمول جامعہ میں حاضر ہوا کلاس میں بیٹھا ہوا تھا اتفاقاً اس روز مولانا محمد الیاس صاحب مدرس جامعہ رضویہ ضیاء القرآن غیر حاضر تھے استاذی المکرم حضرت علامہ مولانا محمد افضل صاحب دو روز قبل (31 مارچ 2013ء کو) عمرہ شریف کیلئے چلے گئے تھے (جب جامعہ کے صدر مدرس مولانا محمد افضل صاحب کو عمرہ کیلئے قبلہ استاد محترم رحمۃ اللہ علیہ نے الوداعی تقریب میں الوداع کہا تو ساتھ یہ بھی فرمایا کہ محمد افضل میری صحت کیلئے دعا نہ کرنا بلکہ میرے ایمان

Marfat.com

کی سلامتی کیلئے دعا کرنا) 3 فروری کو راقم الحروف کلاس کو پڑھا رہا تھا تو منشی محمد عامر صاحب آئے اور کہا استاد محترم گھر میں تمہیں بلا رہے ہیں منشی محمد عامر اور شعبہ حفظ کے مدرس قاری شہباز علی سیالوی، اور راقم الحروف حاضر خدمت ہوئے۔ آپ کی طبیعت کافی ناساز تھی بڑی دھیمی آواز میں مجھے فرمایا کہ مولانا محمد الیاس صاحب کدھر ہیں میں نے عرض کی کہ غیر حاضر ہیں فرمانے لگے کہ مولانا محمد افضل صاحب عمرہ کیلئے گئے ہوئے ہیں وہ بھی ادھر موجود نہیں اور مولانا محمد الیاس بھی موجود نہیں اور میں بھی بیمار ہوں اور دو دن کے بعد 5 فروری کو مرکزی جامع مسجد عیدگاہ میں میلاد شریف کا جلسہ ہے لہذا تمام طلباء کو جمع کر کے سمجھا دو جلسہ کے تمام انتظامات میں دل کھول کر حصہ لیں اور اسکو اپنا جلسہ سمجھتے ہوئے اسکو کامیاب بنائیں ساری گفتگو کے بعد فرمایا کہ یہ کام کر لو گے میں نے عرض کیا کہ انشاء اللہ کر لیں گے۔

پھر اجازت فرمائی اور میں (راقم) جامعہ میں آ گیا اور تمام طلباء کو آپکا پیغام دیا لیکن ہمیں اس بات کا وہم و گمان بھی نہ گزرا کہ آپ کی زندگی کا آخری دن ہے کیونکہ اس سے قبل بھی آپ اس سے زیادہ بیمار ہوتے تھے میں (راقم) چھٹی کے بعد سہ پہر 4 بجے گھر آ گیا لیکن یہ خیال تک نہ تھا کہ استاد محترم تشریف لیجانے والے ہیں رات کو بارہ بجے جامعہ کے طالب علم شہزاد احمد سیالوی مرحوم و مغفور آف ڈھوک مراد اسکے بعد صاحبزادہ محمد قدیس رضا صاحب اور اسکے بعد محمد الیاس صاحب کا فون آیا جس سے اطلاع ہوئی کہ ہم یتیم ہو گئے ہیں۔

اس دن صبح کے وقت آپ نے اہلیان خانہ کو فرمایا کہ آج جیسی گھبراہٹ پہلے زندگی میں کبھی محسوس نہ ہوئی پھر ڈاکٹر محمد اسلم صاحب کو بلوا بھیجا۔ انہوں نے مشورہ

دیا کہ بہتر یہی ہے کہ CMH کھاریاں چلے جائے جوں جوں وقت گزرتا جارہا تھا گھبراہٹ بھڑتی جارہی تھی اسی حالت میں اپنے بڑے بیٹے محمد قدیس رضا صاحب سے مسواک منگوائی اور استعمال کی (حالانکہ اس سے پہلے برش استعمال کرتے تھے) اور بار بار گھر والے سارے افراد کو اپنے پاس بلواتے یہی چاہتے سارے میرے پاس بیٹھے رہیں۔

آپ کی زندگی کی آخری رات

(بروایت اہل خانہ)

3 فروری بروز اتوار غالباً نماز عصر کے بعد جامعہ کے طلباء اور قاری صاحب کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ سورۃ یٰسین شریف پڑھو اور مجھے پانی دم کر کے دو تمام طلباء نے پانچ پانچ بار یٰسین شریف پڑھی اور پانی دم کر کے پیش کیا اس سے قبل 3 فروری کی صبح اپنی رفیقۂ حیات کو فرمایا کہ آستانہ عالیہ کیلیانوالہ شریف اور آستانہ عالیہ معظم آباد شریف اور کچھ بزرگوں کے متعلق فرمایا کہ انکو فون کرو اور میرے لئے دعا کی درخواست کرو اہلیہ محترمہ نے فون کر دیئے اور دعا کروائی نماز عشاء کے بعد اپنے بیٹوں، بڑی بیٹی اور تمام اہلخانہ کو بلوایا اور بڑے بیٹے صاحبزادہ محمد قدیس رضا سے مخاطب ہوئے اور وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ نظام زیست اس طرح ہی چل رہا ہے کہ کوئی آتا ہے اور کوئی چلا جاتا ہے کہ مانگٹ شریف والے صاحبزادہ عبدالجلیل علی احمد رضا سلیمانی صاحب کے بچے ابھی چھوٹے ہی تھے کہ وہ دونوں میاں بیوی ایکسیڈنٹ سے فوت ہو گئے تو اللہ کے فضل سے ان کی اولاد نے سارا نظام سنبھال لیا ہے اس طرح آستانہ عالیہ بندیال

عالیہ بندیال شریف والے استاذی المکرم بھی ابھی چھوٹے ہی تھے تو ان کے والد محترم کا وصال ہو گیا، انہوں نے بھی نظام سنبھال لیا اسی طرح کی کچھ مثالیں دینے کے بعد فرمایا کہ قدیس بیٹا میری زندگی کا کوئی پتہ نہیں کہ کب ختم ہو جائے پریشان نہ ہونا تم بھی نظام سنبھال لو گے جامعہ رضویہ ضیاء القرآن اور مرکزی جامع مسجد عیدگاہ کی طرف سے خصوصی توجہ رکھنا اور اس کا نظام احسن انداز سے سنبھال لینا اور اپنی بہنوں کا بھی خاص خیال رکھنا اس دوران گھر والوں کو کہا کہ خاک شفا اور شہد پانی میں گھول کر دو اور وہ تھوڑا تھوڑا پیتے رہے اور اپنا موبائل فون قدیس صاحب کو دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ اپنے پاس رکھو ابھی تمہیں اسکی ضرورت پیش آئے گی اس میں سارے تعلق دار اور رشتہ داروں کے نمبر موجود ہیں پھر تمام اہل خانہ کو فرمایا کہ درود پاک پڑھو اور سارے درود پاک پڑھنے لگے اور خود بھی درود پاک پڑھنا شروع ہو گئے۔

آپ کے آخری الفاظ

درود پاک پڑھنے کے بعد تین مرتبہ اللہ ہو پڑھا اور کہا کہ یا اللہ مجھے معاف فرما دے اس کے بعد کوئی بات نہ کی اور سوموار کی رات تقریباً بارہ بجے داعیٔ اجل کو لبیک کہہ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اللہ آپ کی قبر انور پر لاتعداد رحمتوں کا نزول فرماتا رہے اور آپ کا فیض جاری و ساری فرمائے اور آپ کی اولاد کو جانشین حقیقی بنائے۔

وفات حسرت آیات

یہ جہاں رنگ و نیرنگ فناء کی زد میں ہے۔ دوام و بقاء صرف اس ذات

Marfat.com

واجب الوجود کو حاصل ہے جو حی و قیوم ہے۔علاوہ ازیں ہر شے مقررہ وقت پر اپنا وجود کھو دیتی ہے۔اس آئین الٰہی سے کوئی شے مستثنٰی نہیں ہے خواہ وہ آفتاب ہو یا ماہتاب، ستارے ہوں یا سیارے، شجر ہوں یا حجر، بحر ہوں یا بر، زمیں کی پستیاں ہوں یا آسمان کی بلندیاں الغرض ہر شے نے ایک روز اس دارِ فانی سے کوچ کر کے دارِ بقا کی جانب سدھار جانا ہے۔اس فطرتی اصول کے زیر اثر علم و عرفان کا یہ منبع اور نور ہدایت کا ستارۂ درخشاں (3 فروری 2013ء بمطابق ۲۱ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ بروز اتوار شبِ پیر 12 بجے رات) داعی اجل کو لبیک کہہ کر کے اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔جونہی 3 فروری کی تاریخ ختم ہوئی یہ آفتابِ علم بھی ساتھ ہی غروب ہو گیا۔

؎ اندھیرا چھا گیا بدلا زمانہ زمین اندر گیا علمی خزانہ

قبلہ استاد گرامی کے وصال کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔راقم کو جب علم ہوا تو ایسے محسوس ہوا جیسے میرے پاؤں تلے سے کسی نے زمین کھینچ لی ہو۔ایک سکتہ سا طاری ہو گیا، رات کو پہنچنے کا کوئی انتظام نہیں تھا۔بہت تیز آندھی کے ساتھ موسلادھار بارش تھی۔میرا موٹر سائیکل بھی پاس نہ تھا بلکہ وہ درس میں ہی تھا، اور اس وقت کوئی گاڑی بھی میسر نہ تھی، بہت مشکل سے رات کا بقیہ حصہ گزارا صبح اٹھتے ہی جامعہ میں حاضر ہوا لیکن اپنے آپ پر قابو پانا بہت مشکل تھا، اپنی یتیمی کا بہت زیادہ احساس ہو رہا تھا، جب اس کیفیت سے نکلا تو خود ہی میرے قدم استاد محترم کے دولت خانہ کی طرف اٹھے، وہاں جا کر معلوم ہوا کہ مولانا نعیم اللہ صاحب آف لالہ موسیٰ مولانا محمد الیاس منہاس صاحب آف دینگاہ، منشی محمد عامر صاحب اور دونوں صاحبزادوں صاحبزادہ محمد قدیس رضا صاحب اور محمد ومیض المصطفیٰ صاحب کے

ساتھ غسل سے فارغ ہو چکے ہیں، ان سے ملاقات کے بعد جب دونوں صاحبزادوں کو دیکھا کہ وہ عظیم صبر کا مظاہرہ کئے ہوئے ہیں تو انہیں دیکھ کر خود کو بھی صبر میں لایا۔ اور پھر انتظام وانصرام میں مصروف ہو گیا اللہ کریم ہم سب کو استادگرامی کے فیض سے متمتع فرمائے آپکے درجات مزید بلند فرمائے آمین۔

جنازے کے مناظر

موت العالم موت العالم آپ کی نماز جنازہ کا منظر ایک یادگار منظر تھا خصوصاً اہلیانِ دینگاہ کیلئے اس سے پہلے دینگاہ میں کسی جنازے کے موقع پر خلقِ خدا کا اسقدر ہجوم چشم فلک نے نہ دیکھا تھا۔ گویا کہ ایک ریلا تھا جو انسانوں کے ایک کثیر الافراد ہجوم کی صورت میں امڈ آیا تھا، ہر طرف اداس اداس چہرے، برستی آنکھیں نہ تھمنے والے آنسو ہر ایک کی دلی کیفیت کی غمازی کر رہے تھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ حضرت انسان کے ساتھ ساتھ ہر چیز گریاں و نالہ کناں تھی۔

سارے شہر کی تمام دکانیں بند تھیں سارا شہر ویران اور اجڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا یہانتک کہ تمام مکاتب فکر کے لوگوں نے بھی اس دن دکان وغیرہ کھولنا، کاروبار کرنا گوارا نہ کیا، اور انہوں نے جنازہ میں شرکت کی۔ شہر کے ہر اڈے سے لے کر عید گاہ اور جامعہ رضویہ کی طرف لوگوں کے ریلے امڈ رہے تھے۔ انسانوں کا جم غفیر متحرک نظر آ رہا تھا۔ ہر سو کلمہ طیبہ، قصیدہ بردہ شریف اور اللہ ہو کی صدائے بازگشت سنائی دے رہی تھی ایسے میں ہر شخص اس کوشش میں مصروف نظر آ رہا تھا کہ وہ جنازے کی چارپائی تک پہنچ کر چارپائی کو کندھا دینے سعادت حاصل کرے راقم الحروف بھی

Marfat.com

دائیں طرف کندھا دیئے ہوئے لوگوں کے ہجوم میں دبا ہوا تھا ایسے ہی سماں میں جنازہ مبارک مرکزی جامع مسجد عیدگاہ میں لایا گیا۔سب سے پہلے تلاوت اور پھر نعت شریف اور اسکے معاً بعد چند علماء کرام نے اپنی دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے آپکی خدمات دینیہ بیان کیں۔آپ کے وصال کے وقت سے لیکر دو دن تک مسلسل بارش رہی (پہلے دن کبھی بارش ہوتی کبھی رک جاتی جبکہ دوسرے دن مسلسل بارش رہی)۔

نماز جنازہ کے وقت ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہوگئی۔بہت اچھا اور پیارا سماں دکھائی دے رہا تھا،بارش کے باوجود مجمع تھا کہ بڑھتا ہی جارہا تھا،نماز جنازہ کے ہر شریک چہرے پر یہ تحریر واضح تھی کہ وہ اس عزم ویقین کے ساتھ آیا تھا کہ آپ کا جنازہ پڑھکر اپنے آپ کو بخشوا کر جائے گا، جنازے کی امامت آپ کے روحانی پیشوا سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف پیر طریقت حضرت علامہ مولانا پیر سید عظمت علی شاہ صاحب المعروف چن جی سرکار مدظلہ العالی نے کی۔جنازہ کی نماز ساڑھے تین بجے ہوئی اس سے قبل تقریباً دو بجے ہی جامعہ رضویہ ضیاء القرآن کے صحن میں زائرین کو آپ کی زیارت شروع کروادی اور نماز جنازہ کے بعد بھی زائرین و حاضرین کو زیارت کا موقع دیا گیا۔بے پناہ ہجوم کو سنبھالنا جان جوکھوں کا کام تھا لیکن پھر بھی ہجوم کو کنٹرول کرلیا گیا،اس میں راقم الحروف،مولانا محمد الیاس صاحب،قاری روشن دین صاحب ، اور ان کے ساتھ جامعہ کے طلباء اور شہر کے کچھ لوگوں نے چارپائی کے اوپر لوگوں کو گرنے سے بچایا۔یہ زیارت آپ کے وصال فرمانے کے تقریباً 15 گھنٹے بعد کروائی گئی پھر بھی آپکا چہرہ مبارک ایسا تروتازہ تھا گمان ہوتا تھا

Marfat.com

کہ آپ سو رہے ہیں۔ چہرے پر گلاب کی سی کھلکھلاہٹ، شبنم کی سی تازگی، کلیوں کا سا تبسم محو خواب محسوس ہو رہے تھے۔ زیارت کرنے والوں کی زبان سے بے ساختہ نعرے نکل رہے تھے۔ زیارت سے فراغت کے بعد آپکی چارپائی کو مرقد مبارک کی طرف لایا گیا اور قصیدہ بردہ شریف کی گونج میں مولانا مفتی محمد احمد رضا سیالوی صاحب آف کراچی، مولانا محمد ریاض صاحب آف گوجرانوالہ، صاحبزادہ محمد قدیس رضا صاحب، مولانا محمد الیاس صاحب اور قاری محمد بلال صاحب آف ٹبی چاند نے قبر مبارک میں اتارا۔ قبر مبارک میں آپکی وصیت کے مطابق مدینہ منورہ سے لائے ہوئے تبرکات بھی رکھے گئے اور پیشانی مبارک پر غلاف کعبہ مبارک کا ٹکڑا بھی سجایا گیا۔

انداز تدریس

آپ کے پڑھانے کا انداز اسقدر دلکش تھا کہ طلباء کے ذہن تک کتاب کے علمی نکات کو اسطرح پہنچا دیتے کہ کمزور سے کمزور طالبعلم بھی بڑی آسانی سے مشکل سے مشکل بات کو سمجھ لیا کرتے۔

☆ دوبارہ پوچھنے پر عام مدرسین کی طرح ڈانٹا نہیں کرتے تھے بلکہ جتنی بار طالب علم کو ضرورت ہوتی آپ نہایت حلیمی سے بیان فرمایا کرتے تھے بلکہ اکثر فرمایا کرتے کہ سبق پورا سمجھکر میرے پاس سے اٹھا کریں۔

☆ درسی کتب کی تقاریر طلباء کی ذہنی استعداد کے مطابق ہوا کرتیں۔ اگر کوئی متن پڑھنا چاہتا تو متن پر ایسی مغز تقریر فرماتے جس سے متن کی تمام لطافتیں کھل

Marfat.com

کر سامنے آجاتیں اگر کوئی خارجی تقاریر ہوتیں تو پھر ان کی بھی مکمل تشفی فرماتے۔

☆ فقہی مسائل پر اسقدر عبور حاصل تھا کہ کوئی مشکل سے مشکل مسئلہ پوچھتا تو فورًا اس کا حل فرما دیتے، بعض اوقات فورًا ازبانی عربی عبارت پڑھکر وہ مسئلہ حل فرما دیتے۔

☆ جب آپ منطق پڑھا رہے ہوتے تو یوں لگتا جیسے کوئی سیل پیکراں کسی صحراء کو سیراب کرتا ہوا اپنا راستہ خود متعین کر کے منزل کی طرف رواں دواں ہے۔علم منطق آپ کا پسندیدہ مضمون تھا۔

☆ آپ کے پاس کتب کا ذخیرہ تھا۔لیکن بیماری کے سبب اگر مطالعہ نہ کر سکتے تو پھر بھی جب سبق پڑھاتے تو پڑھانے میں آپ کو کوئی مشکل پیش نہ آتی۔اکثر اوقات بغیر مطالعہ کے ہی پڑھاتے تھے۔

☆ آپ ہمیشہ حدیث کا سبق باوضو رہ کر اکثر عمامہ شریف پہن کر پڑھاتے اور طلباء کو احترام علم کی بہت زیادہ تلقین فرماتے۔

☆ طلباء سے جو بات آپکو سخت ناگوار گزرتی وہ ان کا چھٹی کرنا تھا۔آپ فرماتے کہ طلباء کا ایک ناغے سے جو نقصان ہوتا ہے اسکی تلافی عمر بھر نہیں ہوسکتی، اس کے باوجود جب کوئی طالبعلم چھٹی مانگتا تو چھٹی دے دیتے کیونکہ آپ فرماتے کہ جب طالبعلم ذہنی طور پر چھٹی کیلئے تیار ہو جاتا ہے تو پھر اسکو روکنا نہیں چاہیے کیونکہ اسطرح وہ کم ازکم دو تین دن ذہنی طور پر سبق میں صحیح توجہ نہیں دے سکتا اس سے بہتر ہے کہ وہ چھٹی ہی کرلے۔

☆ راقم الحروف ابتداء میں استاذی المکرم مولانا محمد افضل صاحب مدظلہ العالی

Marfat.com

سے پڑھتا تھا اور حضرت موصوف ﷺ سے پڑھنے سے ڈرتا تھا لیکن جب بڑی کتابوں کے اسباق قبلہ حضرت موصوف سے پڑھے تو پڑھنے کا لطف دوبالا ہو گیا۔ اور خیال آیا کہ کاش پہلے اسباق بھی قبلہ استاذی المکرم سے ہی پڑھے ہوتے۔

راقم الحروف پر کرم نوازیاں:

راقم الحروف (محمد عبدالصبور) پر استاد محترم کی بے پناہ شفقتیں نوازشیں اور عنایتیں ہیں۔ بیان کرنے سے زبان اور تحریر کرنے سے قلم قاصر ہے لیکن میں ڈرتا ہوں کہ کہیں احسان فراموشوں کی صف میں نہ شامل ہو جاؤں۔

اپنی مختصر سی داستان پیشِ خدمت ہے۔ سب سے پہلے میں نے میٹرک کا امتحان دیا اسکے بعد تقریباً سوا دو سال کے عرصہ میں استاذی المکرم قبلہ الحافظ القاری علی محمد صاحب جلالی رحمۃ اللہ علیہ سے جامعہ صدیقیہ رضویہ انوار القرآن شاہدولہ روڈ گجرات میں قرآن پاک حفظ مکمل کیا۔

اسکے بعد اپنے نانا جان حضرت علامہ مولانا محمد عارف صاحب سیالوی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ فارسی کے مایۂ ناز استاد تھے۔ ان سے فارسی ایک سال پڑھی۔ پھر والد محترم حضرت علامہ مولانا خلیل الرحمن محمد طیب سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے صرف ونحو کی ابتداء کی۔ خدا کی قدرت کہ والدِ محترم رحمۃ اللہ علیہ جلد ہی دارِ فانی سے وصال فرما گئے۔ پھر میں در بدر ہو گیا، کچھ دن جامعہ مدینۃ العلم گوجرانوالہ میں رہا اور کچھ دن دارالعلوم محمدیہ اہلسنت مانگا منڈی لاہور میں رہا۔ اسکے بعد استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا پیر سید محمد یعقوب شاہ ﷺ آستانہ عالیہ کیرانوالہ سیداں شریف

Marfat.com

کے بلانے پر ان کے پاس کچھ عرصہ گزرا۔لیکن ابتدائی اسباق میں ہی ان کا بھی وعدہ آگیا اور وہ بھی وصال فرما گئے۔

اس کے بعد بہت زیادہ پریشانی ہوئی کسی کام کو جی نہ چاہے آخر کار نانا جان رحمۃ اللہ علیہ نے حکم فرمایا کہ اپنے حفظ کے استاد محترم سے مشورہ کرو کہ کیا کرنا چاہیے۔ آپکے حکم سے میں استاد محترم کی بارگاہ میں حاضر ہوا ساری صورت حال آپ کے گوش گزار کی تو آپ نے عظیم شفقت فرمائی اور فرمایا کہ جہاں میں خود پڑھتا رہا ہوں اور پڑھاتا رہا ہوں تمہیں وہاں پر چھوڑ آتا ہوں گھر آکر بتایا تو نانا جان بھی اس بات پر رضامند ہو گئے۔آخر کار دن اور وقت طے ہو گیا اور تیاری کی اور استاد محترم کے ساتھ دینگاہ کی طرف رختِ سفر باندھا۔ظہر کی نماز کے بعد جامعہ رضویہ ضیاء القرآن دینگاہ میں پہنچے تو یہ وقت قبلہ استاذی المکرم حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب کے آرام کا وقت ہوتا تھا۔جامعہ رضویہ کے منشی محمد افضال صاحب سے ہماری ملاقات ہوئی تو منشی صاحب نے ہماری اطلاع گھر بھیجی۔جب استاذی المکرم رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو فوراً جامعہ میں تشریف لے آئے کیونکہ میرے استاد محترم حضرت علامہ مولانا قاری علی محمد صاحب جلالی رحمۃ اللہ علیہ استاذی المکرم حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب کے بھی ناظرہ قرآن پاک کے استاد تھے۔اسلئے آپ اپنے استاد محترم کا سنکر اپنے آرام کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جامعہ رضویہ کے اپنے مخصوص کمرہ میں تشریف فرما ہو گئے۔

تو قبلہ قاری صاحب نے میرے آباؤ اجداد کے حوالے سے میرا تعارف کرواتے ہوئے میرے داخلے کیلئے فرمایا تو قبلہ استاذی المکرم رحمۃ اللہ علیہ نے کمال

Marfat.com

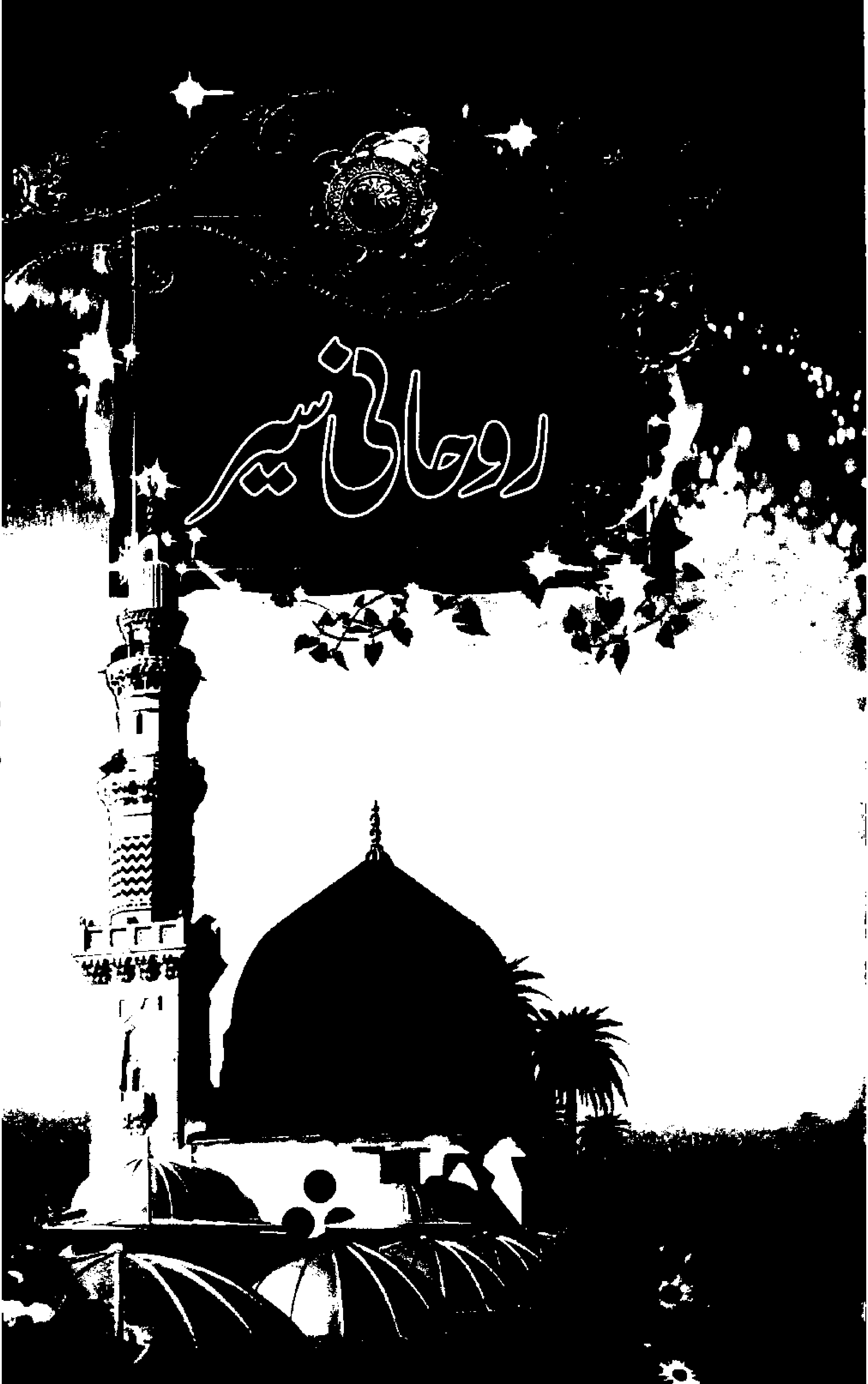

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رایت یقظا فی النہو راول خلق، سید البشر
حبیب اللہ، نور رب العالمین ﷺ انہ ﷺ یعم
عمامۃ قائما فی المسجد النبوی القدیمی ثم
توجہ الینا ورایت الحسن الکل ثم صلی
صلوٰۃ المغرب والمسجد مملوئۃ بالصحابۃ
وکنت فی الصف الثامنہ ثم بعد صلوٰۃ
دخل ﷺ فی حجرۃ عائشۃ وھی فی یسارِ المسجد
وکان ھذہ الواقعہ عند المغرب فی المدرسۃ

(ماخوذ از ذاتی یادداشت قبلہ استاذی المکرم رحمۃ اللہ علیہ)

8 جون 1996 بمطابق 21 محرم 1417ھ 24 جیٹھ بروز ہفتہ

Marfat.com

(الحمد للہ) میں نے کئی مرتبہ اول الخلق، سید البشر، حبیب اللہ نور رب العالمین ﷺ کی بیداری کی حالت میں زیارت کی۔

ایک مرتبہ مغرب کے وقت میں مدرسہ (جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ) میں تھا اور بیداری میں دیکھا کہ قدیمی مسجد نبوی شریف میں پہنچ گیا ہوں اور حضور پاک ﷺ کھڑے ہو کر سرِ اقدس پر عمامہ شریف باندھ رہے ہیں پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف رخِ انور فرمایا اور میں نے حسنِ سراپا کی زیارت کی۔ پھر سرورِ دو عالم ﷺ نے نماز مغرب پڑھائی اور مسجد شریف صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین سے بھری ہوئی ہے۔ میں آٹھویں صف میں ہوں پھر نماز کے بعد آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا کے حجرہ شریف میں تشریف لے گئے جو کہ مسجد شریف کی بائیں جانب ہے۔

(وللہ الحمد والمنۃ)

(مترجم: مولانا محمد افضل صاحب کیلانی مدظلہ العالی)

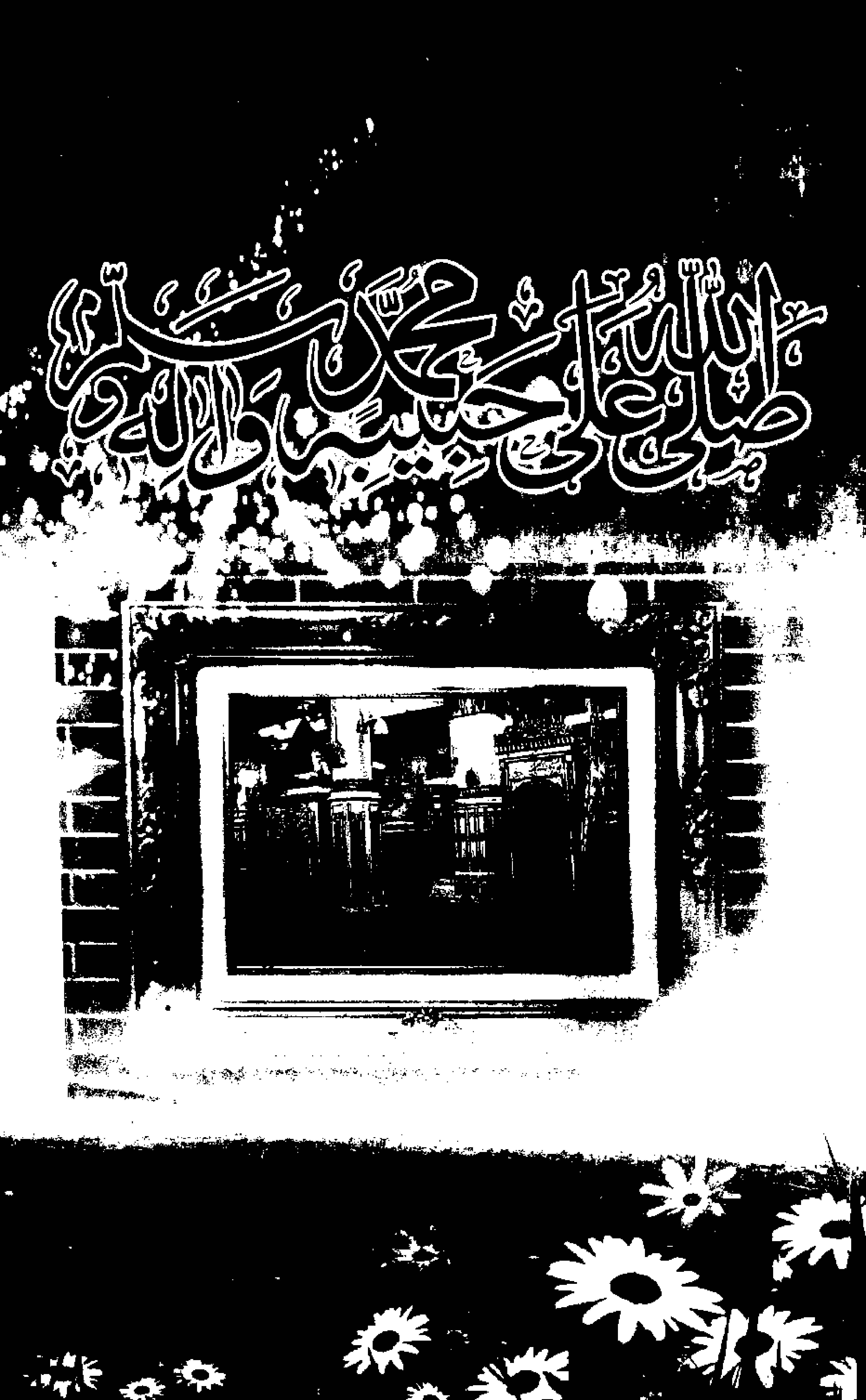
صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

شفقت کا اظہار فرماتے ہوئے فوراً مجھے داخل فرمالیا۔

غالباً یہ 2002ء کی بات ہے۔ مجاہد ملت حضرت علامہ مولانا حافظ ابوالضیاء محمد حنیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے تین ماہ بعد اور محمد اکرم صاحب کی وفات کے کچھ دن بعد میں داخل ہوا۔ اس وقت آپ بلکل تندرست اور صحت یاب ہوتے تھے جامعہ کے صحن میں بیٹھ کر قاری روشن دین صاحب اور عمران سیالوی صاحب کی کلاس کو پڑھاتے تھے تو آپکی آواز سارے جامعہ میں گونجتی تھی۔

آپ نے شعبہ کتب کے صدر مدرس استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد افضل صاحب کیلانی کے پاس عامہ کی کلاس میں مجھے بٹھایا۔ ان کے پڑھانے کا انداز بہت پیارا ہے جس کی وجہ میرا دل اس جامعہ میں لگ گیا، آپ سے صرف ونحو پڑھنا شروع کر دی لیکن کچھ عرصہ کے بعد استاد محترم مولانا محمد افضل صاحب نے کویت کی تیاری کی اور ایک سال کی چھٹی لے کر کویت چلے گئے۔ اس عرصہ میں قبلہ استاذی المکرم رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنی آغوش شفقت میں لیا اور کمال شفقت کا اظہار فرماتے مجھے از سرِ نو صرف ونحو خود پڑھائی۔

جب استاد محترم مولانا محمد افضل صاحب کویت روانہ ہوئے تو ہماری کلاس اس سوچ میں تھی کہ اب ہم کس سے پڑھیں گے کیونکہ سارے طالب علم بڑے استاد گرامی سے ڈرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ بڑے استاد صاحب اسباق پڑھاتے وقت جو تقریر کرتے ہیں وہ بڑی مشکل ہوتی ہے، عام فہم نہیں ہوتی۔ اسلئے کوئی طالب علم بھی ان سے پڑھنے کیلئے تیار نہ تھا لیکن جب بڑے استاد محترم نے پڑھانا شروع فرمایا تو ہماری پڑھائی کو چار چاند لگا دیئے اتنا آسان فہم تھا کہ بڑی آسانی سے یاد ہو جاتا۔

Marfat.com

خصوصاً میری طرف آپ خصوصی توجہ دیتے اور شفقت فرماتے۔ کلاس سے چند ذہین لڑکوں کی کلاس میں مجھے شامل کیا اور خود پڑھایا۔ آخر کار کلاس سے میں اکیلا ہی رہ گیا تو گا ہے بگا ہے مجھے فرماتے رہتے کہ اپنا اور کوئی ساتھی تلاش کرو بلکہ یہانتک بھی فرماتے کہ باہر سے یعنی اپنے محلے یا علاقے سے کسی ذہین طالب علم کو یہاںپر داخل ہونیکی دعوت دو اور وہ تمہارے ساتھ پڑھے تا کہ تمہارے تکرار اور مطالعہ میں آسانی ہو۔

آپکی عنایات بیان سے باہر ہیں، کاغذ اور قلم اس کا احاطہ نہیں کر سکتے، مجھے نحو میر پڑھائی تو ایسے انداز سے پڑھائی کہ نحو کی اور کسی کتاب کی حاجت ہی نہ رہی نحو میر ختم کرنیکے بعد میں نے عرض کیا کہ ھدایۃ النحو بھی پڑھا دیں تو فرمایا کہ میں نے جس طرح نحو میر پڑھادی ہے۔ ھدایۃ النحو کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی۔ واقعۃً ہی جب میں نے ھدایۃ النحو دیکھی تو مجھے ایسے ہی محسوس ہوا جیسے میں نے پہلے ہی پڑھی ہوئی ہے۔

سال کے بعد جب استاد محترم مولانا محمد افضل صاحب واپس تشریف لائے پڑھانا شروع فرمایا پھر بھی آپ نے خاص طور پر مجھے اپنے سایۂ شفقت میں ہی رکھا اور دامنِ شفقت میں لے کر خود پڑھاتے رہے۔ ایک آدھ سبق مولانا محمد افضل صاحب کے پاس ہوتے لیکن زیادہ اسباق مجھے خود ہی پڑھاتے۔

میں تو اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ میں آپ کے پاس بیٹھوں لیکن اللہ تعالیٰ نے جن کو علم کی نعمت سے نوازا ہوتا ہے ان کو وسعتِ قلبی بھی اس قدر عطا فرما دیتا ہے کہ وہ مجھ جیسے نکموں اور ناکاروں کو بھی اپنے سینے سے لگا کر رکھتے ہیں۔

Marfat.com

ویسے تو قبلہ استاذی المکرم دورۂ حدیث کی کلاس کو کسی دوسرے مدرسہ میں بھیجتے تھے لیکن جب ناچیز راقم الحروف دورۂ حدیث کی کلاس کو پہنچا تو کمال شفقت اور محبت کا اظہار فرماتے ہوئے اپنے پاس ہی رکھا اور خود پڑھانا شروع فرمایا یہانتک کہ اگلے سال جب دوسری کلاس نے دورۂ حدیث شریف پڑھنے کی درخواست پیش کی تو رضامند نہ ہوئے اور فرمایا کہ "میں تو مولوی محمد عبدا لصبور کیلئے ہی فکس ہوں" یعنی صرف اسے ہی پڑھاؤں گا۔

آپکی شفقتیں اور عنایتیں شمار سے باہر ہیں۔اللہ تعالٰی آپ پر لاتعداد رحمتوں کا نزول فرمائے جب ناچیز نے دورۂ حدیث کی کتابیں پڑھنا شروع کیں۔تو آپ نے استاذی المکرم مولانا محمد افضل صاحب سے مشورہ کیا اور مجھے فرمایا کہ مدرسہ میں عامہ کی کلاس کو پڑھانا شروع کردو کیونکہ جب کچھ عرصہ ہمارے پاس رہ کر پڑھا لوگے تو اس کے بعد کسی دوسری جگہ پڑھانا آسان ہوجائیگا۔آپکے کے حکم کے مطابق کلاس عامہ کو پڑھانا شروع کیا تو پڑھتے وقت جو کمی رہ گئی تھی اس کا ازالہ ہونا نظر آیا۔اور جو کتاب نہیں پڑھی تھی اسکا پڑھانا بھی کوئی مشکل محسوس نہ ہوا یہ بھی آپکی نظر عنایت ہے۔ایک دفعہ آپ قاری محمد شریف سیالوی صاحب سے جامعہ کے معاملات کے بارے میں کچھ مشاورت فرمارہے تھے تو مجھے بھی بلالیا اور اپنے پاس بٹھا کر فرمانے لگے کہ تم بھی کچھ مشورہ وغیرہ دیا کرو۔

دورانِ تعلیم ہی استاد محترم مولانا محمد افضل صاحب نے اپنی بھتیجی کے ساتھ راقم کا نکاح کردیا۔چونکہ میری زوجہ بھی قبلہ استاذی المکرم رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردہ ہے تو شادی کے کچھ عرصہ بعد مجھے فرمایا کہ مولوی محمد عبدا لصبور اپنی بیوی کو گھر پر فارغ نہ بٹھادینا

Marfat.com

بلکہ اسے تدریس پر لگا دینا کیونکہ اگر اس نے پڑھی ہوئی کتابیں نہ پڑھائیں تو پھر وہ بھول جائے گی، بلکہ وصال فرمانے کے چند دن بعد راقم الحروف کی بیوی کو خواب میں زیارت ہوئی تو استاذی المکرم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو نے جو کچھ پڑھا ہوا ہے جب لوگوں کو پڑھاتی ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں یا نہیں۔ تو جواب میں اس نے کہا کہ لوگ بڑے خوش ہوتے ہیں۔ اس پر آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا۔

راقم الحروف نے شادی کے تقریباً ایک سال بعد جب گھر والوں سے رہائش علیحدہ اختیار کی تو پھر روزانہ مدرسہ میں آنے جانے کا سلسلہ شروع ہو گیا پھر بھی آپ نے اپنی شفقت کا اظہار فرماتے ہوئے وصال مبارک سے تین چار ماہ پہلے مجھ سے پوچھا کہ تمہارا آنے جانے کا خرچ کتنا ہو جاتا ہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ موٹر سائیکل پر گاڑی کی نسبت تقریباً ایک ہزار روپے کا فرق پڑتا ہے۔ آپ نے منشی محمد عامر صاحب کو فرمایا کہ محمد عبد الصبور کے مقررہ وظیفہ سے زائد آنے جانے کا خرچ بھی اسے دیا کرو جبکہ اپنی زندگی کے آخری تین ماہ مجھے مقررہ وظیفہ سے زائد آنے جانے کا خرچ بھی عطا فرماتے رہے۔ گویا جامعہ میں داخلہ لینے سے لیکر آخری دم تک مجھ پر عنایات کی بارش ہوتی رہی۔ آپ کے حسن اخلاق کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے، کہ ہر کوئی خاص و عام ملنے والا یہی کہے گا کہ آپ مجھ سے دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ شفقت فرماتے تھے۔

Marfat.com

حرف آخر

ایکدفعہ راقم الحروف اور مولانا قاری محمد آصف صاحب صدیقی سیالوی آف گجرات اور قبلہ استاذی المکرم رحمۃ اللہ علیہ کہیں بیٹھے ہوئے تھے اور قاری محمد آصف صاحب نے آپکو سوانح حیات کے متعلق کوئی بات کہی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے استاد محترم آف حاصلانوالہ شریف کی سوانح حیات انکے پاس بیٹھ کر ان سے پوچھ پوچھ کر آپ کی حیات مبارکہ میں ہی لکھ دی تھی اب میری مولوی محمد عبدالصبور ہی لکھے گا اسکے بعد میں نے بھی آپ سے پوچھ پوچھ کر لکھنا شروع کردیا ورنہ میں کہاں اور وہ کہاں میری کیا حیثیت کہ آپکے متعلق کچھ لکھ سکوں

؎ من آنم کہ من دانم

آپ کی نظر عنائت سے 23 جمادی الاول 1432ھ بمطابق 27 اپریل 2011ء بروز بدھ نماز مغرب کے بعد جامعہ رضویہ ضیاء القرآن کے سٹیج پر بیٹھ کر علامہ مولانا محمد الیاس کے ہمراہ اس کار خیر کا آغاز کیا اور 14 جمادی الاول 1434 بمطابق یکم اپریل 2013ء بعد از نماز مغرب تحریر مکمل ہوئی آخر میں استدعا کہ

؎ قلم سے کہیں گر ہوئی ہو خطا
کریں اس کی اصلاح اہل صفا

فقط

ذرہ خاک نعال پیر سیال لجپال
احقر الانام محمد عبدالصبور سیالوی

(مدرس جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ)

تاثرات

از علماء اکرام

و

مشائخ عظام

Marfat.com

جگر گوشہ سلطان العلماء استاذ العلماء

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ عبدالصمد عابد صاحب

سجادہ نشین آستانہ عالیہ عالیہ چشتیہ نقشبندیہ حاصلانوالہ شریف۔ ضلع منڈی بہاوالدین

برادر مکرم استاذ العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ بلند پایہ عالم دین، عظیم عاشق رسول ﷺ تھے، دین مصطفی ﷺ کی اشاعت اور عقیدۂ حق اہلسنت و جماعت کے فروغ اور نظام مصطفی ﷺ کے عملی نفاذ اور مقام مصطفی ﷺ کے تحفظ کیلئے ان کی گراں قدر خدمات ملی و دینی تاریخ کا حصہ بن چکی ہیں۔آپ نے درس و تدریس کیساتھ اور تبلیغی پروگراموں کے ذریعے براہ راست عام شہریوں کی مسلکی اور دینی لحاظ سے جس انداز سے تربیت فرمائی یہ انہی کا حصہ اور انہی کا خاصہ ہے کہ مختلف درگاہوں کے مریدین اور عقیدت مند اپنے علاقہ میں بالخصوص اپنے شہر میں آپ ہی کو اپنا مرشد و دینی رہنما تسلیم کرتے تھے، آپکے وصال پر شہر کے علماء، عوام اور تاجر حضرات نے آپ کے ساتھ اظہار عقیدت کر کے اس بات کو عملی طور پر ثابت کیا ہے کہ عالم کی موت عالَم کی موت کے مصداق ہے آپ کا وصال بہت بڑا حادثہ ہے، آپ کے سانحۂ ارتحال پر مجھ پر جو گزری بیان نہیں کر سکتا اس لئے کہ میرے والد گرامی استاذ الاساتذہ حضرت علامہ سلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ صاحبزادہ صاحب کا جو رشتہ اور تعلق تھا وہ فخر سے بیان کرتے تھے، والدِ گرامی کے تلامذہ میں سے سب سے زیادہ قریب تھے، اس نسبت کو ساری زندگی قائم رکھا اور تعلق نبھایا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ آپکی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے، آپکے خاندان، تلامذہ عقید تمندوں اور عوامِ اہلسنت کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پیرِ طریقت قبلہ پیر سید نوید الحسن شاہ مشہدی صاحب

سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھکھی شریف

شیخ الحدیث استاذ العلما صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ نقشبندی نور اللہ مرقدہ ایک ماہر تدریس عظیم مبلغ، شاندار مصلح اور نامور مجاہد مسلک رضا تھے اللہ تعالیٰ ان کو جوارِ رحمت کے اندر جگہ عطا فرمائے۔

پیرِ طریقت حضرت علامہ

مولانا صاحبزادہ پیر محمد معظم الحق صاحب

آستانہ عالیہ معظم آباد شریف

میرے برادرِ مکرم عالم اجل فاضل محقق، فقیہہ عصر حضرت علامہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ نور اللہ مرقدہ اپنے دور کے دردمند، وسیع الظرف اور نسبتوں کے امین عالم دین تھے۔ ایک ہمہ جہت شخصیت تھے، ادارہ کو کامیاب، مضبوط اور فعال بنانے میں انکی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ رب کریم کی بارگاہ ناز میں میری التجا ہے وہ کریم و رحیم رب محمد رضاء المصطفےٰ رحمۃ اللہ علیہ کو جنت الفردوس میں مزید رحمتوں سے نوازے۔

Marfat.com

مجاہد اہلسنت حضرت علامہ

صاحبزادہ پیر سید محفوظ شاہ مشہدی صاحب

آستانہ عالیہ بھکھی شریف جمعیت علماء پاکستان سواد اعظم

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد رضا المصطفیٰ ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ عرصہ تقریباً 5 سال سے بیمار تھے مگر دارالعلوم کے انتظام و انصرام اور تدریس درس نظامی میں نہائت منہمک تھے۔

انکے والد گرامی حضرت علامہ مولانا محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ میرے والدِ محترم حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے محبوب شاگرد تھے انکی جانشینی میں سے ایک بڑا خلاء پیدا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ انکے عظیم بھائیوں اور بچوں کو انکا مشن جاری رکھنے کی توفیق ارزانی فرمائے اللہ تعالیٰ اور اسکے حبیب ہم اہلسنت کے تمام خدام کی اعانت فرمائے (آمین)

حضرت صاحبزادہ پیر قاضی محمد محمود قادری صاحب

سجادہ نشین دربار عالیہ اعوان شریف گجرات

موت العالِم موت العالَم

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال مبارک سے عالم اسلام ایک عظیم عالم دین اور عاشق رسول سے محروم ہو گیا ہے

حضرت صاحبزادہ صاحب ایک جید عالم دین اور بہت عمدہ مدرس اور خطیب بھی تھے آپ نے اپنی پوری زندگی درس وتدریس میں گزاری اپنے والدِ گرامی مفکر اہلسنت حضرت علامہ مولانا حافظ محمد حنیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح جانشین تھے۔

دعا گو ہوں کہ رب العزت اپنے محبوب علیہ السلام کے طفیل آپکے درجات بلند کرے اور آپکے صاحبزادگان کو آپ کا مشن پورا کرنے کی اور آپکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

مجاہد اہل سنت حضرت علامہ مولانا

پیر محمد افضل قادری صاحب

سجادہ نشین آستانہ عالیہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی حبیبہ

سیدنا و مولانا محمد و علی الہ واصحبہ اجمعین

امابعد

صاحبزادہ والا شان حضرت علامہ صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد گرامی، عالم ربانی حضرت مولانا حافظ محمد حنیف صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح معنوں میں خلف الرشید تھے۔

حضرت مولانا حافظ محمد حنیف صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے ڈنگہ میں جامعہ رضویہ القرآن کے نام سے شاندار دینی درسگاہ قائم فرمائی، سینکڑوں ہزاروں

Marfat.com

رجال پیدا کئے، مساجد، مدارس اور خانقاہوں میں آپکے سینکڑوں شاگردوں نے دین اسلام کی شاندار خدمات انجام دیں اور اپنے علاقہ میں چاروں اطراف سے مسلک حق اہل سنت و جماعت کی بالادستی قائم کی، ہر فتنہ کا مردانہ وار مقابلہ کیا، اللہ تعالیٰ آپ کے درجات اعلیٰ علیین میں بلند فرمائے۔

حضرت صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد گرامی کے تعلیمی و تبلیغی سلسلوں کو مزید فروغ دیا۔آپ درس نظامی کے نہ صرف عالم تھے بلکہ زبردست مدرس واستاد بھی تھے آپ نے اپنے والد گرامی کی درس گاہ میں درس نظامی کا دورہ حدیث کی تعلیم وتدریس کا اضافہ کیا۔اور کثیر علماء دین وخطباء اسلام پیدا کیے آپکے وصال سے علمی وتدریسی حلقوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے بھائیوں، انکی اولاد اور ان کے شاگردوں کے ذریعے اس نقصان کا تدارک فرمائے۔

میں اس انتہائی صدمے پر مبلغ ناروے حضرت صاحبزادہ محمد عطاء المصطفیٰ صاحب اور پورے خاندان کو خصوصاً اور بالعموم تمام اہلیان ڈنگہ کو تعزیت مسنونہ پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے دینی مشن کی خود حفاظت فرمائے۔

آمین ثم آمین

حضرت علامہ مولانا پیر

حاجی محمد رفیق صاحب نقشبندی کیلانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف

مولانا محمد حنیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے میرا تعلق دوستی اور پیر بھائی کا تھا انہوں نے ڈنگہ شہر کو دینی لحاظ سے رنگ دیا، ڈنگہ کو دین گاہ بنادیا اور ان کے جانے کے بعد حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء دین کا کام سنبھالا اور اس کمی کو محسوس نہ ہونے دیا اب ان کے وصال کے بعد جو کمی ہو گئی ہے میری دعا ہے کہ یہ کمی انکے بھائی اور بیٹے پوری کرنے کی کوشش کریں اور آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف کی دعا سے ہمیشہ ہمیشہ یہ دین کا مرکز رہے آمین

استاذ العلماء، شیخ الحدیث، حضرت علامہ مولانا

محمد عبداللطیف جلالی صاحب دامت برکاتہم العالیہ (لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفہوم کیا لکھے

بزم علم کا ایک چمکتا ستارہ چلا گیا.......... علاقہ کی زینت.......... اہل سنت کا ترجمان

Marfat.com

پُر درد............علم دین کا درد رکھنے والا......................فقیر کے ساتھ انتہائی تعلق رکھنے والا چلا گیا۔

اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو منور فرمائے۔ آمین

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا

قاضی عبدالرحمن جلالی صاحب

آف بیکریالی

جناب مولانا محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال سے تمام علاقہ کے اہلسنت احباب کو مذہبی ضرورت میں شدید دھچکا لگا ہے۔تدارک مشکل نظر آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فیصلہ غالب ہے، رب جلیل اُنکے درجات بلند فرمائے اُنکی دینی خدمات کا بھرپور صلہ عطا فرمائے۔آمین

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا

مفتی ظہور احمد جلالی صاحب مدظلہ العالی

مہتمم دارالعلوم محمدیہ اہلسنت حاجی پارک مانگا منڈی لاہور

فخر العلماء حضرت مولانا محمد رضاء المصطفیٰ نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بندہ کو پہلا تعارف اس وقت ہوا جب انکا شائع ومرتب کردہ اشتہار " مسکین

صورت یزید سیرت تبلیغی جماعت کیساتھ ساتھ " پڑھنے کو ملا، جسے پڑھ کے احساس ہوتا ہے کہ موصوف رسوخ عقیدہ ردفرقِ باطلہ کا بھی خوب ذوق رکھتے تھے اور اہل سنت و جماعت کو منافقین کے شر سے محفوظ رکھنے کا درد بھی سینہ میں موجود پاتے تھے، جب کہ یہ جذبہ اس دور میں ناپید ہوتا جارہا ہے۔

والی اللہ المشتکی

1980ء میں سے جب استاذ الاساتذہ سلطان العلماء حضرت مولانا سلطان احمد صاحب چشتی مہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ میں حصول تعلیم کی غرض سے حاضر ہوئے تو حضرت فخر العلماء کے ساتھ بخاری شریف پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ فخر العلماء مرحوم ومغفور حدیث شریف کے اسباق پڑھتے تھے اور ابتدائی کتب کی تدریس بھی فرماتے تھے۔

بندہ نے اپنے دو سال قیام میں مولانا کو بہت قریب رہ کر دیکھا آپ ذہین، محنتی، شریف النفس، تبلیغِ دین میں مستعد اور طلباء کے ساتھ دلی خیر خواہی رکھنے والے انسان تھے۔

حضرت علامہ حافظ محمد حنیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان کے بارے میں کبھی کبھی استفسار فرماتے کہ رضاء المصطفیٰ کی تدریس کا انداز کیا ہے؟ تو جواب میں بندہ عرض کرتا کہ گو ابتدائی مدرس ہیں مگر سمجھانے کا انداز ایک ماہر مدرس کا سا ہے، تو حضرت قبلہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بار بار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔

مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے دیگر خوبیوں کے ساتھ ساتھ ذوقِ نفاست سے بھی حظ وافر عطا فرمایا تھا، جامعہ کی صفائی ستھرائی اندازِ ضیافت اور بالخصوص جامعہ کی عظیم

Marfat.com

دو قیع لائبریری ان کی نفاستِ طبع کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مولانا رضاء المصطفیٰ مرحوم طلباء کو ساتھ لے کر علاقہ کی مساجد میں تبلیغی جلسوں کا اہتمام بھی فرماتے، فقیر کو ان کے ساتھ قرب و جوار کی متعدد مساجد میں حاضری و بیان کا موقع ملا، مولانا ابتداءً بمشکل 20 منٹ تک خطاب کر پاتے، حتیٰ کہ ایک بار اپنے والدِ گرامی مرحوم کی جگہ خطبہ جمعہ شریف دے رہے تھے تو تقریباً دس منٹ پہلے ہی تقریر ختم کر دی۔

مگر قدرت کی فیاضی دیکھیں کہ انہی دنوں ان کا ایسا بحر کھلا کہ بلا مبالغہ دو دو گھنٹے تقریر فرمانا شروع کر دی۔ بندہ اس کا عینی شاہد ہے۔

ذَالِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

ایسے ثقہ اور جید عالم کا وجود نعمتِ خداوندی ہوتا ہے، ان کے وجود سے بڑی توقعات وابستہ تھیں بالخصوص یہ کے حضرت سلطان العلماء صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فیضانِ تدریس ان کے ذریعے خوب تر پھیلے گا، مگر قدرت کو جو منظور ہو وہی ہوتا ہے۔ ان کا دنیا سے اٹھ جانا تمام اہل حق کیلئے خصوصاً ہم جیسے خوشہ چینوں جو جامعہ رضویہ ڈنگہ کے لنگر پہ پلتے رہے ہیں کے لئے ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کو اپنے اسلاف کے ساتھ اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے ادارہ اور اہل سنت کے تمام مراکز علمیہ کو روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور ان کے صاحبزادگان کو ان کا سچا اور سُچا جانشین بنائے۔ آمین

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

Marfat.com

مولانا محمد طیب جلالی صاحب

امیر ادارہ صراط مستقیم ضلع گجرات

ابن استاذ الحفاظ والقراء حضرت علامہ مولانا

قاری علی محمد جلالی رحمۃ اللہ علیہ گجرات

حضرت مولانا محمد رضاء المصطفیٰ کیلانی رحمۃ اللہ علیہ اہلسنت کے عظیم سرمایہ تھے اور ڈنگہ شہر میں انکی خدمات قابل دید ہیں۔ آپ کا سایہ اہل ڈنگہ پر رب ذوالجلال کا عظیم فضل تھا۔

آپ نے بیماری کے باوجود جو دین متین کا کام سرانجام دیا ہے وہ قابلِ ستائش ہے اور یقیناً اپنے والد محترم مولانا حافظ محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ کے مشن میں مزید اضافہ فرمایا ہے، آپ نے تھوڑے عرصے میں اہلسنت کا ڈنگہ شہر میں بہت زیادہ کام کیا ہے۔

انشاء اللہ تادیر ان کے اس کام کا پرچار ہوتا رہے گا اللہ تعالیٰ آپ کے صاحبزادگان کو علم دین سے مالامال فرمائے اور آپکا حقیقی جانشین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

صاحبزادہ ابو محمد عبد القیوم نقشبندی کیلانی

ضلع سرگودھا

جناب علامہ صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ نقشبندی کیلانی رحمۃ اللہ علیہ عظیم فکر و دانش کے مالک تھے، علمی شخصیت، مدبر، منتظم جیسی صفات کے حامل تھے، آپ اپنے والد گرامی استاذ الاساتذہ مولانا حافظ محمد حنیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حقیقی تصویر تھے، گفتگو کم کرتے لیکن ان کی باتوں میں چاشنی ہوتی، متکلم ان سے گفتگو کر کے متاثر ہوتا، کیونکہ جو بات کرتے سچائی پر مبنی ہوتی۔

المزاح فی الکلام کالملح فی الطعام

بعض اوقات اپنے دوستوں سے ایسی گفتگو کرتے کہ جس سے سامعین غم کو بھول کر اطمینان محسوس کرتے۔

ہماری دعا ہے کہ مولائے کریم ان کو کروٹ کروٹ اپنی رحمتوں سے نوازے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

Marfat.com

حضرت علامہ مولانا مفتی **جمیل احمد صدیقی** صاحب

جامعہ نبویہ مطلوبیہ فیض العلوم نین شریف منڈی بہاوالدین

استاذ العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ نقشبندی کیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال پر ملال اہلسنت و جماعت کے لئے ایک بڑا خلا ہے۔ حضرت نے زندگی بھر تدریس و تبلیغ اور ڈنگہ شہر اور علاقہ بھر میں بھر پور دینی خدمات سر انجام دیں اور اپنے والد گرامی حضرت مولانا حافظ محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح جانشین ثابت ہوئے۔

اللہ تعالیٰ آپکی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپکی وفات سے پیدا ہونیوالا خلا پر فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین

حضرت علامہ مولانا ابوالظفر **غلام محمد سیالوی** صاحب (کراچی)

ناظم امتحانات تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان حکومت پنجاب

عزیز محترم حضرت علامہ صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب۔" طاب اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ" کے وصال پر ملال سے عظیم قلبی صدمہ پہنچا عزیزم

Marfat.com

صاحبزادہ صاحب اہلسنت و جماعت کی عظیم علمی شخصیت تھے ہم آپ سے محروم ہو گئے ہیں۔آپ کافی عرصہ سے سانس کی تکلیف میں مبتلا تھے لیکن اسکے باوجود شب و روز دین کی تبلیغ وتدریس میں مصروف رہے،انتہائی قابل،فعال اور پر خلوص شخصیت کے مالک تھے۔اپنے والد گرامی مرحوم کے وصال کے بعد جامعہ رضویہ ضیاء القرآن کی صحیح معنوں میں سرپرستی فرمائی اور انکی سرپرستی میں یہ ادارہ دن دگنی رات چگنی ترقی کی طرف گامزن تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے درجات مزید بلند فرمائے ،انکی دینی خدمات کو ان کے لئے صدقہ جاریہ بنائے ،ان کے اہل وعیال اور دیگر پسماندگان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور انکے روحانی فیض سے ان کے ادارے کو ترقی کی منازل طے کرنے کی طرف گامزن رکھے۔آمین۔

استاذ المجودین، شیخ القرآن قبلہ

قاری محمد یوسف سیالوی صاحب دینہ (جہلم)

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے جس اخلاص و محبت اور للّٰہیت سے دین متین کی خدمت کی ،اللہ تعالیٰ نے اسے شرف قبولیت عطا فرمایا جو قرآنِ مجید فرقانِ حمید کی اس آیۃ مبارکہ ان الذین امنو و عملو االصالحات سیجعل لھم الرحمن ودا سے ثابت ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

ڈنگہ شہر، اھلِ علاقہ اور علمائے کرام کے دلوں میں انکی محبت پیدا فرمائی، انکی رحلت عالَمِ اسلام کے لئے بہت بڑا نقصان ہے۔

اللہ تعالیٰ کریم و رحیم و رؤف انہیں سرفراز فرمائے اور درجات مزید بلند فرمائے (آمین)

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد بحق طٰہٰ و یاسین

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا
محمد حبیب الرحمن صاحب
آستانہ عالیہ ٹھیکریاں شریف

جناب مولانا محمد رضاء المصطفیٰ نور اللہ مرقدہ ایک تبحر، انتہائی خلیق، ملنسار اور باعمل عالمِ دین تھے، آپ کی رحلت سے نہ صرف ڈنگہ شہر بلکہ قرب و جوار کے لوگ بھی ایک عظیم رہنما سے محروم ہوئے ہیں۔

حضرت علامہ مولانا **مفتی محمد محمود احمد صاحب**

جامعہ اسلامیہ جی ٹی روڈ تحصیل کھاریاں۔ ضلع گجرات 0301-7612056

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم۔ اما بعد

استاذی المکرم استاذ العلماء، زینت الاصفیاء، بجمۃ الاولیاء، حضرت العلام، مولانا

Marfat.com

محمد رضاء المصطفیٰ قدس سرہ العزیز کے وصال باکمال کی خبرِ وحشت اثر سن کر دل بہت مغموم ہوا

انا للہ و انا الیہ راجعون

موت العالِم موت العالَم کے مصداق آپ کے اس ظاہری دنیا فانی سے تشریف لے جانے پر آج مسند تدریس بھی بے رونق ہوئی اور منبر شریف بھی آپ کی مبارک راہ تکتا ہے، اصابتِ رائے، پختگی فکر، عشق رسول، خوفِ خداوندی، محبتِ اولیاء و اصفیاء اور خدمتِ خلق سے آپ کی زندگی معمور تھی۔

طریقت بجز خدمت نیست

تسبیح و سجادہ و دلق نیست

آپکے پاس عموماً حاضری ہوتی، مسائل میں راہنمائی حاصل ہوتی، قول و فعل میں مکمل یکسانیت تھی، علم و عمل و اخلاص وللّٰہیت و تقوی کے زیور سے آراستہ و پیراستہ تھے۔

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن میں دوران تدریس آپکی حسین شفقتیں حاصل رہیں۔آپ وہاں بھی مجمع العلماء تھے، تادم آخر مسند تدریس کو رونق بخشی جبکہ کافی عرصہ سے علیل تھے۔لیکن

دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا

سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام

للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

آج 06/02/13 کو حضرت ممدوح و محترم کے ختم قل شریف میں حاضری کی سعادت میسر آرہی ہے۔ محفل میں بیٹھے بیٹھے بعجلت تمام یہ بے ربط جملے تحریر کر دیئے

Marfat.com

ہیں۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

باقی باقی انشاء اللہ العزیز

حضرت علامہ مولانا بشیر احمد سیالوی صاحب آف ملکوال

حضرت علامہ مولانا محمد رضاء المصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اہل سنت و جماعت کے عظیم عالم دین رہنما تھے جنکی خدمات دین علاقہ بھر میں بہت ہیں۔

آپکا وجود مسلک کے لئے اللہ کی طرف سے ایک بہت بڑا تحفہ تھا مگر خداوند قدوس کا نظام قدرت ہے کہ ہر انسان کو اس دار فانی سے کوچ کرنا ہے۔ آپ جیسی شخصیات بہت کم ملتی ہیں، آپ کے والد گرامی جو کہ ایک جید عالم دین تھے، جنکی ڈنگہ شہر اور گردونواح میں مسلک کی بہت خدمات ہیں۔

ہزاروں لوگوں نے آپ سے عشقِ رسول ﷺ کا درس لیا، اس خاندان کی خدماتِ دین ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

دعا ہے کہ اللہ کریم حضرت صاحبزادہ صاحب کو سرکار دو عالم ﷺ کا قرب نصیب فرمائے مزار اقدس پر انوار و تجلیات کی بارش برسائے۔ آمین

Marfat.com

سرمایہ اہل سنت حضرت علامہ مولانا

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

بانی: ادارہ صراطِ مستقیم پاکستان

الصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریمہ

استاذ العلماء فاضل اجل حضرت علامہ محمد رضاء المصطفیٰ کیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر بندہ آج دار العلوم میں ان کے صاحبزادگان، بھائیوں اور مزدلقین سے تعزیت اور ایصالِ ثواب کیلئے حاضر ہوا۔

آپکے وصال کی خبر مولانا محمد عارف جلالی اور محمد ثاقب عمران رضوی کی طرف سے مجھے اس وقت موصول ہوئی جب دوبئی ائیر پورٹ پر افریقہ کیلئے عازم تھا، واپسی پر آج یہاں حاضری ہوئی ہے۔

حضرت مولانا محمد رضاء المصطفیٰ کیلانی رحمۃ علیہ کی حیات مستعار میں کئی مرتبہ یہاں حاضری ہوتی رہی۔ آج انکے بغیر ماحول پر افسردگی طاری ہے، انکی خدمات بطور خاص ڈنگہ شہر اور قرب و جوار میں ایک برہنہ حقیقت ہیں، جنکا اعتراف خاص و عام کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے عظیم باپ استاذ العلماء حضرت مولانا محمد حنیف کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد انکی جانشینی کا حق ادا کیا اور ڈنگہ شہر اور علاقہ بھر میں غلبہ دین اور ترویج مسلک اہل سنت کیلئے گراں قدر خدمات ادا کیں۔

وہ ایک راسخ العقیدہ اور صالح العمل عالم دین تھے۔ بحیثیت مدرس، خطیب

Marfat.com

مصلح اور منتظم انہوں نے صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف اور مرکز اہل سنت بھکھی شریف سے ان کی الفت وعقیدت کے روابط آخری دم تک برقرار رہے۔ وہ قائد اہل سنت حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے شیدائی اور ان کے مشن کے عظیم سپاہی تھے۔ ایک طویل عرصہ علالت بھی انکی استقامت کو شکست دینے میں ناکام رہی، علالت کے باوجود بدعقیدگی اور بدعملی کیلئے جہاد جاری رکھا۔ وہ سادگی، عاجزی اور بندگی کے ہمراہ زندگی کے روز وشب میں اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہے۔

اللہ تعالیٰ انکے درجات بلند فرمائے اور انکے صاحبزادگان برادران اور جملہ متعلقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

حضرت علامہ مولانا حافظ غلام حسین سیالوی صاحب

لالہ موسیٰ

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک جید عالم دین تھے آپ کا وصال اہلسنت کیلئے عظیم سانحہ ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات بلند فرمائے، آپ کی خدمات تادیر یاد رکھی جائیں گی، اللہ تعالیٰ احباب اہلسنت اور خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

علامہ مولانا صاحبزادہ **محمد فرید القمر** چشتی صاحب (لالہ موسیٰ)

تحریک فدایانِ ختم نبوت پاکستان چک سکندر نمبر 30

استاذ الاساتذہ، سند الفضلاء، تاج العلماء، اہلسنت کی شان حضرت علامہ صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ نابغہ روزگار اور علمی وانقلابی شخصیت کے مالک تھے اپنے والد محترم حضرت مولانا محمد حنیف کیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح جانشین تھے۔

آپ نے ساری زندگی اہلسنت اور اسلام کی حقانیت کیلئے وقف کی تھی بلاشبہ آپ سرمایہ اہلسنت تھے۔

اپنا موقف دلائل کے ساتھ پیش کرنا آپ کا ملکہ تھا، غیر مذہب کو ہمیشہ میدان سے بھگا دیا کرتے تھے، ایسے لوگ صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں اور جب جاتے ہیں وہ خلا آجاتا ہے جس کا پُر ہونا ناممکن ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ حضرت کے بھائی صاحبزادہ محمد عطاء المصطفیٰ صاحب اور آپکے صاحبزادگان، لواحقین، متوسلین اور مدارس کے طلباء وطالبات اور اساتذہ اور خادمین سب کو صبر جمیل عطا فرمائے، اور حضرت کے گلشن کو تا دمِ قیامت سلامت فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

استاذ الحفاظ والقراء

قاری عبد العزیز نقشبندی کیلانی صاحب

ناظم اعلیٰ جامعہ صدیقیہ نور القرآن پرانا لالہ موسیٰ

استاذ العلماء کنز العلماء حضرت علامہ مولانا محمد رضاء المصطفیٰ نقشبندی کیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی دینی حوالے سے بھرپور گزاری ہے۔

آپ کی زندگی کے کئی گوشے بڑے اہم ہیں۔آپ نے اپنے والد گرامی حضرت علامہ مولانا حافظ محمد حنیف نقشبندی کیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ ادارے کو بڑے احسن انداز میں چلایا۔آپ کی زندگی میں حضور پیر کیلانی کی نظر عنایت کا خاص فیض تھا آپ کے ساتھ متعدد بار حضور پیر کیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری ہوئی آپ کمال ادب اور عاجزی کیساتھ اپنے مرشد کامل کی خدمت میں حاضری دیتے۔

حضرت علامہ مولانا محمد حنیف صاحب کے وصال سے چند دن قبل ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا قاری صاحب مجھے دنیا سے جاتے ہوئے اپنے پیچھے کسی قسم کی فکر نہیں اس لیئے کہ مولانا محمد رضاء المصطفیٰ صاحب نے سارے نظام کو بہترین انداز میں سنبھال لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت کی قبر پر اپنی لاتعداد رحمتوں کا نزول فرمائے۔

آمین ثم آمین

Marfat.com

مولانا محمد اسلم رضوی چشتی صاحب

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ بھیرہ شریف

سیکرٹری جنرل ضیاء الامت فاونڈیشن انٹرنیشنل

مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

وعلی اٰلك واصحابك یا حبیب اللہ

عالم یلمعی، فاضل لوذعی، پروردۂ آغوش علم و عرفان، حضرت علامہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہء ارتحال پوری ملت کا نقصان عظیم ہے "موت العالم موت العالم" اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے طفیل انکو کروٹ کروٹ جنت کی بہاریں نصیب فرمائے۔ اللہ کریم حضرت کے پورے خانوادہ کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائے۔

حضرت علم و فضل کا مرقع تھے جب بھی ملاقات ہوئی اخلاق نبوی کی جھلک انکی شخصیت میں جھلکتی نظر آئی حضرت علامہ محمد حنیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر میں اپنے مرشدِ کریم امین حسنِ کرم، عکسِ جمالِ ضیاء الامت، حضرت قبلہ پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب مدظلہ العالی کے ساتھ حاضر ہوا، تو حضرت علامہ مولانا محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے بے پناہ محبتوں اور الفتوں کے یادگار تحفے بخشے۔

Marfat.com

آستانہ عالیہ بھیرہ شریف کے تمام متعلقین انکی وفات پر افسردہ ہیں اللہ کریم اہلسنت کو اسطرح کے حادثات فاجعات سے محفوظ رکھے۔

آمین بجاہ طہ ویٰسین

حضرت علامہ مولانا

محمد عبد الرشید اویسی صاحب

خطیب مرکزی جامع مسجد یارسول اللہ ﷺ

چوک نواب صاحب گجرات شہر

اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان کی تخلیق فرمائی تو جہاں اس کی جسمانی غذا اور نشوونما کا اہتمام فرمایا وہاں روحانی غذا کا انتظام فرمانے کیلئے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا تا کہ خالق اور مخلوق کا تعلق بطریقہ کمال رہے۔ یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر خاتم الانبیاء والرسل حضور پرنور حضور جان رحمت حضرت محمد ﷺ پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے تبلیغ اسلام، تعلیمات نبوی ﷺ کی اشاعت اور امت مصطفوی ﷺ کی رشد وہدایت کا فریضہ علماء ربانی پر عائد ہوتا ہے ہر دور میں اولیاء کاملین، صلحاء ملت اور علماء ربانیین نے تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دیا گزشتہ نصف صدی سے جن صوفیائے کرام، اولیاء کاملین اور علماء ربانیین نے اپنے علم وفضل

Marfat.com

رشد و ہدایت، سیرت و کردار اور فیوض و برکات سے دنیا کو متاثر کیا ان میں مفکر اسلام استاذ العلماء، زبدۃ الفضلاء حضرت علامہ مولانا محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا نام نمایاں الفاظ میں نظر آتا ہے۔

آپ اسم بامسمّٰی تھے۔ اللہ رب العزت نے آپ کا دامن بیشمار سعادتوں سے بھر رکھا تھا ایک وقت میں نہ صرف جید عالم دین بلکہ اعلیٰ درجے کے مدرس تھے تدریس کے علاوہ آپ تقریر میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے۔ آپ کی تقریر قرآن وسنت کے دلائل سے مزین عام فہم ہوتی، عوام وخواص سبھی استفادہ کرتے اپنے دلائل قاہرہ سے مقابل کا رد کرنے کا جو ملکہ آپکے پاس تھا وہ آپ ہی کا خاصہ تھا آپ باعمل شخصیت تھے۔ نمود ونمائش سے کوسوں دور رہتے، بالکل سادہ زندگی بسر کرتے ہر ادا سنت نبوی ﷺ کا پرتو تھا۔

یوں تو بہت سی خصوصیات کے حامل تھے مگر صاحب نظر لوگ جانتے ہیں کہ باطنی طور پر آقائے دو جہاں ﷺ سے آپکا گہرا تعلق تھا۔ بارہا مرتبہ حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے، یوں تو بے شمار علماء وفضلاء نظر آتے ہیں مگر وہ علماء جو علوم وفنون حاصل کرنے کے بعد اس کے مطابق اپنے اخلاق وکردار کو ڈھالتے ہیں وہ کم ہیں۔

اسلام میں شائستگی اخلاق کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہ امر حقیقت ہے کہ اللہ کریم نے حضرت علامہ صاحب کو اپنی بارگاہ اقدس سے اخلاق کمالیہ کا عظیم المرتبت حصہ عطا فرمایا تھا مہمان کی تواضع اور اس کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آنا اخلاق ہی کہلاتا ہے، فقیر جس کا عینی شاہد ہے۔ اپنی سیرت وکردار اور حسن اخلاق سے متاثر کرنے میں اپنی مثال آپ تھے۔

Marfat.com

اور ایک بار فرمایا یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب قمر العلوم سے واپسی پر میرے پاس تشریف لائے تو فرمانے لگے کہ صاحبزادہ محمد ظہیر الدین معظمی صاحب کی ڈنگہ میں پڑھتے تھے ایک مرتبہ جمعۃ المبارک کو جب واپس گئے تو لنگر میں دال پکی ہوئی تھی صاحبزادہ صاحب نے کھانا تناول نہ فرمایا بلکہ ہوٹل سے گوشت کھایا مجھے رات کو نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا کہ مدرسہ میں ایک طالبعلم پڑھتا ہے ظہیر الدین اس کا نام ہے اس کے لئے گوشت اتنا اچھا نہیں ہے' اللہ اکبر' یہ 1997 کی بات ہے بظاہر تو یہ ایک چھوٹی سی بات ہے اگر غور کیا جائے تو بہت بڑی بات ہے کہ کریم آقا ﷺ کو اپنے غلاموں کی کس قدر خبر ہے کہ جامعہ رضویہ ضیاء القرآن بھی نگاہ پاک میں ہے اور جامعہ کے طلباء اور اساتذہ بھی اور پھر یہ بھی جانتے ہیں کہ کون سی چیز کس کے لئے بہتر ہے اور کون سی چیز کس کے لئے مضر ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ علامہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب اپنے کریم آقا ﷺ کی بارگاہ میں کس قدر مقبول ہیں علامہ محمد رضاء المصطفیٰ مرجع العلماء تھے جب بھی سوال کیا جاتا اس کا ایسا جواب دیتے کہ سائل مطمئن ہو جاتا آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے، عالم ربانی ولی کامل تھے، شریعت وطریقت کے راہی تھے۔

''اے کاش کہ ہم اہلسنت و جماعت ایک عالم دین کی ظاہری زندگی میں اس کی قدر کریں لیکن اکثریت یہی ہے کہ وصال کے بعد خوبیاں نظر آتی ہیں''

اللہ تعالیٰ ہمیں علماء حقہ کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن مین دیدہ ور پیدا

Marfat.com

حضرت علامہ مولانا قاری

محمد عطاء اللہ نقشبندی کیلانی صاحب

ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہلسنت لالہ موسیٰ

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی کیلانی کا انتقال ہوا۔ علامہ صاحب میرے نزدیک اپنے والد گرام علامہ محمد حنیف کیلانی ﷬ کے صحیح معنوں مین جانشین تھے، شہر ڈنگہ میں جس طرح آپ کے والد گرامی کا ایک مقام تھا بلکل اسی طرح علامہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب کے بھی پورے شہر ڈنگہ والے دیوانے تھے، خصوصا آپ نے ڈنگہ شہر کے اندر درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا وہ بھی اپنی مثال آپ ہے میرے خیال میں آپ نے اپنی مختصر زندگی میں ڈنگہ شہر کی عوام کا عقیدہ درست کرنے میں اہم کردار ادا کیا صرف ڈنگہ ہی نہیں پورے بلکہ ضلع گجرات کو ان کی کمی محسوس ہوگی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انکے مشن کو جاری وساری رکھے اور علامہ صاحب کو اپنے محبوب ﷺ کے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

حضرت علامہ مولانا حافظ غلام عباس سیالوی صاحب

مانگٹ شریف

حضرت العلام هو عظيم فى الدنيا والآخرة ايضا عالم ومدرس ومعلم جامع معقول منقول ومحقق فى جميع العلوم الاسلاميه والعربيه

Marfat.com

علامہ موصوف رحمۃ اللہ علیہ میرے ہم سبق تھے میں ان کے بچپن کے جمیع احوال کو بخوبی جانتا ہوں ابتدائی کتب فارسی اور صرف ونحو وکتب فقہ ومنطق میں وہ میرے ہم سبق تھے انتہائی محنتی اور ذہین تھے منزہ سیرت اور حسن اخلاق کے پیکر تھے کم گو اور ہشاش بشاش طبیعت تھی۔ مزید براں بچپن اور جوانی بے مثال تھی میں نے ان کو کبھی گالی گلوچ کرتے نہیں دیکھا۔ عام لڑکوں کی طرح فضول باتوں اور فحش گوئی سے ہر وقت گریز کرتے۔ میرے ساتھ ڈنگہ سے راولپنڈی، ڈڈیال چکواری اور آستانہ عالیہ کھڑی شریف اور ڈہانگری شریف آزاد کشمیر کے پورے سفر میں شریک سفر رہے ایک نماز بھی نہیں چھوڑی پورے سفر میں نازیبا حرکت نہیں دیکھی بخدا!

یہاں تک انکے علم کا شہرہ تھا وہ انکے کتب خانہ سے پتہ چلتا ہے انکی ہر کتاب پر اوائل میں نوٹس ہیں صرف کتب اکٹھی ہی نہیں کیں بلکہ ہر کتاب زیر مطالعہ تھی وہ کل بھی زندہ تھے اور آج بھی زندہ ہیں، علم والا مرتا نہیں بلکہ عالم ہمیشہ زندہ ہے

الناس کلھم موتی الا العالمون

رضینا قسمتہ الجبار فینا — لنا علم وللجھال مال

فان المال یفنیٰ عن قریب — فان العلم لا یزال

ھو حیی فی الدنیا معروف عالم — فی القبر عالم وفی الحشر عالم

قدس اللہ سرہ ونور اللہ مرقدہ

Marfat.com

قاری محمد یوسف نقشبندی کیلانی صاحب

آستانہ عالیہ لوراں شریف گجرات

مکرمی جناب محمد رضا المصطفیٰ رحمتہ اللہ علیہ ایک عظیم درویش صفت انسان تھے گاہے بگاہے آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف میں ملاقات کا شرف ہوتا رہا انتہائی عاجزی کے پیکر تھے یقین جانئے آپ کا چلنے کا انداز جس سے میں خاص طور پر متاثر تھا جی چاہتا تھا کہ آپ چلتے جائیں اور ہم دیکھتے جائیں اس قدر آپ کا چلنا اور اپنے آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف کی سرزمین کا اس قدر لحاظ رکھتے کہ آنکھیں اُٹھا کر دیکھتے بھی نہیں تھے اور میری ملاقات جوان سے ہوئی وہ قبلہ عالم غوث زمان سید باقر علی شاہ صاحب کی بیٹھک مبارک میں ہوئی اپنے پیر کی بارگاہ میں اس قدر سراپا عجز تھے کہ آپکی آنکھوں میں آنسو جاری تھے۔ اللہ تعالیٰ انکی قبر انور پر ہزاروں کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے آمین

مولانا محمد تسلیم جاوید صاحب اسلام آباد

سابقہ شاگرد جامعہ رضویہ ضیاء العلوم ڈی بلاک راولپنڈی

میرا تعلق استاذی المکرم سے روح کا تعلق تھا اور جامعہ سے لیکر آج وفات

Marfat.com

تک ہمارا رابطہ لحہ بہ لحہ رہا اور انہوں نے میرے ساتھ اتنی شفقت فرمائی کہ دل کی ہر بات چھوٹی ہو یا بڑی میرے ساتھ ذکر کی۔ اور ہم نے یہ عرصہ ایک شاگرد سے ہٹ کر ایک دوست کی طرح گزارا۔ میرے لئے بڑی سعادت کی بات ہے کہ انہوں نے مجھے اس قابل سمجھا، وہ میرے ساتھ تھے اور ہمیشہ رہیں گے۔

حضرت مولانا سلیم اللہ تابانی صاحب

آف پھالیہ خطیب اعظم لالہ موسیٰ

مولانا محمد رضاء المصطفیٰ صاحب نہایت شریف الطبع مخلص عالمِ دین تھے اپنے اسلاف کا نمونہ تھے میں نے جب بھی آپ سے ملاقات کی دل کو انتہائی سکون ملا مجھے یہ شرف حاصل ہے کہ میں نے آپ کے والدِ گرامی علامہ مولانا حافظ محمد حنیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بھی وقت گزارا، اکثر ملاقات ہوتی رہتی تھی قبلہ مولانا محمد رضاء المصطفیٰ صاحب اپنے والد گرامی کے جانشین اور ان کے دوستوں کے ساتھ وفاداری نبھانے والے انسان تھے اکثر خاموش وقت گزارتے کسی کو اپنے ہاتھ یا زبان سے تکلیف نہ دیتے یہی ایک سچے اور اچھے مسلمان کی نشانی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عنائت فرمائے اور آپکے جانشینوں کو انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قاری غلام نصیر الدین صاحب معظمی برج آگرہ

حضرت علامہ مولانا محمد رضاء المصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک ہمہ گیر عظیم شخصیت تھے وہ طلباء کے لئے بہترین استاد، اولاد کے لئے بہترین والد اور دوستوں کے لئے مخلص دوست تھے اللہ تعالیٰ انکے درجات کو بلند فرمائے۔

آمین بجاہِ النبی الکریم

صاحبزادہ اظہر علی فاروقی صاحب

آستانہ عالیہ ٹھیکریاں شریف

مولانا سے دو تین مرتبہ شرف ملاقات ہوا، میں جس چیز سے متاثر ہوا وہ مولانا کا اخلاق اور انتہائی عاجزی کے ساتھ دوسرے لوگوں سے پیش آنا تھا، آپکی موت سے اہلسنت ایک عظیم عاشق رسول ﷺ کے فیض سے محروم ہوئے ہیں، آپ کا مرتبہ یہ تھا بقول شاعر

ما کنت امل قبل نعشتك

ان الرضوی تسیر علی ایدی الرجال

Marfat.com

استاذالعلماء مولانا

محمد افضل کیلانی صاحب

صدر مدرس جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ

نحمدہٗ نصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

وارث نبی محترم ﷺ میرے ھادی اور مربی رہنما اور استاد زمانہ کے نبض شناس، منبر ومحراب کی زینت، مسند تدریس کی انتہائی رونق، علاقہ میں حق کا واضح نام مقبول عوام وخواص، شیوخ کے منظور نظر، نسبت شیخ سے مضبوط، اپنے اساتذہ کی آنکھوں کی ٹھنڈک، امین راز، طلباء کیلئے تعلیم وتعلم کا دریائے خیر، محقق عصر، استاذ العلماء باطل فرقوں کے آگے مثل دیوار سکندری محترم المقام فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ کیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر حرم الٰہی کے اندر بیت اللہ شریف کے سامنے سنی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا دل کی دھڑکنوں ذہن کی سوچوں سے اور زبان سے اور آنکھ کے اشکوں سے ان کی مغفرت، بلندی درجات کیلئے دعائیں کیں اور کرتا ہوں اور آئندہ انشاء اللہ کرتا رہوں گا۔

حرمین شریف میں روضہ رسول ﷺ پر اپنے آقا ومولا ﷺ کی بارگاہ میں سلام وپیغام پیش کیا۔ میرا قبلہ استاذ گرامی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تقریباً بیس سال کا عرصہ بڑے قریبی تعلق سے گزرا الحمد للہ یہ وقت میرے لیے بڑا فخر اور عطیہ خداوندی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا خصوصی فضل ہے۔

میں نے آپ کو ایک استاد کے مقام میں دیکھا تو آپ کو مسند تدریس کا

Marfat.com

درخشندہ ستارہ پایا مختصر وقت مختصر کلام کے ساتھ بڑے دلنشین انداز سے مشکل سے مشکل مقام بڑی آسانی سے پڑھا، سمجھا کر حل کروادیا کرتے تھے (اللہ تعالیٰ قبول فرمائے)۔

آپ کو مسلک اہلسنت کے مجاہد و خادم کے روپ میں دیکھا تو اپنے علاقہ میں خدمت دین کا حق ادا کیا نہ بیماری کو خاطر میں لائے نہ دنیاوی مرتبہ وجاہ کی طلب کی جہاں دین وملت اور مسلک نے آواز دی وہاں فوراً لبیک کہا اور حقانیت دین کو خوب واضح کر کے باطل کے باطل ہونے کو تحقیق کے ساتھ ثابت کیا۔

آپ کو عشق مصطفی ﷺ میں ڈوبا ہوا دیکھا تو اس انداز میں کہ کئی مرتبہ اپنے شیخ کامل کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی توجہ ومہربانی بصورت زیارت کا ذکر کیا اور مزید فیوض و برکات حاصل کئے اور تقریر کی صورت میں آپکی ہر تقریر عظمت مصطفی ﷺ کی ترجمان ہوتی تھی حتیٰ کہ ڈنگہ کی تاریخ کا سب سے بڑا جلوس توہین رسالت کے خاکوں کے خلاف نکالا تو اس میں اپنے جذبات صرف اسی طرح بیان کر سکے کہ روتے ہوئے کہہ رہے تھے یا رسول اللہ ﷺ ہم شرمندہ ہیں کہ آپ ﷺ کے گستاخ زندہ ہیں۔

اہل علاقہ کے ساتھ ان کا تعلق دیکھا کہ وہ چھوٹوں اور نوجوانوں کیلئے شفیق باپ کی طرح تھے ان کی اعتقادی، عملی تربیت فرماتے اور بزرگوں کی عزت افزائی فرماتے تھے اور حال یہ تھا ہر کوئی یہی سمجھتا تھا کہ جتنی دوستی اور تعلق و شفقت مولانا صاحب میرے ساتھ رکھتے ہیں اتنی کسی اور کے ساتھ نہیں ہے۔اور بزم علماء میں انکو دیکھا تو انداز ایسا ہوتا جیسے ستاروں کے درمیان چودھویں کا چاند ہے کہ آپکی رائے درست

Marfat.com

اور بروقت ہوتی تھی مستقبل گویا آپ کے سامنے ہے اور آپ اسے دیکھ کر بات کر رہے ہیں آپ اور آپکے ساتھیوں کی محنت کا یہ نتیجہ ہے۔ الحمدللہ جو میلاد مصطفی ﷺ کا جلوس ڈنگہ شہر میں ہوتا ہے اور محافل ہوتی ہے اور یہ اپنی مثال آپ ہیں اور اپنے مشائخ کے ساتھ ایسا تعلق تھا کہ آپکے مشائخ آپ سے راضی تھے اور آپ سے خوش ہونے کا اظہار کرتے رہتے تھے۔ اور اپنے شیخ کامل کے ساتھ نسبت کامل بہت پکی تھی اسی نسبت کا فیضان تھا کہ کتنی ہی بار رسول اللہ ﷺ کی زیارت پرانوار کا شرف حاصل ہوا اور گھر والوں کے ساتھ ان کا تعلق رسول پاک ﷺ کے اس ارشاد کے مطابق تھا کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کیلئے بہترین ہے اپنے بچوں کیلئے بڑے مہربان و شفیق، گھر والوں سے بڑے ہی خوشگوار حالات رہتے تھے کہ جاننے والوں کو اس پر رشک آتا تھا اسی لئے آپ کی وفات پر ہر کوئی غمگین تھا آپکی تربیت کا یہ اثر تھا کہ آپکے سب لواحقین رشتہ دار ہوں یا نہ ہوں سب شریعت مطہرہ منورہ پر عمل کی کوشش کر رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ آپکی سعی جمیلہ کو قبول فرمائے نیکیاں قبول فرما کر خطاؤں سے درگزر فرمائے قبر کو کشادہ نورانی ٹھنڈا، سلامتی والا بنائے اور درجات بلند فرمائے۔

ان کی جاری کی ہوئی نیکیوں کو جاری رکھے اور ہم سب کو اچھائیوں میں انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے ہمیں آپ ﷺ کی اتباع کامل نصیب فرمائے خاتمہ ایمان کامل پر فرمائے اور مشائخ سے نسبت دونوں جہاں میں قائم رکھے دونوں جہانوں میں مقبولوں کی سنگت عطا فرمائے۔ آمین

حضرت علامہ مولانا محمد ارشد صاحب

ساکن تحصیل وضلع لودھراں

مدرس جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ

ذوالقعدہ 1433ھ جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ ضلع گجرات میں بندہ بطور مدرس حاضر ہوا، جامعہ ہٰذا کے مہتمم و منتظم حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے، بندہ کو متعدد مرتبہ صاحبزادہ صاحب کے ساتھ مجالست و گفتگو کا شرف حاصل ہوا۔ صاحبزادہ صاحب ایک باعمل، جید عالم دین، مدرس اور اچھے سلجھے ہوئے مبلغ دین تھے۔ باوجود علالت کے آپ تبلیغ و تدریس میں مصروف رہتے، جامعہ کے جملہ انتظامات اور دیگر پروگرامات اپنی زیر نگرانی بطریق احسن سرانجام دیتے، مسائل دینیہ اور دیگر مسائل میں شہرِ ڈنگہ اور اردگرد کے لوگ آپ کی طرف رجوع فرماتے، آپ ان کے مسائل نہایت سنجیدگی کے ساتھ حل فرمادیتے۔ موصوف علیہ الرحمۃ علماء کی بہت زیادہ عزت کرتے تھے، مسلک اہلسنت کی اشاعت کیلئے ہمیشہ کوشاں رہتے، ماہانہ گیارہویں شریف کے پروگرام میں موجودہ فتنوں کا بروقت دلائل قویہ کے ساتھ رد فرماتے اور عوام اہل سنت کی رہنمائی فرماتے علاوہ ازیں آپ علیہ الرحمۃ بہت سی صفات حمیدہ کے حامل تھے، یقیناً اتنی صفات سے موصوف بہت ہی کم علماء ہوتے ہیں۔ آپ کے وصالِ پر ملال پر انتہائی دلی صدمہ ہوا۔

Marfat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطافرمائے اور آپ کے صاحبزادگان کو علم دین کی دولت سے مالا مال فرما کر آپ کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطافرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

محترم جناب علامہ مولانا

محمد الیاس منہاس نقشبندی صاحب

مدرس جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ

قبلہ استاذی المکرم رحمۃ اللہ علیہ حقیقتاً العلماء ورثۃ الانبیاء کے مصداق تھے آپکی خدمات دینیہ شمارے سے باہر ہیں۔ آپکے اوصاف حمیدہ میں سے جو صفت ہر خاص وعام، چھوٹے بڑے، بوڑھے جوان کو متاثر کرنیوالی تھی وہ آپکا حسن اخلاق تھا یہاں تک کہ تمام مکاتب فکر کے لوگ آپکے اخلاق سے متاثر ہو کر آپکو روحانی پیشوا مانتے تھے آپ ہمہ جہت شخصیت تھے آپکے ذات مشعل نور کی حیثیت رکھتی تھی ناچیز پر استاد محترم کے بہت زیادہ احسانات ہیں زندگی کے ہر موڑ پر اور ہر معاملہ میں مکمل راہنمائی حاصل تھی الفاظ اور اوراق کا دامن تنگ ہے

اللہ آپ کا روحانی فیض جاری وساری فرمائے اور برادرم محمد قدیس رضا صاحب اور محمد دمیض المصطفیٰ صاحب کو آپ کا جانشین بنائے آمین

Marfat.com

استاذ الحفاظ والقراء قاری **شہباز علی** سیالوی صاحب

مدرس شعبہ حفظ القرآن جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ

قبلہ استاذی المکرم رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی حقیقی معنوں میں نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کا عملی نمونہ تھی۔ میں غالباً 1980ء یا 1981ء میں جامعہ رضویہ ضیاء القرآن میں حفظ قرآن پاک کے لئے حاضر ہوا اس وقت سے لیکر آپکے آخری دم تک زندگی کے ہر پہلو میں آپ کو دیکھا اور بعینہ نبی پاک ﷺ کی قولی، فعلی تقریری سنتوں کا مظہر پایا آپ نے مجھ ناچیز پر خصوصی دستِ شفقت رکھا اور حفظ کے فوراً بعد ہی مجھے مسند تدریس بخشی اور اپنے سائیہ عاطفت میں رکھا۔ میرے پاس آپکی شایانِ شان الفاظ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو صحیح معنوں میں آپ کا جانشین بنائے۔ اور آپکی خدمات دینیہ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین بجاہ طہٰ ویٰسین

مولانا قاری **محمد رفیق انجم** صاحب

چک نمبر 481ج بوٹے والی جھنگ

(1) بلا مبالغہ صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ بے پناہ خوبیوں سے متصف تھے مجھ ناچیز کو جتنا اُنکا قرب نصیب ہوا شاید ہی کسی اور کو میسر آیا ہو میرا

Marfat.com

اوران کا زمانہ طالب علمی ساتھ ساتھ گزرا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو حد درجہ ذہانت سے نوازا تھا چونکہ حاصلانوالہ شریف اکثر ان کے ساتھ آتا جاتا رہتا اور اسباق سے بھی آگاہی رہتی ساتھیوں میں حد درجہ لائق تھے سبق کی جزئیات فوراً ساتھیوں کو سمجھا دیتے تھے مشکل اسباق کو پوری لگن اور محنت سے ازبر کر لیتے بندیال شریف بھی یہی معمول تھا دوران قیام بندیال شریف میں نے اکثر دیکھا کہ اپنا کام خود کر کے بہت خوش ہوتے سفر میں ساتھی کیلئے آسانیاں پیدا کرنا ان کا وطیرہ تھا کسی کو تکلف میں ڈالنا اُن کو قطعاً ناپسند تھا۔ گھل مل کر بے تکلف رہنا ان کو پسند تھا۔ کھلی فضا اور کشادہ ماحول کے دل دادہ تھے ایک دفعہ کھوڑی عالم سے آگے بہی میں سیر کیلئے گئے گھر سے کھانا تیار کر کے وہاں کھلے جنگل میں بیٹھ کر کھایا اور بہت خوش ہوئے طبعی نفاست ان کی زندگی کے ہر گوشے سے ظاہر تھی خلوص اتنا کہ کسی کو پریشان نہ دیکھ سکتے تھے۔ ایثار کی یہ کیفیت کہ سفر کے اخراجات دوسرے ساتھی کو تھما دیتے اور کوشش کرتے کہ دوسرے پر بوجھ کم سے کم ہو حسن ظن کے پیکر تھے دوسرے کے متعلق بہتر گمان رکھتے تھے۔

کسی بھی موضوع پر عربی کتب کا مطالعہ فرماتے اور نوٹ لگاتے جیسا کہ ان کے زیر مطالعہ کتب سے ظاہر ہے چونکہ جامعہ رضویہ ضیاء القرآن میں ان کا کمرہ میرے سپرد تھا اکثر اکٹھے رات بسر ہوتی تو رات گئے تک مطالعہ میں مشغول رہتے کسی بھی صاحب علم سے ملاقات ہوتی تو دینی مسائل ہی زیر بحث رہتے تکبر اور انا کا ان میں شائبہ تک نہ تھا لیکن انسانی خودی کا بہت خیال رکھتے اپنی شخصیت کو کسی صورت بھی داغدار نہ ہونے دیتے اللہ تعالیٰ سے ودیعت ان خوبیوں کے باعث ہمیشہ

Marfat.com

اپنے اساتذہ کی توجہ کا مرکز رہے۔ میں بھی آپ کے اسباق میں دونوں جگہ یعنی حاصلانوالہ شریف اور بندیال شریف ضلع سرگودھا آپ کے ساتھ بیٹھتا رہا اساتذہ آپ کو مخاطب کر کے اسباق کی باریکیاں سمجھاتے تشفی نہ ہونے تک سبق کی وضاحت کروانا آپکی عادت تھی ہر معاملہ میں تہہ تک رسائی حاصل کرنا ان کا فطری تقاضا تھا آپ کا طریق تدریس ایسا سہل تھا کہ سننے والوں کو تھوڑے لفظوں میں جامع مفہوم سے آگاہی ہو جاتی۔

میں اور قاری عبدالرشید شریفی آف موہڑی شریف حال مقیم سپین نے دورہ حدیث کے شہادۃ العالمیہ کے امتحان کی تیاری آپ سے ڈنگہ میں رہ کر کی اور جامعہ بھکھی شریف میں 1983ء کو امتحان دیا استاذی المکرم بھی ہمارے ساتھ شامل امتحان تھے دن بھر اسباق جاری رہتے لیکن اکتاہٹ نہ ہوتی کسی بھی نقطے کی وضاحت اتنی بیان فرمادیتے کہ دوبارہ سمجھنے کی گنجائش باقی نہ رہتی بلاشبہ زندگی مین بہت سے لوگوں سے واسطہ رہا ہے لیکن یقیناً برادرم محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ میں وہ تمام خوبیاں دیکھیں جو ایک اچھے انسان میں ہونی چاہئیں بلاٹوک اصلاح کرنا ان کا خاص وصف تھا مجھے اس سے بہت اصلاح میسر آئی۔ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی اکھٹے حاضر ہوئے سید حسین الدین شاہ صاحب سے گفتگو میں مجھ سے کچھ غلطی ہوئی باہر نکل کر سختی سے میری اصلاح بھی کی اور حوصلہ افزائی بھی۔

2009ء میں جامعہ رضویہ کی رسم بسم اللہ، گیارہویں شریف اور بڑے استاد مولانا محمد حنیف صاحب کے سالانہ ختم کے موقع پر علماء کرام میں بیٹھے تھے میں نے آہستہ آہستہ بات کی مجھے بتایا کہ بات جلدی اور دوٹوک مکمل کیا کرو علماء کا وقت قیمتی

ہوتا ہے

(2) ایک نہ بھولنے والی شخصیت پیکرِ اخلاص و محبت برادرِ ذی وقار استاذی صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجھ جیسے ہزاروں چاہنے والوں کو بے بس چھوڑ کر اچانک سفرِ آخرت کے راہی ہو گئے برادرِ ذی وقار کو چاہنے والے جن جن کا ان سے تعلق تھا سب آگاہ ہیں میں انہیں نہ صرف استاد بلکہ بڑے بھائی سے بڑھ کر اپنا انتہائی خیر خواہ اور شفیق دوست سمجھتا تھا، کیونکہ میری زندگی کے ہر موڑ پر وہ میرے دکھ سکھ کے ساتھی تھے ان کا تذکرہ میرے بس کی بات نہیں میری زندگی کا حسن ان سے قربت تھی مجھے دین کی جو سوج بوجھ ملی ان کی خصوصی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ دورانِ حفظ جامعہ رضویہ ڈنگہ سے ایک دفعہ بھاگ کر لالہ موسیٰ جامعہ عربیہ غوثیہ چلا گیا میرے بھائی صاحب صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ مجھے وہاں سے واپس لائے اور حفظ مکمل کروایا اور مجھے 30 مصلے سنانے کے قابل بنایا اکثر حاصلانوالہ شریف اور بندیال شریف دورانِ تعلیم سے جب گھر تشریف لاتے تو میرے ساتھ جامعہ میں کھانا کھاتے اور دین سے لگن کی تلقین کرتے۔ ایک بہترین انسان کی ان سے بڑھ کر اور کیا مثال دی جاسکتی ہے۔ کہ میری والدہ کی خبر گیری کیلئے پنڈی سے جہیرہ آزاد کشمیر کا طویل سفر کھڑے ہو کر کیا میں نے جب انہیں اپنے گھر پر موجود پایا تو ششدرہ گیا کہنے لگے میں گھر آیا تو آپکی والدہ کی علالت کا سنا تو میں ان کی خبر گیری کے لئے آ گیا ہوں۔ اُن کی وفائیں نہ صرف میری ذات تک تھیں بلکہ میری اولاد سے بھی خیر خواہی کا وہی معاملہ تھا۔ میرے لئے اس سے بڑھ کر خوش قسمتی اور کیا ہو سکتی ہے کہ میری اولاد انہیں حقیقی چچا سے بڑھ کر درجہ دیتی ہے۔

Marfat.com

میرا بیٹا محمد آفتاب جو تمام بہن بھائیوں سے بڑا ہے وہ وصال سے دو دن قبل عیادت کے لئے حاضر ہوا تو فرمانے لگے کہ یہ قاری رفیق صاحب کا اپنا گھر ہے ان کی شفقتوں کی داستاں اتنی لمبی ہے جو احاطہ تحریر میں سما نہیں سکتی اُن کی چاہت کا یہ عالم تھا کہ جب بھی ملاقات ہوتی تو فرماتے کہ تم ڈنگہ کم آتے ہو۔ مجھے ان کی جہاں بہت ساری خوبیوں نے متاثر رکھا ان میں بھائی جان کی نفاست طبع تھی بے محل اور بے ترتیب چیز کو ہر گز برداشت نہ کرتے تھے کم خوردنی ان کی زندگی کا معمول تھا ان کے ساتھ بے شمار سفر میری زندگی کی یادگار ہیں۔

ایک دفعہ کا آزاد کشمیر اور شمالی پنجاب پنڈی اسلام آباد کے دینی مدارس دینہ کا طویل سفر کیا دوران سفر مدارس کا طریقہ تدریس اور لائبریریاں دینی توجہ کا مرکز رہیں دینی کتب سے محبت کا ثبوت جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ کی لائبریری ہے مضمون کی طوالت سے بچتے ہوئے اب صرف ان کے ساتھ آخری اور روحانی سفر کا تذکرہ کرنا ضروری ہے یہ سفر اپریل 2012 میں کرنے کا اچانک اتفاق ہوا مجھے فون پر ارشاد فرمایا

کہ پیر سہاگ شریف جانا ہے تم بھی تیار رہنا اور رستہ کے متعلق معلومات رکھنا میری خوش قسمتی میرے غریب خانہ پر تشریف فرما ہوئے۔ مسجد میں جامع بیان فرمایا حالانکہ سانس کی شدید تکلیف تھی

صبح دربار سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری کے بعد پیر سہاگ شریف ضلع لیہ روانہ ہوئے شام کے وقت سہاگ شریف پہنچے آپ نے مجھے سختی سے منع فرمایا میرا کسی سے تعارف نہیں کروانا لیکن دربار پیر سہاگ شریف کے سجادہ نشین خواجہ احمد حسن نقشبندی

اور دیگر احباب کی آپ کی طرف توجہ نا قابل بیان تھی اور مجھے غصے سے فرمانے لگے کہ آپ نے حسب عادت کہیں تعارف تو نہیں کروا دیا میں نے عرض کیا کہ نہیں پھر فرمانے لگے (ایہہ میریاں سائیاں دا کرم ایں) رات کو اخی المکرم برادرم صاحبزادہ محمد عطاء المصطفیٰ صاحب سے جو ناروے میں مقیم ہیں ان سے گفتگو بھی ہوئی صبح دربار پیر سہواگ شریف سے روانہ ہو کر احسان پور میں ایک بزرگ سید فدا حسین شاہ سے ملاقات ہوئی حیرت کی بات یہ تھی کہ انہوں نے ہمارے پہنچنے سے قبل چار آدمیوں کا لنگر مختص فرمایا جیسے انہیں پہلے ہی خبر تھی بزرگوں نے واپسی پر بڑے اصرار سے ہاتھ میں کچھ تھمایا واپسی پر لیہ شہر میں مفتی احمد رضا باروی سے ملاقات کی اور ان کی معیت میں لیہ شہر کے مدارس دیکھے خصوصاً مدرسہ غوثیہ رضویہ کی عمارت اور کتابی طلباء کو دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار کیا وہاں مدرسہ میں آناً فاناً بیس سے زائد علماء جمع ہو گئے اور حضور قبلہ قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ ہوا کیونکہ قبلہ نورانی صاحب نے آخری الیکشن اسی علاقہ سے لڑا تھا

دوران سفر معلوم ہوا کہ اس علاقہ میں دربار پیر بارو شریف والوں کے بہت مدرسے اور مسجدیں قائم ہیں چوک اعظم کی اعظم مسجد جس میں علاقہ کا سب سے بڑا مدرسہ قائم ہے

اُس میں طلباء کی تعداد 500 کے قریب ہے۔ خود مسجد میں بیٹھے رہے مجھے اور عزیزم محمد رضوان اور ڈرائیور محمد عامر کو فرمایا کہ بالائی منزل پر مدرسہ دیکھ کر آؤ

رات کو دربار پیر بارو شریف پہنچے خواجہ فقیر محمد باروی نمونۂ اسلاف تھے سادہ سے حجرہ میں سادہ سی چارپائی پر سادہ کپڑوں میں ایک حقیقی بزرگ نظر آرہے تھے حسب سابقہ

Marfat.com

ان کی توجہ بھی ناقابل بیان تھی اپنے پاس بٹھا کر کھانا کھلایا خود علیل ہونے کے باوجود ہمارے آرام کا بہت خیال فرمایا صبح خصوصی توجہ سے دعا کے بعد جب روانہ ہوئے فرمانے لگے کہ سائیاں دی کرم نوازی اے۔

کروڑ لعل عین اور چھتر شریف سے ہو کر واپسی جھنگ غریب خانہ چک نمبر 481 ج ب تحصیل شدرکوٹ ضلع جھنگ میں قیام فرمایا آپ کی ناسازی طبع کیوجہ سے میں رات بھر جاگتا رہا اکثر رات ذکرواوراد میں بسر فرمائی۔

ہم سب گھر والوں کے ساتھ ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر تک اپنائیت سے بھرپور آخری سفر فرمایا کیا پتہ تھا کہ یہ آخری سفر ہے۔وصال سے چند روز قبل فون پر فرمایا کہ لیہ کے سفر کا دوبارہ ارادہ ہے۔

لیکن یہ روحانی ارادہ ساتھ لئے محبتوں اور شفقتوں کے پیکر برادرم محمد رضاء المصطفیٰ راہی راہ اجل ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

یقیناً ہم تیرے ہیں اور تیری ہی طرف پلٹنے والے ہیں

مولانا محمد نوید طارق الاویسی صاحب

سابق مدرس جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ

خادم جامعہ رضویہ فریدیہ بنگلہ گوگیرہ اوکاڑہ

فنا کے بعد بھی باقی ہے شانِ رہبری تیری
خدا کی رحمتیں ہوں اے امیر کارواں تجھ پر

Marfat.com

محافظ دین وناموس مصطفیٰ پاسبان مسلک رضا

اے نوید! تیرے قافیہ میں ایک نام پوشیدہ ہے اور وہ نام ہے۔ عاشق مصطفیٰ استاذ العلماء محمد رضاء المصطفیٰ کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میری آں جناب سے 20,25 دنوں کی رفاقت ہے مگر میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے آپ کو ''استاد صاحب'' کہتا لکھتا اور مانتا ہوں۔ استاد صاحب قدس سرہ ایک ہمہ جہت شخصیت تھے اور صحیح معنوں میں وارثِ انبیاء تھے، ایک عالم ربانی کی جتنی ذمہ داریاں ہوتی ہیں آپ نہ صرف ان ذمہ داریوں سے آگاہ تھے بلکہ انھیں بخوبی نبھایا بھی کرتے تھے۔ استاذ صاحب کے ہر کام میں جو خاص نکھار تھا اسے آج بھی بآسانی دیکھا جا سکتا ہے۔ علالت طبع کے باوجود گھریلو امور ہوں یا مدرسہ کی نظامت تدریس کی مسند، تبلیغ کا منبر، سیاسی رہنمائی کا مرحلہ ہو یا دینی پیشوائی کا فریضہ غرض بیٹا بھائی، باپ، خاوند، ناظم اعلیٰ، مدرس، مقرر، محرر، مناظر، دینی وسیاسی رہنما آپ کو جس پہلو سے بھی دیکھا جائے آپ کا ہر روپ انوکھا اور ہر کام اعلیٰ تھا ان سب پہ مستزاد یہ کہ سنت مصطفیٰ ﷺ کی سچی اور عملی تصویر تھے۔

طوالت مانع ہے ورنہ میں اپنے دعویٰ کے ہر جز پر آنکھوں دیکھے واقعات میں سے کم از کم ایک ایک واقعہ بطور دلیل پیش کرتا۔

یاد رہے کہ میں نے پہلے کہا کہ میری استاذ صاحب سے صرف 25,20 دنوں کی رفاقت ہے نہ میں آپ کا شاگرد ہوں اور نہ ہی کوئی دیرینہ تعلق دار، نہ ہی اس سے قبل آپ کے نام اور کام سے واقف تھا، مزاجاً نگاہِ عقیدت کی بجائے نگاہِ تنقید سے شخصیات پرکھنے کا عادی ہوں میرے یہ تاثرات سراسر حقیقت پر مبنی ہیں

Marfat.com

اور ملاوٹ کے شائبہ سے بھی پاک ہیں اب ذرا بتایئے ایسی جامع الصفات شخصیت کے بارے میں کوئی لکھے تو کیا لکھے اور کن الفاظ میں لکھے سنا تھا زندگی میں کبھی کبھار ایسا مرحلہ آجاتا ہے تو بقول شاعر

خامہ انگشت بدنداں ہے کہ اسے کیا لکھئے
ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیئے

میرے پاس ایسے الفاظ نہیں ہیں جو استاد صاحب کی شخصیت کی صحیح عکاسی کرتے ہوں جو انہیں دیکھنا چاہتا ہے وہ علماء وطلباء سمیت ہزاروں لوگوں کی آنکھوں سے برسنے والے آنسوؤں میں اس یادگار اسلاف یگانہ روزگار کو دیکھ سکتا ہے۔

ہاں یاد آیا آپ کا ایک خاص وصف تھا جسے ذکر نہ کرنا ظلم اور زیاتی ہوگا اور یہی وہ وصف ہے جس نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا اور وہ ہے آپ کی ملنساری اور خوش اخلاقی میں سمجھتا ہوں جسے بھی استاذ صاحب سے ایک بار ملاقات کا موقع ملا ہوگا وہ آپ کے اخلاق سے ضرور متاثر ہوا ہوگا اور کیوں نہ ہو آپ قدس سرہ مومن کامل کی تمام صفات سے بدرجہ اتم موصوف تھے۔

دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ بطفیل حضور اقدس ﷺ استاد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور اہل خانہ سمیت سب کو صبر جمیل عطا فرمائے خصوصا شاہزادے ،شاہزادیوں کو آپ کا مشن جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

؎ ابر رحمت تیرے مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

Marfat.com

حضرت علامہ مولانا سید تنویر شاہ صاحب لاہور

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ

حضور نبی کریم ﷺ کے سچے عاشق اور ہمہ گیر شخصیت اور باعمل عالم دین تھے۔

اللہ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے

حضرت مولانا ممتاز احمد سہروردی صاحب

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

چک سیدا منڈی بہاؤالدین

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ ایک باعمل بے باک دین کے محافظ اور سچے عاشق رسول ﷺ تھے آپ کے اس دار فانی سے ظاہری پردہ فرما جانے سے صرف جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ہی نہیں پورا دین گاہ ہی نہیں بلکہ پورا علاقہ یتیم ہو گیا ہے آپ جیسی شخصیات جو صحیح معنوں میں دین کا درد رکھنے والی ہوں بہت کم ہیں اور سانحہ سے دین سے محبت رکھنے والا ہر شخص دل کے آنسو رو رہا ہے اللہ تعالیٰ سرور کائنات ﷺ کے صدقے اس جامعہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور آپ کی خدمات اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں۔

Marfat.com

حضرت علامہ مولانا ابوالخیر

ڈاکٹر محمد زبیر صاحب

مرکزی صدر (JUP)

آج حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تعزیت کیلئے یہ فقیر جے یو پی پنجاب کے سیکرٹری جنرل محترم جناب جاوید اختر صاحب کے ہمراہ حاضر ہوا، یہاں آ کر وہ پورا سماں آنکھوں کے سامنے آ گیا، جب چند ماہ قبل جمعیت علما پاکستان کا پورا قافلہ انکی حیات مبارکہ میں یہاں آیا تھا تو بیماری کے باوجود انہوں نے کس محبت اور جوش و ولولہ کے ساتھ ان کا استقبال کیا تھا، اور ہمیشہ جمعیت ان کا مشن تھی، مقام مصطفی ﷺ کے تحفظ اور نظام مصطفی ﷺ کے نفاذ کی جدوجہد میں ہمہ تن مصروف عمل رہتے تھے اور ساری زندگی انکے دیئے ہوئے مشن کی اشاعت میں مصروف رہے، جے یو پی سے انکی عقیدت اور محبت کا یہ عالم تھا کہ وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھے جے یو پی کے قائدین کی معیت میں اٹھائے، مجھے یقین ہے ان کی یہ کوشش اور اس راہ میں کی گئی انکی کاوشیں اور انکی یہ قلبی والہانہ محبتیں آج رنگ لا کر ہی رہیں گی، انکی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنی ہوئی ہوگی اور جس نبی معظم ﷺ کے مقام کے تحفظ اور انکے نظام کے نفاذ کی جدوجہد میں انہوں نے زندگی گزاری آج ان کی طلعت مبارکہ کے نور سے انکی قبر روشن ہوگی اور جمعیت کے قائدین کے ہمراہ جنت کی بہاروں سے

Marfat.com

یقیناً لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ان کے صاحبزادگان اور انکے جانشینوں اور ان کے رفقائے کرام کو انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور علامہ صاحب کو نبی کریم ﷺ کا خاص قرب نصیب فرمائے۔آمین۔

محترم جناب سید عاشق حسین شاہ صاحب بخاری

نائب صدر (JUP) پنجاب

ہمارے بڑے پیارے ساتھی ہم سے جدا ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر ہمیشہ رحمتوں اور برکتوں کا نزول جاری فرمائے اہل وعیال کو صبر جمیل عطا فرمائے جب بھی ان سے ملاقات ہوئی ہے بڑی شفقت فرماتے ایسی شخصیات کی کمی دیر سے پوری ہوتی ہے۔لیکن اللہ کا حکم غالب ہے۔

اللہ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور یہ خلا پُر فرمائے

حضرت مولانا قاری محمد زوار بہادر صاحب

جنرل سیکرٹری (JUP)

محترم جناب حضرت علامہ صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ جید عالم دین، عاشق

Marfat.com

رسول اور نظام مصطفی ﷺ کے سچے داعی تھے، انہوں نے زندگی بھر دین مصطفی ﷺ کی ترویج و اشاعت کیلئے بھرپور جدو جہد فرمائی پاکستان میں مقامِ مصطفی ﷺ کے تحفظ کے لئے چلنے والی ہر تحریک میں قائدانہ کردار ادا کرتے رہے، جمعیت علماء پاکستان کے صدر محترم حضرت علامہ امام شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ عقیدت و محبت تھی، ہم جب بھی جمعیت علماء پاکستان کے لئے حاضر ہوئے انہوں نے والہانہ استقبال بھی فرمایا اور بھرپور تعاون بھی فرمایا۔

اللہ پاک رحمت عالم ﷺ کے طفیل ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کا فیض صبح قیامت تک جاری رہے۔ آمین

ڈاکٹر جاوید اختر نورانی صاحب

جنرل سیکرٹری JUP صوبہ پنجاب

مکرمی جناب شیخ الحدیث عالم باعمل حضرت علامہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے نہ صرف مسلک اہل سنت بلکہ جمعیت علمائے پاکستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ وہ نظام مصطفی کے نفاذ اور مقام مصطفی کے تحفظ کیلئے ہر دم میدان عمل میں معروف رہتے تھے۔ وہ حضرت امام شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ کے سچے عاشق اور جانثار ساتھی تھے۔

اللہ کریم ان کی قبرِ انور پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

Marfat.com

محترم جناب حکیم افتخار احمد نورانی صاحب

سنیئر نائب صدر (JUP) ضلع گجرات

بڑے شوق سے سن رہا تھا زمانہ

تم ہی سو گئے داستانِ غم کہتے کہتے

آفتابِ علم وحکمت، عالم باعمل، شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ فکر نورانی ونظام مصطفیٰ کے نفاذ اور مقام مصطفیٰ کے تحفظ کیلئے عملی جدوجہد کی عملی تفسیر تھے۔ یقیناً حضرت مولانا کا سایہ بھی بذاتِ خود ایک سانحہ ہے، اللہ کریم سے دعا ہے کہ اللہ ان احباب کو حضرت علامہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب کے فکری اور روحانی فیض کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

استاذ الحفاظ والقراء قاری

محمد لیاقت علی نقشبندی صاحب

مہتمم: جامعہ محمدیہ رضویہ تجوید القرآن جلالپور جٹاں گجرات

صدر (JUP) ضلع گجرات

بجھ گیا بادِ ازل سے آج اک روشن دماغ............آج علم کی ایک اور روشن

Marfat.com

شمع جو کہ ایک مدت تک روشن رہی اور طالبان علم کو روشنی سے نوازتی رہی..........آج وہ اس بزم میں ہمارے درمیاں موجود نہیں مگر ان کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے..........قریب قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم یوں اٹھے گا کہ علمائے حق اس دنیا سے تشریف لے جائیں گے، اوران کی جگہ اس طرح پوری نہیں ہوگی۔

اللہ کریم سے دعا ہے کہ صدقہ نبی کریم ﷺ اللہ کریم حضرت صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ صاحب نقشبندی کیلانی کے درجات کو بلند فرمائے اور اللہ کریم اس مرکز کو جمعیت علماء پاکستان کا حسب سابق مرکزی کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسولہ النبی الکریم الامین وعلی جمیع اصحابہ اجمعین

محترم جناب چوہدری فیاض حسین صاحب

جنرل سیکرٹری JUP ضلع گجرات

حضرت صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ نقشبندی کیلانی رحمۃ اللہ علیہ عالم باعمل ،مجاہد اہلسنت اور جمعیت علمائے پاکستان کے عظیم راہنما تھے ایک عظیم درسگاہ چلانے کے ساتھ ساتھ اہلیان ڈنگہ کیلئے بہت بڑے شجر سایہ دار کی مانند تھے جب بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوتے بڑی شفقت فرماتے تھے اور حوصلہ افزائی فرماتے تھے ان کی رحلت سے پیدا ہونے والا خلاء پورا نہیں ہوسکتا، اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اوران کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

تلمیذ استاذ گرامی مولانا مفتی

محمد احمد رضا سیالوی صاحب (کراچی)

"عین وفات کے وقت لکھے گئے چند تاثرات"

آج ڈنگہ کی سرزمین پر حقیقتاً "موت العالم موت العالَم" کو عملی طور پر دیکھا کہ استاذ گرامی اپنی ذات میں ہمہ جہت موصوف فکری تنوع کے حسین حامل اور وسعت عمل مصلحت کشی اور نرم خوئی اور گرم گوئی کے نہایت حسین مرقع تھے۔

آج علم وعمل اور صلحِ کلیت کا معتبر حوالہ جاتا رہا صرف یہی نہیں بلکہ جملہ محبین متوسلین، رفقاء اور اہلِ خاندان نے اپنا سالار، پناہ گاہ اور ایک عظیم مربی کھودیا۔

آپکی ذاتِ گرامی ایسی محبت کرنیوالی، ملنسار، پُرجوش، خندہ پیشاں، نرم رو تھی کہ شہر کا ہر ایک فرد ثابت کرنے میں ہے کہ استاذ گرامی اسی سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ آپکے قریب تھا ایک دوسرے پر اپنی آواز بلند کر رہا ہے آپکی ذات دوستوں کیلئے ہمیشہ جناح الذل اور بد مذہبوں کیلئے تیغ براں صاعقہ محرقہ اور شعلہ وجوالہ بنی رہی۔

اللہ کریم آپکے دونوں صاحبزادوں جناب مولانا محمد قدیس رضا اور جناب مولانا محمد وسیض المصطفیٰ کی حفاظت فرمائے اور انہیں آپکا صحیح جانشین بنائیں۔

آمین بجاہِ سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰت والتسلیم

تفصیلی تاثرات

آہ! آج قبلہ استاذ گرامی ہم میں موجود نہیں مگر انکی عنایات اور شفقتیں اور یادیں ہمیشہ دلوں میں زندہ رہیں گی آج ان میں سے کچھ یادوں کو حصہ تاریخ کے طور پر امانتِ قرطاس کے سپرد کررہا ہوں یہ وہ ہیں جو خود میرے ساتھ حالات پیش آئے۔

1: یہ تقریباً 1995ء کی بات ہے جب میں دینگاہ والے گھر میں ان سے ملنے ملتان سے حاضر ہوا سردیوں کی آمد آمد تھی آپ دن بھر کی مصروفیت کے بعد ذرا ستانے اور کھانا کھانے کیلئے تشریف لاتے تو پھر رات گئے تک گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا، مختلف عنوانات زیرِ بحث آتے، اُن دنوں حضرت استاذ العلماء مولانا محمد حنیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ چلاتے اور عملاً ناظمِ اعلیٰ تھے۔آپ مدرسہ کے بارے میں کافی پریشان رہتے اور گفتگو میں ہمارا مشترکہ مسئلہ یہ ہوتا کہ ہم دونوں کو کسی سے مانگنا نہیں آتا ہے، نہ کبھی ہاتھ پھیلایا اور نہ کبھی پھیلانا ہے اور حال یہ ہے کہ مدرسہ مقروض بھی رہتا ہے اباجی اکثر بیمار رہتے ہیں تو میں مدرسہ کیسے چلاؤں گا، اس پر وہ کبھی اپنے خدشات کا اظہار فرماتے اور کبھی مجھ سے مشورے کے طالب ہوتے، میں کیا مشورہ دیتا میرا اپنا بھی یہی مسئلہ تھا۔

لیکن پھر انکا تو یہ مسئلہ بڑی آسانی سے حل ہو گیا، ہوا یوں کہ بڑے مولوی صاحب نے ایک دن مدرسہ کی ذمہ داری اٹھانے کا حکم دیا، آپ نے عذر کیا، پھر اصرار ہوا تو عرض کی

آپ حضرت صاحب کیلیانوالہ شریف کے سامنے مجھے یہ ذمہ داری دیں، ایک دن

Marfat.com

طے شدہ پروگرام کہ تحت کیلیانوالہ شریف جا پہنچے، جب بڑے مولوی صاحب نے حضرت صاحب کہ سامنے بات رکھی تو آپ نے بھی حکم فرمایا کہ مدرسہ سنبھالو! جواباً عرض کی کہ اس شرط پر یہ ذمہ داری لیتا ہوں کہ آپ ہر طرح کی مدرسہ کی ذمہ داری لیں حضرت صاحب نے پہلے تو بزرگانہ شفقت سے ٹالنا چاہا مگر جب یہ دیکھا کہ یہ اس کہ بغیر مانے گا نہیں تو حامی بھر لی، اور یوں آپ نے اس مسئلے کو حل کروایا اور سب نے دیکھا کہ رئیس الاتقیاء حضرت پیر سید باقر شاہ صاحب اطال اللہ عمرہ کے روحانی تصرف سے آپکو کبھی کسی سے مانگنا نہ پڑا، اور وسائل ہمیشہ خود چل کر مدرسہ میں آتے رہے۔

2: حضرت کو بچپن سے ہی اولیاء اکرام کہ ساتھ ایک تعلق عقیدت تھا جن دنوں آپ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم پنڈی میں پڑھاتے تھے میں ایک دفعہ وہاں ملنے حاضر ہوا تو آپ نے خصوصیت کہ ساتھ مجھے اسلام آباد کی چند منتخب جگھوں کی سیر کرائی، جن میں ایک فیصل مسجد بھی شامل ہے مدرسہ کے قریب ہی ایک چوک تھا، جہاں مختلف دکانیں اور بازار تھا وہاں ایک چنا چاٹ کی ریڑھی کے پاس سے گزرتے ہوئے مجھے بتایا کہ یہاں مجھے ایک عجیب واقعہ پیش آیا ہے گھر چلیں پھر بتاتا ہوں، نماز وغیرہ سے فارغ ہو کر جب میں نے واقعہ پوچھا تو بتایا کہ ایک بندہ مجھے ایک دن وہاں ملا اور کہنے لگا مولوی صاحب کیوں اداس بیٹھے ہو اللہ پر بھروسہ رکھو میں نے اس سے جب مزید گفتگو کی تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ شخص صاحب باطن ہے پھر اکثر ملاقات ہوتی اور بہت باتیں بھی ہوتی رہیں پھر اچانک ایک دن وہ بزرگ مجھے ملے اور کہنے لگے کہ آج میری تجھ سے آخری ملاقات ہے میرے پوچھنے پر بتایا کہ میری ڈیوٹی کہیں اور لگ

گئی ہے پھر اس آخری ملاقات میں مجھے معلوم ہوا کہ یہ ابدال وقت سے ہے۔

اسی طرح جن دنوں میں استاذ گرامی کے استاذ بھائی اور کلاس فیلو حضرت استاذ العلماء مولانا رحیم بخش صاحب کے پاس ''ھدایۃ النحو'' پڑھ رہا تھا تو اچانک ایک دن استاذ صاحب وہاں ملنے تشریف لائے تو مجھ سمیت تمام طلبہ کا امتحان بھی لیا اور رات کو مجھے بتایا کہ اُن اولیاء کرام کی زیارت کے ارادے سے آپ کے پاس آیا ہوں جنکی زیارت آپ نے کر رکھی ہے، میں نے اپنے اسفار میں (سفر کی جمع) جو اس مقصد کیلئے ہوئے تھے انکا احوال سنایا چند جگہیں منتخب کیں اور پھر ''علی الصبح'' روانہ ہو گئے (اس زمانے میں استاذ صاحب کے پاس اپنی سواری نہیں ہوتی تھی لہذا پبلک ٹرانسپورٹ پر سفر ہوتا تھا)۔

یہ سفر حاصلپور شہر سے شروع ہوا، ہم ملتان پہنچے حضرت مجاہد ملت حکیم عبدالوھاب صاحب باروی دامت برکاتھم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کی زیارت ان کے مطب میں کی جو کہ پرانا لاری اڈا کے قریب واقع ہے۔ وہ بڑے خوش ہوئے خندہ روئی سے ملے آپ کے یہاں کم از کم تین راتیں قیام فرمایا لیکن بدقسمتی سے ہم وقت کی قلت کی بنا پر رہ نہ سکے اور دوبارہ آنے کا عرض کر کے ہم وہاں سے آگے روانہ ہوئے، یہ قبلہ حکیم صاحب حضرت پیر باروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے اعاظم خلفاء سے ہیں کے خلیفہ تھے۔ ہم ملتان سے وین پر بیٹھ کر ''لیہ چوک اعظم'' جا اُترے جہاں میں اس سے پہلے ایک مرتبہ اپنے دوست صاحبزادہ جسٹس سید عتیق الرحمن شاہ صاحب کیساتھ آ چکا تھا جن کے والد صاحب بھی حضرت پیر باروی صاحب علیہ الرحمہ کے خلیفہ

Marfat.com

تھے، چوک اعظم سے ہائی لکس ڈالہ مزار حضرت پیر باروی صاحب سے اسوقت تقریباً دو، اڑھائی کلومیٹر دور اتارتی تھیں اور آگے پیدل جانا پڑتا تھا، ہم وہاں پہنچے، حضرت عمدہ الاصفیاء خواجہ فقیر محمد باروی صاحب دامت برکاتھم رونق فرمائے مسندِ خلافت تھے، انکی زیارت سے فیض کام ہوئے ایک رات قیام کیا اور پھر تونسہ مقدسہ کیلئے روانہ ہوئے، دوپہر کے وقت تونسہ شریف پہنچے دربار شریف کا مشہور ''اَدھا'' پیا یہ چائے کا کپ ہوتا ہے جسمیں بھرا تو پورا ہوتا ہے لیکن آدھے کپ کی قیمت میں ملتا ہے اس لئے اسے 'اَدھا' کہا جاتا ہے، یہاں سے ہائی لیکس میں بیٹھ کر ہم تقریباً 20 سے 25 منٹ کا سفر طے کر کہ بستی بردار پہنچے، یہ بستی تین اطراف میں پہاڑوں سے گھری ہوئی، اور یہاں کے ایک مردِ درویش ہیڈ ماسٹر جناب صوفی نذر حسین صاحب کی کوششوں سے 100 فیصد خواندہ ہے غالباً یہ پاکستان کی نوعیت کی واحد بستی ہے، یہ ماسٹر صاحب حضرت پیر بارو صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں یہاں بھی میں پہلے آچکا تھا اِن کے بارے میں مشہور یہ تھا کہ انہیں ذکر بالجہر کی کیفیت حاصل ہے، وہ یوں کہ عشاء کہ بعد مسجد بند کر دی جاتی ہے اور آپ اکیلے ساری رات مصروفِ عبادت رہتے ہیں، ذکر کی جب وہ کیفیت طاری ہوتی ہے تو آپکے اعضاءِ بدن جسم سے جدا ہو کر خود ذاکر و شاغل ہو جاتے ہیں اور پھر کیفیت ختم ہونے پر دوبارہ جڑ جاتے ہیں، نیز نمازِ معکوس بھی آپکی طرف منسوب کی جاتی ہے نہایت عظیم المرتبت بزرگ ہیں، ہم ایک رات وہاں رہے یہ زندگی کا ایک یادگار سفر تھا، جن دنون یہ سفر کیا گیا ہم دونوں میں ابھی تک استاذی شاگردی والا تعلق استوار نہیں ہوا تھا بلکہ میں انہیں بھائی جان کہا کرتا تھا، انسان کے اصل مزاج کا صحیح پتا بقول حضرت فاروق

Marfat.com

اعظم رضی اللہ عنہ کے ''معاملہ کرنے یا اسکے ساتھ سفر کرنے سے چلتا ہے'' اس سفر کے آخر میں مجھے بخار نے آلیا اور استاد صاحب کی کرم نوازیاں اور بڑھ گئیں جب تک میری پسند باصرار معلوم کر کے مجھے کچھ کھلا نہ لیتے خود نہ کھاتے، میں بھی انکے اصرار سے مجبور ہو کر کھانے کو تیار ہو جاتا اگرچہ وہ بعد میں قے کر آتا، مگر صرف اسلئے انکے سامنے کھالیتا تاکہ وہ بھی کچھ کھالیں بہر حال بہاولپور تک ساتھ رہا اور پھر دونوں اپنے اپنے سفر پر الگ ہو گئے اس سفر میں اولیاء اللہ اور تصوف پر جو باتیں ہوئیں وہ نہایت قیمتی اثاثہ ہیں۔

کیلیانوالہ شریف کے سفر میں بارہا ہمرکابی کا شرف حاصل رہا، وہاں بڑے حضرت صاحب کی زیارت سے بھی شاد کام ہوتے اور لنگر سے مستفیض بھی ہوتے، میں ایک کمرے میں ساتھ گیا دست بوسی کہ بعد ہم حضرت صاحب کے سامنے نیچے بیٹھ گئے، خادم نے پہلے سے بھائی جان سے کہہ دیا تھا کہ آپ کا حکم ہے کہ میرے سامنے بیٹھیں چنانچہ آپ تعمیل شیخ میں دوزانو بالکل سامنے بیٹھ گئے، آنکھیں بند، لب ساکت، حیرت ہے کہ پھر بھی باتیں ہو رہی تھیں مگر کوئی پاس بیٹھ کر بھی آگاہ نہ تھا کہ کیا باتیں کیا راز و نیاز ہو رہے ہیں، معرفت کے کتنے جام اس دن استادوں کو نوش کرائے گئے، میں نہیں جانتا، لیکن مجھے یہ ضرور محسوس ہوا کہ استادوں کے خیالات اور رویے میں اس دن کے بعد آہستہ آہستہ فرق آنے لگ گیا، یعنی آپ زیادہ خاموش رہنے لگے اور پھر زیارات کا سلسلہ شروع ہو گیا، سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی 4 سے 5 مرتبہ، جبکہ رسالتماب ﷺ نے بارہا کرم نوازی فرمائی، ایک بار مجھے بتایا کہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فلاں دوائی کے بارے میں کچھ ارشادات

Marfat.com

فرمائے ہیں۔

ایک دفعہ ہم چند کتابوں کی تلاش میں پشاور بھی گئے، تب بھی گاڑی اپنی نہ تھی بلکہ بس پر سفر کیا تھا محلہ جنگی میں قصہ خانی بازار سے بہت سی کتب خریدیں، ان میں ایک تاریخ یعقوبی بھی تھی جو کہ دو جلدوں میں تھی فرمایا: مجھے کافی عرصہ سے اس کی تلاش تھی، رات کو ہم استادوں کے کسی دوست کے ہاں ٹھہرے جنھوں نے ہمیں ضیافت میں پشاوری چپل کباب اور خالص افغانی نان پیش کئے، تبھی میرے معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ کراچی کے مشہور زمانہ پشاوری آئسکریم کو پشاور میں کوئی جانتا تک نہیں۔

5: زمانہ طالب علمی سے لے کر زمانہ تدریس تک ہر دور میں آپ کے ساتھ میرا بہترین تعلق قائم رہا، ہر موقع پر بڑے بڑے مشوروں سے نوازتے، مشورہ ہمیشہ بات کو خوب غور سے سن سمجھ کر دیتے اور ہمدردانہ مشورہ دیتے، لوگ مشورہ دینے میں بڑی خیانت سے کام لیتے ہیں، آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا، دونوں خاندانوں (کراچی، پنجاب) میں انہیں ایک امتیازی، اچھے مشیر کی اور اب تو سربراہ کی سی حیثیت معلوم ہوتی تھی، ناخوشگوار باتیں بھی بڑے تحمل سے سنتے اور پی جاتے تھے لیکن کیا مجال کہ رویے میں فرق آئے رشتہ وہ ہی مخلصانہ رہتا، خواہ مخواہ کی غیبت سے پرہیز کرتے، چغلی، حسد، بغض، عجب اور خود پسندی جیسے رذائل سے کوسوں دور تھے خطاب کی فیس اور معاوضہ کبھی طے نہیں کیا البتہ جو کوئی خوشی سے دیتا قبول کر لیتے مزاج میں حد درجہ نفاست تھی کسی زمانہ میں میرا چونکہ عطریات کا کاروبار بھی رہا اس لئے میں ہی انہیں عطر فراہم کرتا تھا اور اسکی معلومات وہ مجھ سے لیتے رہتے تھے، عطر ہمیشہ اچھا استعمال کرتے تھے، لیکن جو عطر استطاعت اور خرید سے باہر ہوتے ان کا کبھی لالچ

Marfat.com

نہیں کیا بلکہ استغنیٰ ہی برتا، دوسرے کے مال پر کبھی نگاہ نہ رکھی بلکہ جو اپنے پاس تھا اس پر ہمیشہ قناعت کی، زیادہ کا کبھی لالچ نہیں کیا ایک بار مجھے کیلیانوالہ شریف سے لاہور جاتے ہوئے اپنی گاڑی میں بتایا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ گاڑی تیز نہیں چلانی اور کبھی لالچ نہیں کرنا، چنانچہ آپ پھر سارا رستہ ڈرائیور کو آہستہ چلنے کی تلقین کرتے رہے، پیسہ کنجوسی کے ساتھ نہیں بلکہ ہمراہیوں پر فراخ دلی سے خرچ کرتے ، جب کبھی لاہور اسلام آباد جانا ہوتا تو لاہور میں اپنے ماموں جان کے پاس اور اسلام آباد میں حضرت مولانا تسلیم رضا صاحب کے پاس قیام کرتے ، اللہ کریم برکت سے نوازتے اپنی ساری مصروفیات چھوڑ کر استاد صاحب کے ساتھ چلتے اور بہت خدمت کرتے۔

6: ہر سال چھٹیاں کراچی منانے کا پروگرام ہوتا اپنی ساری فیملی کے ساتھ کراچی تشریف لاتے اور 15 سے 20 دن کے قیام کے دوران میرے ساتھ مدارس دینیہ اور کتب خانوں کا ہی وزٹ ہوتا، ہر ادارے سے واپسی پر دلچسپ تبصرے ہوتے ، اپنی قیمتی اور وقیع آراء کا اظہار بڑے نپے تلے الفاظ میں خالص منطقیانہ لب ولہجہ میں کرتے ، ایک مرتبہ ایک دیوبندی مدرسے کا انتظام وانصرام اور کثرت تعداد دیکھ کر ارشاد فرمایا: ”علم اللہ کا نور ہے وہ روڑیوں پر نازل نہیں ہوتا“۔

دعا ہے کہ اللہ کریم انکی لحد پر شبنم افشانی کرے ، اور انکے تلامذہ کو ان کیلئے صدقہ جاریہ بنائے ، اور انکے فیضان میں برکت فرمائے اور انہیں آپ کیلئے صدقہ جاریہ بنائے اور انکے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

جناب قاضی محمد فضل عثمان صاحب

پرنسپل پاکستان ایکسل انگلش سکول جلبیت (کویت)

آف سیکریالی (حال مقیم کویت)

میرے استاد میرے ہمراز

کچھ ایسے بھی اس بزم سے اٹھ جائینگے جن کو
تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

آج استاذی مولانا محمد رضاء المصطفیٰ صاحب کو مرحوم لکھتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے، ابھی کل کی بات ہے جب میں اپنے دو محترم ساتھیوں کے ساتھ استاذی مولانا صاحب مرحوم ومغفور کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا، جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ کی نشاۃِ ثانیہ کا دور تھا، جس میں درس نظامی کے شعبہ میں حضرت علامہ صاحبزادہ ظہیر الدین صاحب مدظلہ، حضرت علامہ حافظ یعقوب عالم صاحب اور حقیر قاضی محمد فضل عثمان استاذ محترم سے اپنی علمی پیاس میں مشغول تھے ابھی ابتدائی تعلیم کا دور تھا اس لئے ہچکچاہٹ کی وجہ سے یا کچھ استاذ محترم کی علمی ثقاہت کی وجہ سے زیادہ کھل کر مافی الضمیر بیان کرنے سے قاصر تھا، اسی دوران حضرت استاذ محترم کی والدہ محترمہ کے انتقال کی ساعت آ گئی، حزن وملال کی اس کیفیت میں جب میں نے بشمول اپنے دو معزز رفیقوں کے حضرت استاذ مکرم کے معیار نظم کو قائم رکھا، تو حضرت اس سے کافی

Marfat.com

شاد ہوئے، جس کی بنا پر غیریت کی دیوار منہدم ہوئی اس کے بعد استاذ محترم سے تعلیم و تعلم کے علاوہ دیگر مشاغل کے ضمن میں باقاعدہ رہنمائی حاصل کی جانے لگی سب سے زیادہ میں جس چیز نے اپیل کیا وہ استاذ محترم کی حد درجہ قناعت پسندی اور استغناء تھا بقول شاعر:

دامانِ توکل کی یہ خوبی ہے کہ اس میں
پیوند تو ہو سکتے ہیں دھبے نہیں ہوتے

سلسلۂ تعلیم و جاری ساری تھا، استاذ محترم کی مربیانہ فہمائش بھی شامل حال تھی، اس دوران میرے دیگر اصحاب اپنی تعلیمی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لئے دیگر مقامات کی طرف عازم سفر ہوئے لیکن میں نے بلاتعطل اپنا تعلیمی سفر جاری و ساری رکھا، اسی دوران ہمارا عامہ ثانویہ کا امتحان تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کی زیر نگرانی منعقد ہوا، مرکز بھکھی شریف بنا استاذ محترم کی شفقت اور رہنمائی کی بدولت میں نے اپنے ہم سبقوں سے سبقت حاصل کی، میرا کوئی کمال نہیں تھا بلکہ استاذِ محترم کی رہنمائی تھی، اس کے بعد استاذِ محترم کی رفاقت کا وہ حسین دور شروع ہوا کہ سفر و حضر میں اکثر اوقات استاذ گرامی مجھے شرف ہمراہی بخشتے، میں نے کالج کی تعلیم کا سلسلہ بھی استاذ محترم کی اجازت سے جاری رکھا درس نظامی کے ساتھ ساتھ "ایف اے، بی اے اور ایم اے" کے امتحانات میں بھی کامیابی حاصل ہوئی، استاذ محترم اکثر یہ فرماتے کہ قاضی جی آپ امتحان نہیں دیتے اُن کے ساتھ مذاق کرتے ہو، جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ میں انجمن محبان نظام مصطفٰی کی صدارت کے فرائض بھی انجام دیئے اجتماعات اور محافل میں استاذ محترم کی اجازت سے نقابت بھی کی جس کو آپ از حد پسند

Marfat.com

فرماتے کہ میں دیگر حضرات کی طرح زیادہ وقت نہیں لیتا تھاان اجتماعات کی جان استاذ محترم کا منطقی اور دلائل سے مزین وہ خطاب ہوتا تھا جو اجتماع کے ختم کے بعد بھی اپنے اثرات سامعین پر طاری کرتا تھا

رونق بزم جہاں یونہی رہے گی جالب
مگر کچھ اور تھا رنگ جمانے والا

شہر میں بے دینی اور بد اعتقادی کے سد باب کیلئے استاذی المکرم نے بے شمار اجتماعات منعقد کئے جن میں درسِ حدیث، درسِ فقہ اور ماہانہ گیارہویں شریف کا اجتماع خصوصاً قابل ذکر ہیں، ان اجتماعات کی تنظیم میں ایک بات ہمارے زیب نظر ہمیشہ رہی وہ تھی وقت کی پابندی، استاذ محترم کی تربیت سے یہ سارا سلسلہ جاری و ساری تھا، مجھے اپنے کالج کے تعلیمی سفر کے لئے کچھ عرصہ لاہور بھی قیام کرنا پڑا وہاں قریباً چند ماہ میں نے باقاعدہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں بھی عظیم المرتبت اساتذہ کے زیر سایہ تعلیمی مراحل طے کئے لیکن جب واپس ڈنگہ استاذ محترم کے پاس پہنچا تو محسوس ہوا کہ ایک چھوٹے سے قصبے میں ہمارے پاس ایسا گوہر نایاب موجود ہے جس کی چمک کے آگے بڑے بڑے نامی گرامی ماہرین فن ماند دکھائی دیتے ہیں، انداز تدریس ایسا جاندار کہ مشکل سے مشکل مسائل کا حل اتنی سادگی سے بیان فرماتے کہ عقل دنگ رہ جاتی، ان کی درگاہ کی حاضری ہی تھی جس وجہ سے مجھے ہر امتحان میں کامیابی حاصل ہوئی، ورنہ میری توجہ تعلیمی مشاغل سے زیادہ کھیل کود میں تھی لیکن استاذ محترم کی مہربان شخصیت کی رہنمائی سے سارے مسائل حل ہوتے چلے گئے اسی دوران میں نے کچھ وقت ٹیچنگ میں بھی دینا شروع کر دیا، لیکن استاذ محترم کے ساتھ

Marfat.com

تعلق قائم رہا، موقوف علیہ تک سارا نصاب میں نے استاذ محترم سے مکمل کیا، پھر استاذ محترم نے اپنی خصوصی اجازت سے دورۂ حدیث شریف کیلئے لاہور جامعہ نظامیہ رضویہ بھیجا، دورۂ حدیث میں بھی مقتدر اساتذہ سے اکتساب فیض کے بعد جب واپس آیا، تو ڈنگہ ہی توجہ کا مرکز تھا اسکول میں تدریس کا کام کیا، استاذ محترم سے اکثر ملاقات رہتی، کچھ عرصہ استاذ محترم کے حکم سے جامعہ کے طلباء کو میٹرک کے کچھ اسباق بھی تیار کروائے، اس دوران استاذ محترم کے والد گرامی حضرت مولانا ابوالضیاء محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا، ان کی تعزیت کیلئے ملک کے طول وعرض سے علماء تشریف لائے، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور سے مولانا مفتی ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید اہلسنت، مفتی اعظم پاکستان مولانا عبدالقیوم ہزاروی صاحب اور مولانا عبدالتواب صدیقی صاحب تشریف لائے، واپسی پر میں نے انکی کنجاہ روڈ کے مختصر راستے کی رہنمائی کی استاذ محترم کے حکم سے مذکورہ بالا علماء ہمارے گاؤں سیکریالی سے بھی گزرتے ہوئے نجم العلوم سیکریالی تشریف لائے، دعا فرمائی اور فرمایا کہ گجراتیو! تم نے مدرسے بھی کوٹھیوں کی طرح سجا کر بنائے ہیں، اس دوران جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ کے شعبہ طالبات کو بھی بے پناہ کامیابیاں نصیب ہوئیں، لیکن استاذ محترم کی صحت دن بدن کمزور ہوتی چلی گئی، میں نے روزگار کے سلسلہ میں بیرون ملک کویت کا سفر کیا، وہاں سے جب بھی آتا خصوصاً حضرت سے ملنے آتا اور ان کیلئے ہر قسم کے مسائل پر رہنمائی کا طلبگار ہوتا اور آپ رہنمائی فرماتے

گو میں رہا رہین ستم ہائے روزگار
لیکن تیرے خیال سے غافل نہیں رہا

Marfat.com

اس سیشن 2012,13 سے پہلے استاذ محترم سے آخری ملاقات ہوئی، گرمیوں کی تعطیلات کے سلسلہ میں پاکستان آیا تھا، استاذ محترم کو اگرچہ بولنے میں دقت ہو رہی تھی لیکن کافی دیر حاضر خدمت رہا، ذہن کے کسی نہاں گوشے میں یہ خیال نہیں تھا کہ یہ آخری ملاقات ہوگی، واپس اپنی ڈیوٹی پر پہنچا دن گزرتے گئے اسی دوران میں نے انٹرنیٹ سے استاذ محترم کی تقریریں بھی ڈاؤن لوڈ کیں، 4 فروری کی صبح جب آفس میں سوشل میڈیا سے استاذ محترم کے انتقال کی خبر سنی تو یکدم ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اپنے سر سے سائباں جاتا رہا، اُس کے بعد جنازہ کا احوال اور تصاویر دوستوں سے موصول ہوئیں کچھ میرے پاس بھی یادگار تصویریں تھیں میں نے دوستوں کے ساتھ شیئر کیں، اتنا عظیم الشان اجتماع جنازہ کا میں اپنی زندگی میں اپنے پورے علاقے میں نہیں دیکھا، پھر جس دوست سے بھی بات ہوئی وہی آپ کی خوش اخلاق حیات کا معترف نظر آیا، حتیٰ کہ دیگر مسالک کے لوگ جن کے خلاف آپ ہمیشہ سینہ سپر رہتے وہ بھی آپ کی عظمت کے گن گاتے نظر آئے، آپ کی خوبیاں اور آپ کے اوصاف اتنے ہیں کہ ان کا شمار ممکن نہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقہ سے آپ کے جملہ متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کی قبر پر اپنی رحمتوں کی بارش تا حشر نازل فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم

دنیا کو یاد تیری حکایت ہے آج بھی
ہراک دل میں تیری محبت ہے آج بھی
کانوں میں گونجتی ہے اب تیری صدا
آنکھوں کیسامنے تیری صورت ہے
کل جنہیں زندگی تھی راس بہت
آج پھرتے ہیں وہ اداس بہت
کیوں نہ رووں تیری جدائی میں
دن گزارے ہیں تیرے پاس بہت

آہ: میرے استاذ گرامی قدر

صاحبزادہ محمد ظہیر الدین معظمی صاحب گجرات

قد ذهب الناس ومات الكمال
وصاح صرف الدهر اين الرجال

ڈھونڈا کریں ہم تمہیں فصلِ بہار میں، چرخ نیلی فام صدیوں گردش کناں رہتی ہے،.................مہ وانجم ہزاروں سال کروٹیں بدلتے ہیں.............لیل ونہار مدتوں آتے جاتے رہتے ہیں.........خزاں اور بہار کا تسلسل ایک طویل عرصہ جاری

Marfat.com

وساری رہتا ہے.........دن کا اجالا اور شب کی تاریکی کا عمل پیہم جاری رہتا ہے.........پھر کہیں کسی خطے میں.........کسی خاندان میں.........کسی گھرانے میں.........کوئی ایسا گلِ رعنا مسکراتا ہے جس سے ایک عالم چمک اٹھتا ہے.........اس نادرِ روزگار کے فیض سے ہر ایک فیضیاب ہوتا ہے.........اسکے آسمان فکر و دانش پر طلوع ہونے والے آفتاب سے شب تیرہ سحر آشنا ہوتی ہے......... جہالت کی تاریکیاں علم کی روشنیاں سے بدلتی ہیں.........اس نابغہ عصر کا کوکبِ ہمایوں ہمیشہ تابندہ ودرخشندہ رہتا ہے.........اسکا ماضی، حال اور استقبال ہر زمانہ ہی قابل صدر شک ہوتا ہے.........اس کم یاب بلکہ نایاب طائفہ میں ایک روشن ، بلند، ارفع واعلی نام میرے استاذ، مربی، محسن استاذ الاساتذہ، عمدۃ العلماء نمونہء اسلاف، عالم باعمل، صوفی باصفا، جہانِ علم ودانش کے نیرِ تاباں، پیکرِ اخلاص و مروت، مجسمہء مہر ووفا، امام ابوحنیفہ کے تدبّر کا خوبصورت نشان، علماءِ خیر آباد کا علمی جانشین، وسعتِ علم وعمل کی عمدہ ترین علامت، آرائش کی آواز اور ستائش کی تمنا سے بے نیاز ذات، عظمتِ اسلاف کے امین، صحاب فکر ونظر کے مقتدی، عصر حاضر کی مقتدر ہستی، فنِ تدریس میں یگانہ، فنِ خطابت میں بے مثل، میدان علم کا بے بدل شہسوار، دین متین کا بے لوث سپاہی، علماء حق کی سچی یادگار، بحر العلوم مجمع الکمالات اخلاص وللّٰہیت کا پیکر رعنائی، راسخ العقیدہ، نظام مصطفی کا داعی، مسلک حق اہل سنت وجماعت کا پاسبان، علامہ مولانا عطاء محمد بندیالوی علیہ الرحمۃ الباری کے علوم کا صحیح وارث، استاذ الاساتذہ حضرت مولانا سلطان احمد صاحب (حاصلانوالہ) کا شاگردِ رشید، مئے خانہ وحدت (حضرت کیلیانوالہ شریف) کے ساقی سے جامِ معرفت نوش

Marfat.com

کر کے حقائق توحید تک رسائی پانے والا اور رسول کریم ﷺ، رسول انس و جاں کے عشق کی سرمستیوں میں زندگی کا ایک ایک لمحہ بسر کرنیوالا عاشق صادق یعنی میرے ممدوح و موصوف حضرت مولانا رضاء المصطفیٰ علیہ رحمۃ کا ہے آپ 4 فروری 2013ء بروز سوموار شریف کو اس دارِ فانی دارِ باقی کی جانب روانہ ہوئے خدائے بزرگ و برتر آپ کو خلد بریں میں اعلیٰ ترین مقام عطاء فرمائے، اپنے قرب وجوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے آپ کی قبر انور کو روضۃ من ریاض الجنۃ، بنائے، آپ کی لحد کو بقعہ نور بنائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

متنبی کا ایک دعائیہ شعر اپنے استاد گرامی کی نظر کرتا ہوں

؎ صلوۃ اللہ خالقنا حنوط

علی وجهه المکفن بالجمال

لاریب ایسی شخصیات کا وجود کل جہاں کیلئے باعث صدر افتخار ہوا کرتا ہے اوران کے چلے جانے سے پیدا ہونے والا خلاء کبھی پر نہیں ہوا کرتا، راقم الحروف کا ایک طویل عرصہ قبلہ استاذی المکرم کے ساتھ گزرا، میں نے بہت ہی قریب سے آپ کی حیات مبارکہ کا مشاہدہ کیا بخدا مجھے آپ کا وجود ہر جہت وسمت سے انوکھا اور نرالہ لگا، آپ کی طبع میں بلا کا ٹھہراؤ تھا، مزاج میں متانت اور سنجیدگی تھی احوال میں استقامت تھی، آپ فصاحت وبلاغت کا بحر ذخائر تھے، صبر واستقلال اور توکل وغنا آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ فیاض ازل نے کمال فیاضی کے ساتھ آپ کو ہر دینی و دینوی نعمت سے حصہ وافر عطا فرمایا تھا، قاسم نعم الٰہیہ، جان ہر عالم، فخر موجودات، خلاصہ

Marfat.com

کائنات ﷺ کی بے پایاں عنایات اور کرم نوازیوں سے آپ ہر علم وفن اور فضل و کمال سے مالامال تھے، عالم بے غالب تھا، ہر ملاقات کرنے والا آپ کو مشفق، مہربان اور متبسم پاتا، آپ کی حیات مستعار کا لحہ لحہ اور ساعت ساعت طیب وطاہر اور شبنم سے پاکیزہ ترتھی ظاہر و باطن، جلوت و خلوت اور سفر وحضر غرضیکہ ہر حالت خوب سے خوب ترتھی، زندگی بھر اللہ تعالیٰ اور اسکے حبیب دلنواز ﷺ کے تابع فرمان رہے، وصال پرملال سے چندروز قبل راقم الحروف کے ہاں تشریف لائے آپ کے بڑے صاحبزادہ محمد قدیس رضا صاحب بھی تھے ازار و محبت مجھ سے فرمانے لگے میرے لئے دعا کرو کہ اللہ کریم مجھے ایک بار در حبیب ﷺ کی حاضری کی سعادت عطا فرمائے، مولانا محمد افضل صاحب (مدرس جامعہ رضویہ ضیاء القرآن) حاضری حرمین شریفین کیلئے جانے لگے تو ان سے فرمایا میری صحت کیلئے دعا کرنے کی ضرورت نہیں بس یہ دعا کرنا کہ ایک بار جیتے جی ان سر کی آنکھوں سے اللہ اور اس کے پیارے حبیب کے حرم کی زیارت کر سکوں، اللہ اللہ یہ وارفتگی کی کیفیت یہ عالمِ جزب شوق، یہ ذوق اور ولولہ عشق خاصے کی چیز ہے ور ایسی متاع عزیز ہے کہ ہر ایک کو نہیں دی جاتی ہے جس پر اللہ کریم اپنی رضا و خوشنودی کے درواکر دیتا ہے اور قاسم ہر نعمت سرور انبیاء سید الرسل اور ہادی کل ﷺ اپنی محبت کیلئے جس کے دل کو چن لیتے ہیں یہ سوغات انہیں ودیعت کی جاتی ہے۔

محبت کیلئے کچھ دل مخصوص ہوتے ہیں
یہ وہ نغمہ ہے جو ہر ساز پہ گایا نہیں جاتا

دم تحریر میں جذبات کے تسلسل میں بہتا چلا جارہا ہوں اور ایک عجیب سے منبع نور میں

Marfat.com

غوطہ زن ہوتا چلا جا رہا ہوں اور انکے ساتھ بیتے ہوئے لمحات کو واپس لانے کی ناتمام کوشش کرنے میں لگا ہوا ہوں، کاش گزرے ہوئے اوقات واپس آجاتے ہوتے، بیتے ہوئے دنوں کے پلٹنے کی موہوم سی امید ہوتی، لیکن نہیں ایسا کبھی ہوا نہیں کارگہہ حیات کا یہ تو دستور کبھی بھی نہیں رہا، جو لمحہ گزر جاتا ہے وہ کبھی لوٹا نہیں کرتا، جو دن گزر جائے پلٹا نہیں کرتا، جو شب بیت جائے واپس نہیں آیا کرتی، جو پیارے بچھڑ جائیں سارا زمانہ کوششیں کر لے، آنسو بہا لے، گریہ وزاری کر لے، صبح وشام نالہ وشیون میں مصروف رہ کے گزر جانے والوں کو آوازیں دے دے کے پکار لے، منتیں سماجتیں لجاجتیں کر لے، اپنے پیار کا واسطہ دے لے، اپنے تعلق کا اظہار کر لے، اپنے رشتہ کا احساس دلانے کی کوشش کر لے، اپنے روٹھ جانے کے ڈراوے دے لے، نہ بولنے کی دھمکیاں دے لے، رشتے ناطے توڑنے کی قسم دے لے، اپنی بربادی کے قصے سنا لے، جگر صد پارہ کے رستے خون کا غازہ چہرے پر مل کر اپنے پیاروں کو ساتھ لے کر ہاتھ جوڑ لے، اپنی کردہ ناکردہ غلطیوں کی ہزار معافیاں مانگ لے، جو اہے کر لے، جانے والے کو لوٹ کر آنا تو کجا مڑ کر دیکھا بھی نہیں کرتے، چھوڑ جانے والے لوٹ کر آیا نہیں کرتے۔

ے اپنے بے خواب کواڑوں کو مقفل کر لو
اب یہاں کوئی نہیں، کوئی نہیں آئے گا

میرے ممدوح وموصوف نے، دین گاہ، کے سرزمین پر اپنی زندگی کی 55 بہاریں گزاریں اس تاریخی شہر کا ہر پیر و جواں میرے استاذی المکرم کی پاکیزہ ترین زندگی کا شاہد و عادل ہے اپنے بیگانے، کیا اغیار و اخیار بھی اس درِ یگانہ کی توصیف میں

Marfat.com

رطبُ اللسان ہیں۔ بچپن نہایت صاف شفاف تھا،لڑکپن میں اکھڑپن نہ تھا، جوانی دیوانی نہ تھی، شباب عذاب نہ تھا بلکہ موجبِ ثواب تھا۔ ایسے اہل محبت کیلئے زمانہ صدیو ں چشم براہ رہتا ہے، اہل ذوق کے قلوب سراپا آرزو اور اہل نظر کی نگاہیں مجسم انتظار بن جاتی ہیں۔

ہم سے وہ ذات جدا ہوئی جس کا ہر علم عطائے رسول کریم ﷺ تھا، جس کا ہر عمل لائق تقلید تھا۔

جسکا قول سند اور حجت تھا، جس کی تحریر ظلمت تشکیک کو دور کرتی تھی، جس کی تحقیق باطل کش تھی، جس کی زیارت ایک ولی کامل کی زیارت تھی، جس کی صحبت میں بیٹھنا ایک سعادت تھی، جو عالم اسلام کے لئے قدرت کا عظیم عطیہ تھا، جس کی زندگی کا ایک ایک لحہ اہل عمل کے لئے سرچشمہ برکت تھا، جس کا وجود ایک مینارہ ہدایت تھا، جس کا علم جہالت کی گھٹاؤں میں علم کا بدرمنیر تھا، جو خود روشن ضمیر تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فقیر تھا،

خود دار و خدا مست و تہی دست و بشر دوست

فہم سے مشورہ طلب کرے، ثانیاً میری ملاقات استاذ گرامی کے چھوٹے صاحبزادہ برادرم محمد ومیض المصطفیٰ صاحب سے ہوئی جو غم اندوہ کی تصویر تھے، اس شہزادے کے چہرے پر انجانی سی کیفیت غم ہویدا تھی، ہمیشہ سے جس کی مسکراہٹ میرا استقبال کیا کرتی تھی آج اس مسکراہٹ کی جگہ آنسو ٹپک ٹپک کر میرا استقبال کر رہے تھے۔ اس معصوم چہرے پر غم واندوہ اور کرب وحزن کے سائے دیکھ کر یارائے صبر نہ رہا اور پیمانہ شکیبائی چھلک پڑا،

ضبط کے ٹوٹ گئے آج تو بندھن سارے
تڑپا ہے وہ دل جو کبھی دھڑکا بھی نہ تھا

ہم دونوں اس مخمصے میں تھے کہ اظہار غم اور تعزیت کا حق کس کا ہے، یہ جان کا صدمہ کس کے دل کو کرچی کرچی کر گیا، نقصان کس کا ہوا، سایہ کس کے سر سے اٹھا ہے، اظہار افسوس میں نے ان سے کرنا ہے یہ انہوں نے مجھ سے، بس نہ وہ کچھ کہہ رہے تھے اور نہ ہی میں کچھ عرض حال دل سنا پایا صرف آنسوؤں نے ہی کچھ سوال و جواب کیے اور ہم تو دونوں ہی حیرانگی واستعجاب کی تصویر بنے ایک دوسرے کو دیکھتے رہ گئے۔

ایک آنسو میں کہہ گیا دل غم
میں نے کس قدر اختصار کیا

کثیر تعداد میں لوگ دارالعلوم میں جمع تھے اور تا حال آمد کا سلسلہ جاری تھا، نگاہیں مشتاق تھیں کہ کب آخری دیدار کے شرف سے شرف اندوز ہوں گی بالا آخر وہ کٹھن مرحلہ آن پہنچا جب

کاشانہء رضا سے نہا دھو کر خوشبوؤں میں بسا، نور و نکہت ماحول کو منور معطر کرتا آج کی بارات کا دولہا صبح سے منتظر باراتیوں کے سامنے پوری سج دھج سے برآمد ہوا، اک شور اور غلغلہ سمع نواز ہوا وہ دیکھو کون آرہا ہے، چمکتا چہرہ ہے خوبصورت بھویں ہیں، گلاب کی پنکھڑی کی مانند لب ہیں، کشادہ جبیں ہے، ابروؤں نے حسین چہرے پہ عجب بہار کا سماں پیدا کر رکھا ہے، چہرے سے نور کی شعاعیں اور کرنیں پھوٹ رہی ہیں۔

انوار و تجلیات کی بارش برس رہی ہے پوری فضاء معنبر و معطر ہے پورا ماحول

Marfat.com

گل بداماں بنا چلا جا رہا ہے، ہر آنکھ پاکیزہ آنسوؤں سے وضو کرتی نظر آ رہی ہے، جب آپ کا وجود باوجود دارالعلوم کے صحن میں رکھا گیا ہے تو ادارے کی ہر ہر اینٹ، درختوں کا پتہ پتہ، لائبریری میں موجود کتب نادرہ وکثیرہ کا ورق ورق باچشم نم آخری سلام عقیدت پیش کر رہا تھا۔ اعزہ واقرباء تو غم سے نڈھال تھے ہی مگر مجموعی طور پر دین گاہ کا ہر پیر و جواں اور طفل وزن مرقع حزن وملال نظر آ رہا تھا ان سب کے آنسو اس بات کے غماز تھے کہ آج ہمارے سروں سے سایہ اُٹھ چکا ہے۔ پرخلوص اور بےلوث محبت کرنیوالے سے پورا علاقہ محروم ہو چکا ہے۔

طلبہ کو یہ احساس دامن گیر تھا کہ استاذ کامل کے فیض سے ہم محروم ہو گئے، اساتذہ رنجیدہ تھے کہ لاینحل عقدوں کی گرہ کشائی کرنے والا ان کے درمیان آج موجود نہ تھا۔ علماء حیران وششدرہ گئے کہ علم فن کا حقیقی قدردان رخصت ہو چکا ہے۔ سائل انگشت بدنداں تھے کہ سوالات کی باریکیوں تک رسائی پا کر جواب با صواب دینے والا رخ موڑ چکا ہے۔

صوفیاء صلحاء تصوف وطریقت کی دنیا میں پیدا ہونے والے خلاء کو پر نہ ہوتا ہوا دیکھ کر بارگاہِ صمدیت میں دست بدعا تھے۔ خطباء مسند خطابت کے خالی ہو جانے پر نوحہ کناں تھے۔ ارباب علم ودانش مختلف انداز سے خرد کی گتھیاں سلجھانے والے کی بلائیں لے رہے تھے۔ غرضیکہ ہر شخص دست دعا دراز کئے یوں عرض کناں تھا۔

ے جانے والے ہماری محفل سے چاند تاروں کو ساتھ لیتا جا
ہم خزاں سے نباہ کرلیں گے تو بہاروں کو ساتھ لیتا جا

ادارے کے صحن میں زائرین کا انبوہ کثیر دیدار میں محو تھا میں ایک طرف کھڑا سوچ رہا

Marfat.com

تھا کہ اتنے لوگ کیسے اور کیوں آ گئے۔ جانے والے کا کس کس کے ساتھ کتنا تعلق تھا، آج ان زائرین کو کوئی ذاتی کام اور مصروفیت آڑے نہیں آئی، اس طرح کے ڈھیروں خیالات جنم لے رہے تھے کہ معاً مجھے راحت جان جان ہر عالم فخر مودات ،خلاصہ کائنات، ماہ طیبہ، شفیع عاصیاں، محبوب داور سید المرسلین بلکہ سید کل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے نکلی حدیث پاک یاد آئی۔

ان اللہ اذا حب عبدآد عا جبریل فقال انی احب

فلاناً فا حبہ قال فیحبہ جبریل ثم ینا دی فی

السماء فیقول ان اللہ یحب فلاناً فاحبوہ فیحبہ اھل۔

یہ دنیا فانی اور بے ثبات ہے اس کے فانی اور ناپائیداری کو ملاحظہ کرنا ہوتو صحن چمن میں مسکراتے پھول کو دیکھو صبح غنچہ تھا، اب پھول ہے شام کو مرجھا کر فنا کی وادی میں اتر جائے گا۔ پروانے کا معاملہ بھی اس سے جدا گانہ نہیں تمام شب شمع کے گرد طواف کرتا رہتا ہے پھر عالم فانی سے عالم باقی کی طرف سفر کر چکا ہوتا ہے۔

اس دنیا میں دوام وثبات کسی چیز کو نصیب نہیں

ثبات اک تغیر کو ہے زمانے میں

جی ہاں "فاعتبروا یااولی الابصار" جوکل تھا وہ آج نہیں جو آج ہے یہ کل نہ ہوگا۔ اسی قدرت کے اٹل قانون کے مطابق ایک خوبصورت شخصیت سے آج ہم محروم ہو چکے ہیں، عدد نبوت کی پیروی میں 40 سال سرزمین دین گاہ میں "قال اللہ وقال الرسول" کے دلنواز نغمے الاپنے والا محدث کبیر داعی اجل کو لبیک کہہ کر راہی راہ ملک بقا ہوا۔ میرے مادر علمی (جامعہ رضویہ ضیاء القرآن) کے درودیوار اس رس گھولتی شیریں

Marfat.com

آواز کو ترسیں گے۔۔۔۔۔۔۔ مسند تدریس نوحہ کناں رہے گی کہ اس شائق تدریس کو کہاں سے ڈھونڈ لاؤں جو ناسازی طبع، مہلک علالت اور نقاہت کے باوجود اسباق پڑھانے کا حریص تھا،

حاصل عمر راہ یارے کردم
شادم از زندگی کہ کارے کردم

4 فروری رات 2:30 بجے لاہور قبلہ والد گرامی کو مدینہ طیبہ روانہ کر کے گجرات پہنچا تو استاذِ گرامی کے وصال پُر ملال کی خبر موصول ہوئی علی الصباح مولانا محمد آصف صدیقی کے ہمراہ بوجھل دل اور قدموں سے عازم دین گاہ ہوا تو راستہ تو وہی تھا جس پر ان گنت مرتبہ میں زیارت اور حاضری کے لئے جایا کرتا تھا۔ مگر یہ راستہ اجنبی اجنبی اور نامانوس سا لگ رہا تھا گویا راہ کا ہر ہر زرہ اور درختوں کا ہر ہر پتہ میری سوالیہ نظر سے دیکھ کر پوچھ رہا ہو،

انہی راستوں نے جن پر کبھی تم تھے ساتھ میرے
مجھے روک روک پوچھا تیرا ہم سفر کہاں ہے

میرے دل و دماغ پہ یہ تصور چھایا ہوا تھا کہ اس سے قبل جب بھی دینگاہ حاضری ہوتی تو فون پر سلام عرض کر کے اجازت لے کر جاتا تھا مگر آج نہ تو سلام پیش کر سکا نہ ہی اجازت لی، شاید اسی وجہ سے آج ملاقات بھی نہ ہو گی۔

نہیں نہیں یہ مہربان لوگ ہوتے ہیں انہیں ہر آنیوالے کی خبر ہوتی ہے ملاقات اور تواضع کے بغیر واپس نہیں لوٹایا کرتے اور میرے استاذ گرامی کا تو ہمیشہ یہ شعار اور وطیرہ تھا کہ آنے والوں کے قدم لینا اور جانے والوں کو دعائیں دینا، آج

Marfat.com

جب دین گاہ پہنچا تو ماحول بہت ہی سوگوار تھا پورے شہر کے در و دیوار پر اداسی، مایوسی ،درد، کرب، دکھ، اندوہ کے مہیب سائے چھائے تھے، بارونق بازار کی رونقیں چھن چکی تھیں مسکراتے چہروں پر پژمردگی چھائی تھی تروتازہ جبینیں مرجھائی سی تھیں، دل غم والم سے چور چور تھے اور اشکوں کا ایک سیلاب تھا جو تھمنے کا نام نہ لیتا تھا، ہر گوشہ آہوں اور سسکیوں سے مملو تھا، یہ کیفیت ہر اس شخص کی تھی جو کبھی ایک بار ان سے ملا تھا یا نام سن رکھا تھا یا ہمہ جہت شخصیت کی خداداد خوبیوں اور صفات سے آگاہ تھا۔ اس غم میں اپنے اور بیگانے سبھی شامل تھے ہر آدمی غم کی ایک تصویر بنا نظر آتا تھا، بوجھل دل اور قدموں کے ساتھ راقم الحروف نے جب مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ ضیاء القرآن کے اس پیارے صحن میں قدم رکھا جس کا ذرہ ذرہ اور گھاس کا تنکا تنکا حزن ملال کا پیکر تھا پر بہار اور شاداب درخت خزاں زدہ نظر آرہے تھے سبزے کا رنگ تو وہی تھا مگر نگاہوں میں پھیلنے والے کاجل کی وجہ سے ماند ماند نظر آرہا تھا اولاً میرا سامنا مولانا محمد الیاس جلالی صاحب سے ہوا جس وفادار اور تابع فرمان نے اسی مرکز علم عرفان کے چشمہء صافی سے اپنی تشنگی کو مٹایا اور پھر ایک نیاز مند اور خدمت گزار کی طرح تادم تحریر اسی مرکز میں بیٹھ کر مربی ومحسن کے احسانات کو یاد کر کے شکر گزاری میں ہمہ تن مصروف ہیں اس بندہ خدا کی عجیب کیفیت در دتھی مجھے دیکھ کر بے ساختہ لپٹ گیا دھاڑیں مار مار کر اور بلبلا کر بچوں کی مانند رویا اور مجھے الیاس جلالی صاحب کے درد وغم میں ڈوبے ہوئے الفاظ آج بھی من وعن یاد ہیں جو انھوں نے مجھے ملتے کہے تھے کہ صاحبزادہ آج وہ ہم سے رخصت ہو کر سوئے خلد روانہ ہوئے جو چھوٹے کام کیلئے بھی ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے یہ از خود نہیں آئے انہیں کوئی دنیاوی تعلق لیکر

نہیں آیا، یہ لوگ راہ رسم دنیا نبھانے نہیں آئے بلکہ ایک ولی کامل کی زیارت سے شاد کام ہوکر اپنی بخشش ومغفرت کا سامان مہیا کرنے آئے تھے۔

میری طلب بھی انہی کے کرم کا صدقہ ہے
قدم یہ اُٹھتے نہیں اُٹھائے جاتے ہیں

لوگ زیارت کرتے جارہے تھے اور دیکھ رہے تھے کہ لبوں پر نسبت کا تبسم جبیں پر علم کا نور اور رخساروں پر علم کا حسن، اپنے بیگانوں کو دعوت نظارہ دے رہا تھا اب مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ فصل بہار میں پھول مسکرایا مگر مرجھا کر فنا ہو گیا، شب دیجور میں کچھ وقت کیلئے پروانہ شمع کے گرد طواف کناں ہوا لیکن آخر شب راہی دار بقاء ہوا مگر جس دل کی کشت زار محبت خدا اور عشق رسول خدا ﷺ سے سیراب ہوتی ہے، جس گلشن قلب پر حب رسالت مآب کی پھوار مڑتی ہے، جس کا عندلیب فکر گلستان احمدی میں چہچہاتا ہو وہ کبھی سوکھا نہیں کرتی، اس گلزار کے پھول کبھی مرجھایا نہیں کرتے، اس شجر مبارک کے پتے خزاں کی چیرہ دستیوں سے محفوظ رہتے ہیں اس طرح کے صاحب جب جہان جہانی کو خیر آباد کہتے ہیں تو ''ارجعی الی ربك راضية مرضية'' کی صدائے دلنواز استقبال کرتی ہے اور انہیں وصال کی دائمی لذتیں عطا ہوتی ہیں موت فنا کا پیغام لیکر نہیں آتی بلکہ دوام حیات کا مژدہ جانفزا سنانے آتی ہے،

الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب

مرگ مومن چیست ہجرات سوئے دوست
ترک عالم ،اختیار کوئے دوست

قبلہ استاذی گرامی تو چلے گئے مگر آمدہ نسلوں تک تا قیام قیامت آپ کا ذکر جمیل باقی رہے گا آپ کی گراں قدر خدمات، آپ کی وفا شعاری کو کبھی فراموش نہ کیا جائے گا آپ کا حسن تکلم وتخاطب، تبسم ریزی، اخلاق عالیہ، صفات محمودہ اور گوہر باری وگہر ریزی کو ہمیشہ یادرکھا جائے گا

~ علم کی شمع کو روشن جو کیا کرتے ہیں
زندہ رہتے ہیں ہمیشہ وہ کب مرا کرتے ہیں

~ موت النفی حیات لا انقطاع لها
قدمات قومه وهم فی الناس احیاء

بقول علامہ اقبال........

~ موت کو سمجھا ہے غافل اختتامِ زندگی
ہے یہ شامِ زندگی ، صبحِ دوامِ زندگی

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

Marfat.com

جناب صوفی غلام مصطفیٰ عطاری صاحب

مدرس (عصری علوم) جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ

میرے سر کے تاج، شیخ القرآن والحدیث، سلطان العلماء والفقہا، مفتی اعظم دین گاہ، پاسبان مسلک رضا، زینت اہلسنت، جان اہلسنت، پہچان اہلسنت، عاشق صادق حرمین طیبین، عاشق رسول، محسن اہلسنت، ضیائے جامعہ رضویہ ضیاء القرآن حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی محمد رضاء المصطفیٰ صاحب نور اللہ مرقدہ نے اللہ عزوجل و رسول اکرم ﷺ کی عطا سے دین متین کی وہ خدمت کی اور عشق رسول کی وہ شمع روشن کی جو نہ صرف دین گاہ بلکہ قرب جوار کیلئے مشعل نور کی حیثیت رکھتی ہے اور یقین کامل کے ساتھ اللہ کی مخلوق ان کے نور سے تا قیامت مستفید ہوتی رہے گی۔

سید دو عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ

خیر کم من تعلم القرآن و علمه

بلا مبالغہ آپ کا وجود سعید اس حدیث کا مصداق ہے کیونکہ آپ نے اپنی ساری زندگی قرآنی علوم سیکھنے سکھانے میں گزاری آج آپ کی جدائی سے میرا دل رو رہا ہے کیونکہ ایسی ہستیوں کے خلا کو پر کرنے کیلئے بیسیوں سال درکار ہیں۔

احقر مدینۃ الرسول ﷺ کے طریق کا ایک ادنیٰ کتا ہے، واقعہ کچھ یوں ہے کہ اس گدائے رسول ﷺ نے فروری 2004ء میں ایک خواب دیکھا کہ استادِ گرامی نور اللہ مرقدہ کے ساتھ حج مبارک کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، اُن دنوں دینگاہ میں

Marfat.com

کل پاکستان محفل نعت کی تیاریاں عروج پر تھیں، 28 فروری 2004ء بعد نماز عصر مولانا محمد رضاء المصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ منچ دیکھنے عیدگاہ تشریف لائے، منچ کا معائنہ کرنے کے بعد آپ واپس پلٹنے لگے تو مجھے آپ سے ملاقات کا شرف ملا میں نے رات والا خواب سنایا تو ارشاد فرمایا کہ تیاری کرو اور دعائے خیر بھی دی، اس سال 21 جون حج مبارک کی درخواستیں اوپن ہوئیں، مجھ غریب کے پاس ظاہری اسباب نہ تھے، 17 جولائی 2004 بعد نمازِ مغرب آپ درس کے برآمدے میں کمرہ نمبر 8 کے ساتھ جلوہ افروز تھے مجھے انعام اللہ کے بھائی حبیب اللہ (مقیم امریکہ) نے بلایا کہ قبلہ استاذی گرامی کے پاس جانا ہے میں فوری حاضر ہوگیا، تو مجھے محمد رضاء المصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک ہاتھوں سے حج کا زادراہ ملا، 18 جولائی کو درخواست دی اور 21 دسمبر 2004ء کو قرعہ اندازی کے نتیجہ میں قبولیت کا پروانہ ملا، اب دلی جذبات قابو میں نہ تھے کہ کب وہ دن آئے گا اور گنبد خضریٰ کی زیارت سے میری پیاس بجھے گی، آخرکار 18 نومبر 2004ء کو روانگی کا شیڈول ملا اس دوران مجھے یہ علم نہ تھا قبلہ استاذ گرامی بھی اس سال حج پر جارہے ہیں خیر آپ مجھ سے چھ دن قبل روانہ ہوگئے، روانگی سے قبل آپ نے مجھے اپنی بارگاہ میں طلب فرمایا تھا لیکن دینگاہ میں میری عدم موجودگی کے سبب ملاقات نہ ہوئی۔ یہ پتا چلا کہ آپ حج پر تشریف لے جاچکے ہیں یہ فقیر بھی 10 جنوری 2005ء رات 2:00 بجے سوئے مدینہ المنورہ روانہ ہوگیا۔ اب تو میرے دل کی دھڑکنیں جھوم رہی تھیں کہ عنقریب میری گناہگار نظریں کعبۃ اللہ المشرفہ کے حسین مناظر میں کھوجائیں گی۔

Marfat.com

الختصر یہ کہ 12 جنوری 2005 دن 11 بجے (تقریبا) حرم کی بالائی منزل پر دو بزرگوں کو طواف کا طریقہ بتارہا تھا کہ اچانک محمد رضاء المصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنی آغوش شفقت میں لیا اور اپنے سینے سے لگا کر کافی دیر تک درد بھری ہچکیوں کے ساتھ روتے رہے اور روتے روتے مجھے فرمایا کہ

''غلام مصطفی تیرا خواب سچ ثابت ہو گیا ہے''

پھر واقعتاً منیٰ مزدلفہ (یعنی حج کا پورا سفر معیت استاذ گرامی نصیب ہوا) یہاں تک کہ شہر رسول ﷺ میں بھی آپ کی سنگت نصیب رہی۔

اللہ عزوجل صدقہ اپنے حبیب ﷺ کا آپ کی مرقد مبارک پر ان گنت رحمتوں کا نزول فرمائے، اور یہ مبارک سفر میرے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

محترم جناب محمد طاہر سلیم عطاری صاحب

مدرس (عصری علوم) جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ

ومدرس گورنمنٹ ہائی اسکول ڈنگہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

محترم استاذِ گرامی فخرِ اہلسنت عاشقِ رسول جناب صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ اس علاقہ کیلئے ایک نعمت سے کم نہیں تھے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نعمت تھے جو چھن گئی، اس علاقہ میں عشق رسول ﷺ کو فروغ دینے

Marfat.com

اور اہلسنت کیلئے ان کی خدمات دائمی ہیں جو کہ ہمیشہ یاد رکھی جائے گی، مورخ جب بھی دین کی خدمت کے حوالے سے ڈنگہ کی تاریخ مرتب کرے گا تو صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا نام سرفہرست ہوگا۔

میں نے اپنی زندگی میں اتنا بڑا جنازہ ڈنگہ کی تاریخ میں نہیں دیکھا، اور اس انداز میں شہر کو یکجا سوگوار کبھی نہیں دیکھا جو صاحبزادہ رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے رحلت فرما جانے پر دیکھا۔

اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو منور فرمائے اور انکے درجات بلند فرمائے۔ آمین

حضرت علامہ مولانا قاضی محمد الیاس صاحب
آف سیکریالی

اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے آپ جیسا مہربان استاد میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا میرے خیال میں اس زمانے آپ جیسا کوئی بھی نہیں ہے آپ کے پاس بیٹھ کر دل کو سکون ملتا تھا غم بھول جاتے تھے کوئی دینی یا دنیاوی مسئلہ ہوتا تو سب حل ہو جاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو منور فرمائے اور انکے درجات بلند فرمائے۔ آمین

Marfat.com

محترم جناب سید ضیاء الحق شاہ صاحب بخاری گوجرانوالہ

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ ایک بہت بڑے عالم دین اور نفیس شخص تھے آپ نے اپنی ساری زندگی قیل وقال میں گزاری۔

آپ ایک عاشق رسول استاد تھے آپ کی جدائی کا خلا پورا نہیں ہو سکتا اور آپ کے وصال پر اہلسنت و جماعت کو بہت نقصان ہوا ہے میں اہل خانہ اور شاگردوں کے دکھ میں برابر شریک ہوں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو نبی کریم ﷺ کی سنّت نصیب فرمائے اور جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

محترم جناب ڈاکٹر محمد ضیاء القمر قادری صاحب گجرات

محترم جناب محمد رضاء المصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم انسان تھے ساری زندگی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اسوہ حسنہ پر گزاری۔ ساری زندگی درس وتدریس میں گزاری، آپ کا دنیا سے جانا عظیم صدمہ ہے، اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے میں آپ جیسی عظیم ہستی کے بارے میں کیا لکھوں بس یہی کہ۔

جدائی پر قائم ہے نظام زندگانی بھی
جدا ہوتا ہے ساحل سے گلے مل کے پانی بھی

Marfat.com

مولانا محمد عارف نورانی صاحب ڈنگہ

استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا الحاج محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے اہل علاقہ کے لئے بہت بڑا خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ مولانا علماء کے سروں کے تاج اور امن کے علمبردار تھے آپکا دستر خوان نہایت وسیع تھا، مہمان کے دو حق ہوتے ہیں۔"عزت اور خدمت" مولانا صحیح معنوں میں ان کو ادا فرماتے رہے۔

اللہ تعالیٰ مولانا کی تمام دینی خدمات کو قبول فرما کر انکے درجات بلند فرمائے اور انکی اولاد کو ان کا جانشین بنائے۔ آمین

حضرت علامہ مولانا محمد ریاض جلالی صاحب

خطیب جامع مسجد علی المرتضیٰ ڈنگہ

دار العلوم جلالیہ رضویہ ذوالفقار کالونی ڈنگہ

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ ایک پختہ عالم دین، قابل استاد اور ذہین فقیہہ تھے۔ مسلک حق اہلسنت و جماعت کے سچے ترجمان اور فکر رضا کے علمبردار تھے۔ حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد گرامی کی جانشینی اور مسلک کی خدمت کا صحیح معنوں میں حق ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

محترم المقام علامہ مولانا

ثاقب عمران جلالی رضوی صاحب

امرہ کلاں ضلع گجرات

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ صوفی منش آدمی تھے اور مسلک اہلسنت و جماعت کا سچا درد رکھنے والے تھے جو بہت ہی کم لوگوں میں پایا جاتا ہے اور آپ لوگوں سے بہت زیادہ محبت رکھنے والے تھے اللہ تعالیٰ ان کی قبر منور فرمائے۔

محترم جناب علامہ مولانا

اشتیاق احمد سیالوی صاحب

خطیب مسجد گلزار مدینہ میلاد چوک ڈنگہ

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اس دور کے ہر مسلمان کیلئے مشعل راہ تھی اس شخص کی عظمت ہم کیا بیان کریں جس کے دل میں عشق رسول تھا رگوں میں محبت اہل بیت تھی اور خون میں صحابہ کی وفا تھی اللہ تعالیٰ ان کی مرقد پر اپنی بے پناہ رحمت کا نزول فرمائیں۔ آمین

حضرت علامہ مولانا

حافظ غلام رسول صاحب

محلہ غوثیہ مہریہ ڈنگہ

حضرت علامہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت اہلسنت و جماعت کیلئے بہت بڑا سانحہ ہے۔ آپ نے پوری زندگی دین متین کی خدمت میں گزاری آپ مجسمہ اخلاق تھے۔ یہ آپ کی بہت بڑی خوبی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خاص جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

محترم جناب

صوفی غلام حسین نقشبندی صاحب

امرہ کلاں

حضرت صاحب بے بدل مقرر تھے اہلسنت و جماعت کے فرد واحد تھے آپ کو اپنے پیر و مرشد سے دلی لگاؤ تھا۔ اللہ تعالیٰ آپکو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کی قبر کو روشن فرمائے۔ آمین

؎ موت کس کو نہیں آتی یوں تو سبھی مرتے ہیں
پر اس مرحوم کی بوئے کفن کچھ اور کہتی ہے

Marfat.com

محترم جناب **ڈاکٹر ظفر اقبال** صاحب

خطیب ڈھنڈالہ نزد ڈنگہ ضلع گجرات تحصیل کھاریاں

میں نے آپ کو روشن ستارہ پایا اور اپنی استطاعت کے مطابق علمی، روحانی اور شریعت طریقت کا فیض پایا روحانی اعتبار سے آپ کو اپنے ساتھ ہی محسوس کرتا ہوں آپ ایک علمی پھول نما تھے آپ کی خوشبو سے ہر صحیح عقیدہ کو فیض ملتا تھا ہم آج اس پھول سے محروم ہو گئے ہیں لیکن روحانی خوشبو حاصل ہے اللہ تعالیٰ آپ کی مبارک قبر پر ہزاروں رحمتیں نازل فرمائیں۔ آمین

تلمیذ استاد گرامی مولانا

محمد عبد الرقیب صاحب

شاہپور ضلع گجرات

شہنشاہ و محافظ اہل سنت و جماعت استاذ الاساتذہ رحمۃ اللہ علیہ اہل سنت کا سچا درد رکھتے تھے جب امام اہل سنت الشاہ امام احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال پاک ہوا۔ میں نے ان دنوں خواب میں دیکھا کہ لوگ امام نورانی رحمۃ اللہ علیہ کا انتظار کر رہے ہیں جو ہزاروں کی تعداد میں ہیں اچانک ایک گاڑی آتی ہے جس میں سے واللہ میں نے دیکھا کہ قبلہ استاد گرامی رحمۃ اللہ علیہ اترتے ہیں اس وقت

Marfat.com

میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ آپ امام نورانی رحمتہ اللہ علیہ کے سچے جانشین ہیں اللہ تعالیٰ اس گلشن کو تاقیامت آباد رکھے۔ آمین

صاحبزادہ پیر طارق یعقوب شاہ صاحب رضوی

تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین

حضرت علامہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمتہ اللہ علیہ کی اچانک رحلت کا سن کر قلبی تکلیف ہوئی مرحوم و مغفور سے میری چند ملاقاتیں تھیں میں نے انکو نہایت بہترین انسان پایا انکی جرأت مندی اور راست گوئی سے بہت متاثر ہوا۔

مرحوم کے خاندان کی دینی سماجی خدمات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں اور اس خاندان کے میرے والد صاحب سے بھی دیرینہ مراسم ہیں۔ مرحوم کی دینی خدمات لازوال ہیں، میں نے صاحبزادہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ میں سب سے بڑی خوبی جو دیکھی ہے کہ اس مادہ پرستی کے دور میں دین کی خدمات ذاتی طمع، لالچ، اور ذاتی تشہیر سے بالاتر ہو کر کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ اُن کو غریقِ رحمت فرمائے اور آسمان اُن کی لحد پہ شبنم افشانی کرے۔ آمین

محترم جناب حاجی صادق بٹ صاحب

سابق ناظم ڈنگہ

آج مورخہ 4 فروری 2013ء کو جب صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ صاحب خطیب جامع مسجد عید گاہ ،خطیب اعظم پاکستان اہل سنت و جماعت کے مقرب رہنما کے انتقال کی خبر سنی تو پورے شہر ڈنگہ اور اہل علاقہ کی فضا سوگوار ہوگئی، شہر کے تمام بازار بند ہو گئے اور تمام احباب ایک دوسرے کے گلے لگ کر روتے رہے اور افسوس کا اظہار کرتے رہے۔صاحبزادہ صاحب کی نماز جنازہ میں علاقہ بھر کی نہ صرف مقتدر شخصیات نے شرکت فرمائی، بلکہ علاقہ کی تمام سیاسی سماجی اور مذہبی شخصیات نے افسردہ دل کے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی اور آپ اپنے والد محترم کے پہلو میں دفن ہوئے۔اہل علاقہ ایک مذہبی اور دینی سکالر سے محروم ہوگیا ہے اور خصوصی طور پر اہل ڈنگہ اور دارالعلوم ڈنگہ یتیم ہوگیا ہے

انا للہ و انا الیہ راجعون

علامہ محمد رضاء المصطفےٰ رحمۃ اللہ علیہ صاحب مرحوم کا خلا صدیوں پورا نہ ہو سکے گا۔

محترم جناب میاں سعادت حسین صاحب

صدر بزم عاشقانِ مصطفیٰ ڈنگہ

میرے پاس الفاظ نہیں اور نہ ہی میرا حوصلہ ہے کہ علامہ رضاء المصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یا کچھ ان کی شان میں لکھوں ،آج ہم لوگ ایک بلند پایہ عالم دین سے محروم ہو گئے ہیں، شاید ہی اس بلند مرتبہ کا عالم میری زندگی میں ڈنگہ اہلسنت و جماعت کو میسر ہو۔

علامہ صاحب ایک بلند پایہ عالم دین تھے، میرے اپنے خیالات میں آج

Marfat.com

ڈنگہ اوراس کے آس پاس کے لوگ ایک ایسے عالم سے محروم ہو گئے ہیں، جنھوں نے ڈنگہ شہراوراسکے آس پاس کے دیہاتوں میں اللہ کے محبوب ﷺ کی محبت کے ڈنکے بجادیئے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل میں اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، آپ رحمۃ اللہ علیہ سچے عاشقِ رسول تھے، انکے حسن سلوک سے لوگوں کے دلوں میں انکی چاہت اور محبت کا کوئی شمار نہ تھا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علاقے میں جماعتِ اہلسنت کو اتنا مضبوط اور بلند کیا تھا کہ شاید ہی کوئی آنے والا ایسا کام سرانجام دے سکے۔

میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مدرسہ کو دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔

جناب میاں امجد محمود صاحب

سابقہ چیئرمین بلدیہ ڈنگہ

میں نے جناب محمد رضاء المصطفیٰ صاحب کو نہایت ہی نرم مزاج اور دل میں دین کے لیے درد رکھنے والا پایا۔اور میں نے دیکھا انہوں نے فرقہ وارانہ مسائل کو باہمی رضامندی سے حل کرانے کی کوشش کی اور اپنی زندگی میں دین کی خدمت کی ہے۔آج علاقہ انکی شفقت سے محروم ہو گیا ہے اللہ ان کانعم البدل عطا فرمائے اوران کے بیٹوں کو دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین۔

Marfat.com

میاں محمد عمران ایڈووکیٹ ڈنگہ

حضرت علامہ مولانا محمد رضا المصطفیٰ صاحب کو مرحوم لکھتے ہوئے ہاتھ کانپتے ہیں اور تاثرات بیان کرتے ہوئے الفاظ لڑکھڑاتے ہیں آپ نے تمام عمر عشق مصطفی غلامی رسول اور تحفظ ناموس رسالت کا درس دیا آپ عالم دین کے ساتھ ساتھ بہترین رہبر، راہنما، سربراہ منتظم، صلح جو، منبع اخلاق حسنہ بہترین سیرت کے مالک اخلاص کے پیکر، ملنسار اور مہمان نواز تھے غرضیکہ حقیقی معنوں میں آپکی تعریف کیلئے میرے پاس الفاظ بہت کم ہیں آپ کے وصال سے شہر بھر علاقہ بھر کے ساتھ ساتھ مجھے ہر حوالے سے نقصان پہنچا ہے جس کا ازالہ ناممکن ہے میں اپنے عظیم مذہبی راہنما اپنے بڑے بھائی اور اپنے محسن سے محروم ہو گیا لیکن ایک تسلی اور یقین باقی ہے کہ آپ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ روحانی سرپرستی فرماتے رہا کریں گے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے (آمین)

ے بہت لگتا تھا دل صحبت میں اُسکی
وہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھا

Marfat.com

محترم جناب محمد شریف چشتی صاحب

نمائندہ خبریں وسابق صدر پریس کلب ڈنگہ

ممتاز عالم مذہبی سکالر ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ ضیاء القرآن صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ نقشبندی کیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے انہوں نے ساری زندگی نظام مصطفیٰ کے نفاذ اور مقام مصطفیٰ کے تحفظ میں گزاردی، وہ سرمایہ اہلسنت فخر اہلسنت تحفظ ناموس رسالت کے داعی تھے انہوں نے دین کی سربلندی اور مسلک اہلسنت کے لئے گرانقدر خدمات انجام دیں ہیں ان کے والد گرامی مولانا علامہ ابوالضیاء محمد حنیف نقشبندی کیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے دین کی جو شمع روشن کی تھی اس کا فیض آج بھی ساری دنیا میں جاری وساری ہے، مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ علماء حق میں سے تھے انہوں نے ڈنگہ کا نام اندرون اور بیرون ملک روشن کیا، مولانا صاحبزادہ محمد رضاء المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد گرامی کے صحیح جانشین ثابت ہوئے اور اپنے والد کے مشن کو آگے بڑھایا اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور اہلسنت و جماعت کے تمام کارکنوں کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے۔

آمین

Marfat.com

محترم جناب ریاض احمد بٹ صاحب

مرکزی انجمن تاجران ڈنگہ

خراج تحسین پیش کرتا ہوں اس ہستی کو جس نے علاقہ میں ایسی دینی خدمات پیش کی ہیں جن سے نہ صرف ڈنگہ بلکہ پورا علاقہ سیراب ہو رہا ہے اور جس کے خاندان کی تیسری نسل نے دین کی ایسی خدمات کی ہیں جو شاید ہی کوئی کرسکتا ہو۔

دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس خلا کو پورا کرے اور حضرت محمد رضاء المصطفیٰ صاحب پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

3, 4 فروری کی رات جو صبح لائی وہ صبح ہمارے لئے ایک بہت کٹھن اور مشکل صبح تھی، جس صبح کو ہم اس ہستی سے محروم ہو چکے تھے جس کی دین کی خدمات سے علاقہ محروم ہو چکا تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں صحیح معنوں میں ان کا نعم البدل عطا فرمائے اور ہمیں یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

Marfat.com

استدعا

قلم سے کہیں گر ہوئی ہو خطا
کریں اس کی اصلاح اہل صفا

وما علینا الا البلاغ المبین

تمت بالخیر

Marfat.com

تعارف

جامعہ رضویہ ضیاء القرآن (رجسٹرڈ)

اہل سنت وجماعت حنفی، ماتُریدی، بریلوی

قیام: جامعہ رضویہ ضیاء القرآن کا قیام اللہ تعالی کی خوشنودی اور آقا محمد کریم ﷺ کے دین کی تبلیغ کیلئے بے سروسامانی کے عالم میں بصد اخلاص 1957ء جمعۃ المبارک کو وجود میں آیا اللہ کریم اور رسول اللہ ﷺ کی نظرِ رحمت کے بعد اخلاص اور محبتِ دین کے لازوال جذبات سے سرشار ہو کر اس کی تعمیر کی گئی۔ چنانچہ بہت جلد ہی علماء وصلحاء اور اہل علاقہ کی نظر میں یہ ایک خوبصورت امتیازی حیثیت پا گیا ہے آج جس صورت میں آپ کے سامنے ہے یہ حسین صورت بانی مدرسہ اور اہل محبت کی کاوشوں کی نتیجہ ہے یقیناً یہ متعلقین واراکین اور معاونین کیلئے عظیم صدقہ جاریہ ہے

جامعہ کی عمارت: اس وقت جامعہ 25 کمروں، ایک ہال، وسیع اور لائق تحسین لائبریری اور مدرسۃ البنات 3 رہائشی کمروں اور 2 تدریسی وسیع ہال (گنجائش افراد 1500) پر مشتمل ہے جبکہ برآمدہ اور خوبصورت لان بھی جامعہ کی زینت ہیں۔ جامعہ کی دونوں عمارتیں مؤسسین مدرسہ کے ذوقِ حسین کی عکاس اور خوش ایمانی کا ثبوت ہیں۔

سہولیات: طلباء کی رہائش کیلئے ہوا دار کمرے، گرمیوں میں ٹھنڈک کیلئے کشادہ برآمدے جو پنکھوں اور لائٹوں سے مزین ہیں خوش ذائقہ اور معیاری خوراک، برتن اور لباس کی صفائی کیلئے صابن اور مناسب علاج معالجہ، جائے طہارت اور وضوخانہ، جبکہ غیر نصابی سرگرمیوں کے ذریعے طلباء کی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کیلئے بزم ادب جو کہ قرأۃ ونعت اور نقابت وخطابت کا فروغ اور ذہنی وفکری بلندی کیلئے لائبریری، آڈیو، ویڈیو لائبریری اور مضامین کی تحریر وتحقیق کا سامان بہم موجود (فراہم) کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

مناظرین وعلماء کی خدمت میں نذرانہ

طلبہ فن رجال کے طلب کیلئے گراں قدر تحفہ

Marfat.com

Marfat.com

جامع معقول و منقول محقق و مدقق، استاذ المناطقہ

خلیفہ مجاز اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاںؒ آستانہ عالیہ بریلی شریف

سلطان العلماء حضرت علامہ

سلطان احمد گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی نقشبندی قادری

(المعروف حاصلانوالہ شریف والے استاد محترم)

کا صاحب سوانح حیات کے متعلق فرمان

جو صاحب سوانح حیات اپنی سند کے طور پر بیان فرمایا کرتے تھے۔

"میرا عزیز محمد رضاء المصطفیٰ اج علماء دی
صف وچ بیہن دے قابل ہو گیا اے"

"ہُن مسئلے رضاءُ المصطفیٰ کولوں پچھیا کرو میرے کول
جیہڑا علم ہے سی اوہ میں رضانوں دے چلیاں"

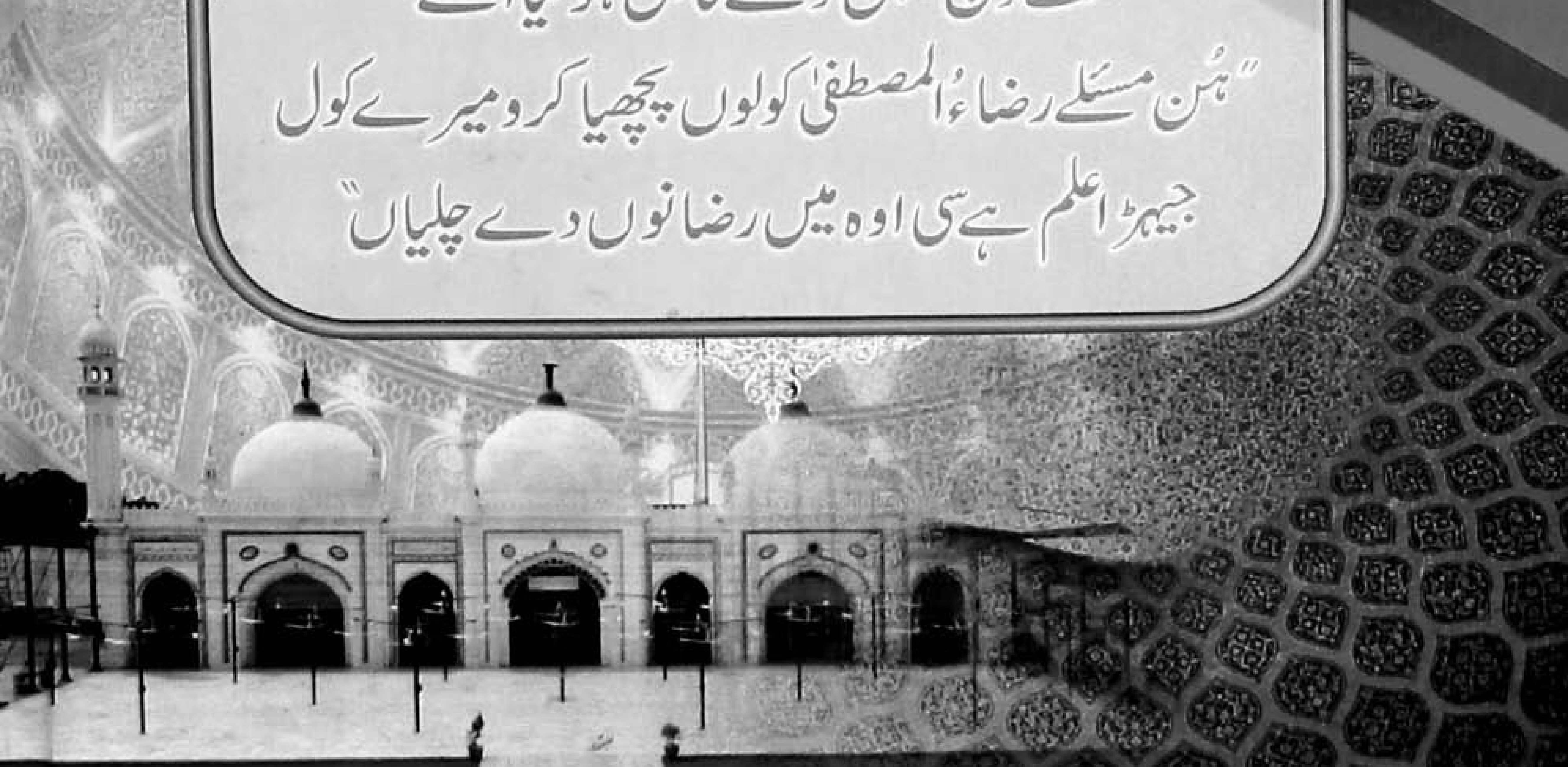

Marfat.com